www.KitaboSunnat.com

صحیح اسلامی واقعات

مؤلف:
حافظ عبد الشکور شیخوپوری

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر واشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر واشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

صحیح اسلامی واقعات

www.KitaboSunnat.com

مؤلف:
حافظ عبدالشکور شیخوپوری

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء

اس کتاب میں فاضل مصنف نے مستند حوالوں سے تاریخ اسلام کے گلہائے سر سبد یکجا کر دیئے ہیں۔ یہ صحیح اسلامی واقعات سبق آموز بھی ہیں، جذبہ وجرأت پیدا کرنے والے بھی ہیں، حیران کن بھی ہیں اور عبرت ناک بھی بعض واقعات ایسے ہیں جو انسان کو خود احتسابی پر مجبور کرتے ہیں اور قلبِ سلیم ہو تو اصلاح پر بھی آمادہ کرتے ہیں۔ فاضل مرتب نے ہر واقعہ کے بعد ماخذ کا حوالہ دے دیا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب کی ترتیب وتدوین میں کس قدر محنت کی گئی ہے اور کتب احادیث، سیر ومغازی اور خود قرآن حکیم سے یہ خوبصورت گلدستہ کس جذبے کے تحت تیار کیا گیا ہے۔ یہ ایمان افروز کتاب ہر گھر میں ہونی چاہیے تاکہ اس سے تعمیر سیرت اور اصلاح کردار کا کام لیا جا سکے جیسا کہ فاضل مرتب کا منشا ہے۔

تبصرہ روزنامہ "مشرق" لاہور ۲ اگست ۱۹۸۵ء

"صحیح اسلامی واقعات" کا تذکرہ ہے، جن کے مطالعہ سے ایمان کو جلا ملتی ہے اور عبرت بھی حاصل ہوتی ہے ان میں سے بیشتر واقعات کا تعلق حضورِ ختم نبوت ﷺ کی زندگی طیبہ سے ہے ان میں آپ کے ساتھ کفار کی بدسلوکیوں کا تذکرہ بھی ہے اور اصحابؓ رسول ﷺ کے ساتھ کفار کے ظلم وستم کی داستان بھی، ہر واقعہ میں کوئی نہ کوئی سبق پوشیدہ ہے جس سے ایمان کی حرارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پونے دو سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب نہایت اہتمام کے ساتھ مضبوط خوب صورت گرد پوش میں پیش کی گئی ہے کتابت اور طباعت عمدہ ہے اور قیمت انتہائی مناسب اس کتاب کا ہر مسلم خاندان میں ہونا ضروری ہے کہ اس سے بچے اور بڑے دونوں یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں۔ (ن، ح)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❀ تقریظ ۸

❀ تبصرہ ہفت روزہ "الاسلام" لاہور ۱۰

❀ مقدمہ ۱۱

❀ نبی ﷺ کے ساتھ کفار کی بدسلوکیاں ۱۲

❀ میری بیٹی رو نہیں ...... اللہ تیرے باپ کا حامی ہے ۱۳

❀ حضور ﷺ کے صاجزادے کی وفات پر ابولہب کا اظہار مسرت ۱۳

❀ نبی کی صاجزادیوں کو ابولہب کا اپنے بیٹوں سے طلاق دلوانا ۱۳

❀ دشمن رسول کی ہلاکت ۱۴

❀ کفار مکہ کا سرور عالم ﷺ سے استہزا کا ایک واقعہ ۱۴

❀ استہزاء کا ایک اور واقعہ ۱۵

❀ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آنسو! ۱۶

❀ اسلام کے پہلے خطیب کے ساتھ مشرکین مکہ کی بدسلوکی ۲۳

❀ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ ابوجہل کی بدسلوکی کا واقعہ .. ۲۵

❀ نینوا کے نصرانی غلام عداس کے اسلام لانے کا ایمان افروز واقعہ ۲۵

❀ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا ۲۷

❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ ۲۸

❀ حضرت ابوذر کا ایمان لانا ۲۹

❀ حضرت طفیل بن عمرو دوسی کے اسلام لانے کا واقعہ ۳۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- حضرت اسود الراعیؓ کے اسلام لانے کا واقعہ ۳۲
- عمیر بن وہب قریشی کے اسلام لانے کا واقعہ ۳۴
- حضرت امیر حمزہؓ کا اسلام لانا ۳۷
- شہادت ۳۷
- ہندہ کا رحمت للعالمین سے معافی مانگنے کا واقعہ ۳۸
- ام خلاد رضی اللہ عنہا ۳۹
- ابو ہریرہ کی ماں کے اسلام لانے کا واقعہ ۴۰
- حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ ۴۰
- حکومت دولت اور عورت کو ٹھکرانے والے صحابی کی داستان ۴۱
- ایک بچے کے ایمان کی آزمائش ۴۳
- خون کا پیالہ ۴۷
- آزمائش ۴۸
- جنت کی بشارت سن کر انگوروں کا گچھا پھینک دیا ۴۹
- د ننھے مجاہدوں کا استفسار' چچا آپ ابو جہل کو جانتے ہیں؟ ۴۹
- ایک شہید کی آرزو ۵۱
- جنگ احد کا ایک شہید ۵۲
- نکل جائے دم تیرے قدموں میں ۵۳
- بوقت شہادت ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی آرزو ۵۳
- سرور عالم نے فرمایا رافع قیامت کے دن میں تیرے ایمان کی شہادت دوں گا ۵۴
- جنگ یرموک کا ایک واقعہ ۵۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ وہ ماں جس کے تمام بیٹے شہید ہو گئے تو پکار اٹھی ۵۶
❀ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا امتحان ۵۷
❀ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا واقعہ ۶۴
❀ ابو جندل رضی اللہ عنہ کفار مکہ کی قید میں ۶۴
❀ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی داستان مصیبت ۶۵
❀ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ ۶۸
❀ ام المومنین حبیبہؓ کا واقعہ ۶۹
❀ ابو جہل، ابو سفیان اور اخنس بن شریق کا دیوار سے لگ کر قرآن مجید سننا .. ۷۱
❀ اسید رضی اللہ عنہ کا گھوڑا فرشتوں کو دیکھ کر بدکنے لگا ۷۲
❀ ایک صحابیؓ کے نکاح کا ایمان افروز واقعہ ۷۳
❀ ایک باعصمت لڑکی اور کفل کا واقعہ ۷۴
❀ رب کی خاطر اپنی محبوبہ کو چھوڑنے والا ۷۶
❀ ایک نوجوان خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور زنا کی اجازت مانگی ۷۸
❀ دس صحابہؓ کا واقعہ جو رہبانیت کے لیے تیار ہو گئے ۷۹
❀ جریج کا واقعہ ۸۰
❀ برصیصا کا واقعہ ۸۲
❀ ابو ہریرہؓ نے تین چیخیں ماریں اور غش کھا کر منہ کے بل گر پڑے ۸۲
❀ بغداد کا سعدون ۸۸
❀ سیاہ ہاتھ! ۹۰
❀ نیک بخت باپ اور بد بخت اولاد کا واقعہ ۹۱
❀ علوی خاندان کی ایک عورت کا واقعہ ۹۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ واقعہ ایک باغ کی خیرات کا ۹۵
❀ بادلوں کو ایک شخص کے باغ کو سیراب کرنے کا حکم ۹۶
❀ صہیبؓ بن سنان الرومی کا واقعہ ۹۷
❀ حضرت زیدؓ بن حارثہؓ کا واقعہ ۹۹
❀ زندہ در گور کی ہوئی بچی کا واقعہ ۱۰۱
❀ قصہ ایک دشمن رسول کے قتل کا ۱۰۲
❀ دشمن رسول کعب بن اشرف کا انجام ۱۰۴
❀ سراقہؓ اعرابی کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ۱۰۷
❀ ازواج مطہراتؓ کا آپؐ سے مال طلب کرنے کا دلچسپ واقعہ ۱۰۸
❀ نماز پڑھانے کے لیے نبی ﷺ کے پاس قمیص نہیں تھی ۱۰۹
❀ حضرت عائشہ صدیقہ کا ہار ٹوٹنا امت کے لیے آسانی کا سبب بن گیا ۱۱۰
❀ غیبی امداد کا ایک واقعہ ۱۱۱
❀ مسلمان مسافر ۱۱۳
❀ مبلغ اسلام مسلمان جن کا واقعہ ۱۱۵
❀ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا حیرت انگیز خواب ۱۱۹
❀ ایک واقعہ ایک مثال ۱۲۰
❀ ایثار کا ایک واقعہ ۱۲۰
❀ شہید اُحد کا خوددار بیٹا ۱۲۱
❀ قرب قیامت کے چند واقعات ۱۲۳
❀ (یعنی علامات قیامت) ۱۲۳
❀ بصرہ کی مسجد میں ایک صحابیؓ کا ایمان افروز خطاب ۱۲۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ موت کی موت ۱۲۵

❀ بدشکل مجسمہ ۱۲۶

❀ شعلے ۱۲۷

❀ ایک نمازی کا خواب! ۱۲۷

❀ ایک روشن ضمیر حبشی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ۱۲۸

❀ ایک لکڑی ہزار دینار لے کر سمندر میں چل پڑی ۱۲۹

❀ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کفار کے ساتھ حسن سلوک ۱۳۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

پروفیسر عبدالجبار شاکر‘ ڈائریکٹر پبلک لائبریریز‘ پنجاب لاہور

تاریخ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں قوموں کے عروج وزوال کی تصویر واضح طور پر جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ تاریخ کے اس سینے میں جہاں فتنہ انگیزیاں‘ ہلاکت خیزیاں اور شوروشر کی داستانیں چھپی ہوئی ہیں وہاں پر سیرت وکردار کے ایسے جواہر ریزے بھی ملتے ہیں جن کے مطالعے سے انسانی فکر کو جلاء اور عمل کو تربیت نصیب ہوتی ہے۔

عربی‘ فارسی اور اردو زبانوں میں ایسے واقعات کے مجموعوں کی کمی نہیں کہ جنہیں ان اخلاقی مقاصد کے لیے مرتب کیا گیا ہے مگر مقام افسوس یہ ہے کہ ان واقعات کے مرتبین نے حسن صحت‘ اسناد اور حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا ہے جس کے باعث یہ واقعات صداقت وحقانیت کی تصویر بننے کی بجائے (اساطیر الاولین) افسانوی رنگ اختیار کر گئے ہیں۔ ان واقعات کی صحت کا خیال نہ رکھنے کے باعث یہ غلط روایتیں پھیلتے پھیلتے علمی گمراہی کا سبب بن گئی ہیں۔

زیر نظر کتاب (صحیح اسلامی واقعات) جسے فاضل شہیر اور عالم بے نظیر مولانا حافظ عبدالشکور صاحب نے مرتب کیا ہے اس مجموعے کی خوبی یہ ہے کہ ان واقعات کو عربی زبان کے مستند ماخذوں کے حوالوں سے لکھا اور ترتیب دیا گیا ہے جس کے باعث یہ واقعات تاریخی جامعیت کے حامل ہیں جنہیں طلبہ‘ اساتذہ اور علماء بڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتماد سے مطالعہ کر سکتے ہیں اور اپنے خطبات و مواعظ میں پیش کر سکتے ہیں۔ گھروں میں اس کتاب کے مطالعے سے بچوں کی تربیت اور تعمیر سیرت کا مرحلہ طے ہو گا۔ کتاب کا انداز بیان بہت سادہ' دلچسپ اور سلیس ہے۔ اللہ رب العزت کے ہاں سے مجھے امید ہے کہ صحیح اسلامی واقعات کا یہ مجموعہ مقبولیت حاصل کرے گا اور فاضل مرتب کے لیے زاد آخرت ثابت ہو گا۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر' ڈائریکٹر پبلک لائبریریز پنجاب لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ ہفت روزہ "الاسلام" لاہور

فاضل مرتب نے کتاب کے مقدمہ میں کتاب کی غرض و غایت پر اس طرح روشنی ڈالی ہے کہ زیر نظر کتاب مشہور اسلامی واقعات کا مرقع ہے جو ایمان کو جلاء بخشنے والے اور عبرتناک بھی ہیں اس کے مطالعہ سے قاری کو معلوم ہوگا کہ ہمارے اسلاف کیا تھے اور ہم کیا ہیں؟ انہوں نے دین حنیف کے لیے کیا کیا قربانیاں دیں جس کی بدولت آج ہم مسلمان ہیں۔ زندہ قومیں اپنے اسلاف کے واقعات کو اس لیے دہراتی ہیں تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں ان سے اپنے مستقبل کا نقشہ تیار کر سکیں اور اسے حسین سے حسین تر بنا سکیں اپنی شاندار روایات اور بلند کردار کو سینے سے لگا کر اقوام عالم میں اپنی عظمت اور برتری کو قائم رکھ سکیں۔

کتاب ۲۲/ ابواب پر مشتمل ہے اس میں ایسے واقعات جمع کیے گئے ہیں جن کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ کے ساتھ کفار کی بدسلوکیوں سے ہے۔ نیز صحابہ کرامؓ کے اسلام لانے کے واقعات بھی ہیں جن کے بیان سے مقصد یہ ہے کہ ان سے عبرت و موعظت اور سبق حاصل کیا جائے۔ قرآن مجید نے بھی امم سابقہ کے جن واقعات کا تذکرہ کیا ہے ان سے مقصود بھی موعظت ہے۔ ہم قارئین سے اس کتاب کے مطالعہ کی سفارش کریں گے۔

(مدیر ہفت روزہ "الاسلام" لاہور)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ زیر نظر کتاب مشہور اسلامی واقعات کا مرقع ہے' جو ایمان کو جلاء بخشنے والے اور عبرت ناک بھی ہیں۔ اس کے مطالعے سے قاری کو معلوم ہوگا کہ ہمارے اسلاف کیا تھے اور ہم کیا ہیں؟ انہوں نے دین حنیف کے لیے کیا کیا قربانیاں دیں۔ جس کی بدولت آج ہم مسلمان ہیں۔ زندہ قومیں اپنے اسلاف کے واقعات کو اس لیے دہراتی ہیں تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں ان سے اپنے مستقبل کا نقشہ تیار کر سکیں اور اسے حسین تر بنا سکیں۔ اپنی شاندار روایات اور بلند کردار کو سینے سے لگا کر اقوام عالم میں اپنی عظمت اور برتری کو قائم رکھ سکیں۔

اس کتاب میں ایسے واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ کے ساتھ کفار کی بدسلوکیوں سے ہے۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسلام لانے کے واقعات اور ان پر کفار کے ظلم و ستم سے بھی تعلق ہے۔ اس کے ہر واقعہ سے ہمیں کوئی نہ کوئی سبق ضرور ملتا ہے۔ امید ہے کہ اس کتاب کا ایک ایک واقعہ ہماری زندگی میں اسلامی رنگ پیدا کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

امیدوار قبولیت

www.KitaboSunnat.com

۱۷/ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

عبدالشکور بن محمد مقبول شیخوپوری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کفار کی بدسلوکیاں

ایک روز رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور آتے ہی اپنی چادر اتار کر رسول اللہ ﷺ کے گلے میں ڈال دی اور پیچ در پیچ دینے شروع کر دیئے۔ آپ کا دم گھٹنے لگا اتنے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا وہ تشریف لائے اور دھکے دے کر اس ملعون کو ہٹایا۔

کفار مکہ نے آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں۔ کبھی جسم اطہر پر نجاستیں ڈالیں کبھی گلے میں پھندا ڈال کر کھینچا۔ گھر کے دروازے کے سامنے کانٹے بچھائے (تاکہ صبح سویرے جب آپ یا آپ کے بچے باہر نکلیں تو کوئی کانٹا پاؤں میں چبھ جائے) گالیاں دیں۔ قتل کے منصوبے بنائے۔ جسم اطہر کو لہولہان کیا۔ قید میں رکھا آپ کے صحن میں پکتے ہوئے کھانے پر غلاظتیں پھینکیں۔ (آپ کی شان میں اس قدر گستاخیاں کیں کہ اللہ کی پناہ) کبھی پاگل کہہ کر پکارا اور کبھی جادوگر، کبھی مذمم کہا اور کبھی شاعر، ابولہب نے تو ایک مجلس میں یہاں تک کہہ دیا کہ محمدؐ تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ نعوذ باللہ۔ اور (عاص بن وائل) تو اس سے بھی بڑھ گیا یہ ملعون جہاں بھی آپ کا ذکر خیر سنتا تو کہتا اسے چھوڑ دو وہ دم کٹا ہے اس کے پیچھے اس کی نرینہ اولاد نہیں۔ رحمۃ للعلمینؐ بہتر و برترؐ طاہر و اطہر ساقی کوثرؐ شافع محشرؐ کبھی جواباً صرف اس قدر فرما دیا کرتے۔

''اے فرزندان عبد مناف حق ہمسائیگی خوب ادا کرتے ہو۔'' (اللھم صل علی محمد) ملخص

(صحاح ستہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری بیٹی رو نہیں...... اللہ تیرے باپ کا حامی ہے

ایک روز قریش کے ایک اوباش نے سر بازار حضور اکرمؐ کے سر مبارک پر مٹی ڈال دی۔ آپؐ اسی حال میں گھر تشریف لے گئے۔ صاحبزادیوں میں سے ایک آپؐ کا سر دھو رہی تھیں اور اپنے ابا کو اس حالت میں دیکھ کر رو رہی تھیں۔ آپؐ انہیں تسلی دیتے اور فرماتے کہ رو نہیں میری بیٹی اللہ تیرے باپ کا حامی ہے۔ (ابن ہشام)

حضور ﷺ کے صاحبزادے کی وفات پر ابولہب کا اظہار مسرت

ابولہب کے خبث باطن کا یہ حال تھا کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے حضرت قاسم کے بعد دوسرے صاحبزادے عبداللہ کا بھی انتقال ہو گیا تو یہ اپنے بھتیجے کے غم میں شریک ہونے کے بجائے خوشی خوشی دوڑتا ہوا قریش کے سرداروں کے پاس پہنچا اور ان کو خبر دی کہ لو آج محمدؐ بے نام و نشان ہو گئے۔ (ابن کثیر جلد ۵)

نبیؐ کی صاحبزادیوں کو ابولہب کا اپنے بیٹوں سے طلاق دلوانا!

نبوت سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی دو صاحبزادیاں ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے بیاہی ہوئی تھیں نبوت کے بعد نبیؐ نے اسلام کی دعوت دینا شروع کی تو اس شخص نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا' میرے لیے تم سے ملنا حرام ہے۔ اگر تم محمدؐ کی بیٹیوں کو طلاق نہ دے دو۔ چنانچہ دونوں نے طلاق دے دی اور عتیبہ تو گستاخی میں اس قدر آگے بڑھ گیا تھا کہ ایک روز نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر اس نے کہا کہ میں ((والنجم اذا ھوٰی)) اور ((ثم دنا فتدلیٰ)) کا انکار کرتا ہوں' اور یہ کہہ کر اس نے نبیؐ کی طرف تھوکا جو آپ پر نہیں پڑا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن رسول کی ہلاکت

حضورؐ نے فرمایا: خدایا! اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتے کو مسلط کر دے۔ اس کے بعد عتیبہ اپنے باپ کے ساتھ شام کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ دوران سفر میں ایک ایسی جگہ قافلے نے پڑاؤ کیا۔ جہاں مقامی لوگوں نے بتایا کہ راتوں کو درندے آتے ہیں۔ ابولہب نے اپنے ساتھی اہل قریش سے کہا کہ میرے بیٹے کی حفاظت کا کچھ انتظام کرو۔ کیونکہ مجھے محمدؐ کی بددعا کا خوف ہے قافلے والوں نے عتیبہ کے گرد ہر طرف اونٹ بٹھا دیئے درمیان میں سامان جمع کیا اور اوپر اس ملعون کو سلا دیا اچانک رات کو ایک شیر آیا اور اونٹوں کے حلقے میں سے گزر کر اس نے عتیبہ کو پھاڑ کھایا۔

(اصابہ فی تمیز صحابہ بحوالہ سیرت سرور عالم)

کفار مکہ کا سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استہزا کا ایک واقعہ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ ایک دفعہ اراش کا ایک شخص کچھ اونٹ لے کر مکہ آیا۔ ابوجہل نے اس کے اونٹ خرید لیے اور جب اس نے قیمت طلب کی تو ٹال مٹول کرنے لگا۔ اراش نے تنگ آ کر ایک روز حرم کعبہ میں قریش کے سرداروں کو جا پکڑا اور مجمع عام میں فریاد شروع کر دی۔ دوسری طرف حرم کے ایک گوشے میں نبی ﷺ تشریف فرما تھے۔ سرداران قریش نے اس شخص سے کہا: ہم کچھ نہیں کر سکتے' دیکھو وہ صاحب جو اس کونے میں بیٹھے ہیں ان سے جا کر کہو وہ تم کو تمہارا روپیہ دلوا دیں گے۔ اراشی حضور نبی کریم ﷺ کی طرف چلا اور قریش کے سرداروں نے آپس میں کہا: ''آج لطف آئے گا۔'' اراشی نے جا کر حضورؐ سے اپنی شکایت بیان کی تو آپؐ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے ساتھ لے کر ابوجہل کے مکان کی طرف روانہ ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ سرداروں نے پیچھے ایک آدمی لگا دیا کہ جو کچھ گزرے اس کی خبر لا کر دے۔ حضور نبی کریم ﷺ سیدھے ابو جہل کے دروازے پر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے پوچھا: ''کون''؟ آپؐ نے جواب دیا: ''محمدؐ'' وہ حیران ہو کر باہر نکل آیا۔ آپؐ نے اس سے کہا: اس شخص کا حق ادا کر دے۔ اس نے جواب میں کوئی چون و چرا نہ کی۔ سیدھا اندر گیا اور اونٹوں کی قیمت لا کر اس کے ہاتھ میں دے دی۔ قریش کا مخبر یہ حال دیکھ کر حرم کی طرف دوڑا اور سرداروں کو سارا ماجرا سنا دیا اور کہنے لگا کہ واللہ! آج وہ عجیب معاملہ دیکھا ہے جو کبھی نہ دیکھا تھا۔ ابو جہل جب نکلا تو محمدؐ کو دیکھتے ہی اس کا رنگ فق ہو گیا اور جب محمدؐ نے اس سے کہا کہ اس کا حق ادا کر دے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اس کے جسم میں جان نہیں ہے۔ (ابن ہشام)

استہزاء کا ایک اور واقعہ

ایک روز رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے کہ بنی زبید کا ایک آدمی آیا اور اس نے کہا' قریش کے لوگو! تمہارے ہاں کون تجارتی مال لانے کی ہمت کرے گا جب کہ تم باہر سے آنے والوں کو لوٹ لیتے ہو؟ حضور ﷺ نے پوچھا: تم پر کس نے ظلم کیا ہے؟ اس نے کہا ابو الحکم (یعنی ابو جہل) نے اس نے میرے تین بہترین اونٹ خریدنے کی خواہش ظاہر کی اور ان کی قیمت بہت کم لگائی۔ اب اس کے مقابلے میں کوئی شخص ان اونٹوں کو اس کی لگائی ہوئی قیمت سے زیادہ پر خریدنے کے لیے تیار نہیں اور اس قیمت پر فروخت کر دوں تو سخت نقصان اٹھاؤں۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے تینوں اونٹ خود خرید لیے۔ ابو جہل دور بیٹھا ہوا خاموشی سے یہ ماجرا دیکھ رہا تھا۔ حضور ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا خبردار جو تم نے پھر کسی کے ساتھ ایسی حرکت کی جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس غریب بدو کے ساتھ کی ہے ورنہ میں بری طرح پیش آؤں گا۔ وہ کہنے لگا آئندہ میں کبھی ایسا نہ کروں گا۔ اس پر امیہ بن خلف اور دوسرے مشرکین جو وہاں موجود تھے ابوجہل کو شرم دلانے لگے کہ تم نے محمد ﷺ کے سامنے ایسی کمزوری دکھائی کہ شبہ ہوتا ہے، شاید تم ان کی پیروی اختیار کرنے والے ہو۔ اس نے کہا: بخدا میں ان کی کبھی پیروی نہ کروں گا۔ مگر میں نے دیکھا کہ ان کے دائیں اور بائیں کچھ نیزہ بردار کھڑے ہیں اور میں ڈرا کہ میں نے محمد ﷺ کے حکم کی ذرا سرتابی کی تو وہ مجھ پر ٹوٹ پڑیں گے۔ (انساب الاشراف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آنسو!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ سفر میں جاتے وقت آپ ﷺ اپنی بیویوں کے نام قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ ایک غزوے کے موقع پر میرا نام نکلا۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ چلی (یہ واقعہ پردے کی آیتیں اترنے کے بعد کا ہے) ہوتا یوں کہ میں اپنے ہودج میں بیٹھی رہتی اور جب قافلہ چلتا تو یونہی ہودج رکھ دیا جاتا۔ ہم غزوے پر گئے، آنحضرت ﷺ غزوے سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے، مدینے کے قریب آ گئے۔ رات کو چلنے کی آواز لگائی گئی۔ میں قضاء حاجت کے لیے نکلی اور لشکر کے پڑاؤ سے دور جا کر میں نے قضاء حاجت کی پھر واپس لوٹی۔ لشکر گاہ کے قریب آ کر ٹٹولا تو ہار نہ پایا۔ میں واپس اس کو ڈھونڈنے کے لیے چلی گئی اور تلاش کرتی رہی۔ یہاں یہ ہوا کہ لشکر نے کوچ کر دیا۔ جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے انہوں نے یہ سمجھا کہ میں حسب عادت اندر ہی ہوں ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور چل پڑے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس وقت تک عورتیں نہ کچھ ایسا کھاتی پیتی تھیں نہ وہ بھاری بدن کی بوجھل تھیں۔ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ہودج کے اٹھانے والوں کو میرے ہونے یا نہ ہونے کا مطلق پتہ نہ چلا اور میں اس وقت اوائل عمر کی ہی تو تھی۔ الغرض بہت دیر کے بعد مجھے میرا ہار مل گیا۔ یہاں میں جو پہنچی تو کسی آدمی کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ نہ کوئی پکارنے والا نہ جواب دینے والا۔ میں اپنے نشان کے مطابق وہیں پہنچی جہاں ہمارا اونٹ بٹھایا گیا تھا' اور میں وہیں انتظار میں بیٹھ گئی کہ جب آپ ﷺ آگے چل کر میرے نہ ہونے کی خبر پائیں گے تو مجھے تلاش کرنے کے لیے یہیں آئیں گے۔ مجھے بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی۔ اتفاق سے حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ جو لشکر کے پیچھے رہے تھے۔ وہ پچھلی رات کو چلے تھے۔ صبح کے اجالے میں یہاں پہنچ گئے۔ ایک سوتے ہوئے آدمی کو دیکھ کر خیال آنا تھا۔ غور سے دیکھا تو چونکہ پردے کے حکم سے پہلے مجھے وہ دیکھتے ہی تھے' دیکھتے ہی پہچان گئے اور با آواز بلند ان کی زبان سے نکلا انا للہ وانا الیہ راجعون ان کی آواز سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور میں اپنی چادر سے اپنا منہ ڈھانپ کر سنبھل بیٹھی۔ انہوں نے جھٹ سے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اس کی ٹانگ پر اپنا پاؤں رکھا۔ میں اٹھی اور اونٹ پر سوار ہو گئی۔ انہوں نے اونٹ کو کھڑا کر دیا اور بھگاتے ہوئے لے چلے۔ قسم خدا کی نہ وہ مجھ سے کچھ بولے نہ میں نے ان سے کوئی بات کی۔ سوائے انا للہ کے میں نے ان کے منہ سے کوئی کلمہ نہ سنا۔ دوپہر کے قریب ہم اپنے قافلے سے مل گئے۔ بس اتنی سی بات کا ہلاک ہونے والوں نے بتنگڑ بنا لیا۔ ان کا سب سے بڑا اور بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والا عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ مدینے آتے ہی میں بیمار پڑ گئی اور مہینہ بھر تک بیماری میں گھر میں رہی۔ نہ میں نے کچھ سنا' نہ کسی نے مجھ سے کہا۔ جو کچھ غل غپاڑہ لوگوں میں ہو رہا تھا۔ میں اس سے بے خبر تھی۔ البتہ میرے دل میں یہ خیال بسا اوقات گزرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی مہر و محبت میں کمی کی کیا وجہ ہے؟ بیماری میں عام طور پر جو شفقت حضور ﷺ کو میرے ساتھ ہوتی تھی۔ اس بیماری میں وہ بات نہ پاتی تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے مجھے رنج تو بہت تھا مگر کوئی وجہ معلوم نہ تھی۔ پس آنحضرت ﷺ تشریف لاتے‘ سلام کرتے اور دریافت فرماتے طبیعت کیسی ہے؟ اور کوئی بات نہ کرتے اس سے مجھے بڑا صدمہ ہوتا‘ مگر بہتان بازوں کی تہمت سے میں بالکل غافل تھی۔ اب سنئے اس وقت تک گھروں میں لیٹرین کا انتظام نہ تھا۔ اور عرب کی قدیم عادت کے مطابق ہم لوگ میدان میں قضا حاجت کے لیے جایا کرتے تھے۔ عورتیں عموماً رات کو جایا کرتی تھیں۔ گھروں میں لیٹرین بنانے پر عام طور پر نفرت کی جاتی تھی۔ حسب عادت میں ام مسطح رضی اللہ عنہا بنت ابی رہم ابن عبد المطلب بن عبد مناف کے ساتھ قضا حاجت کے لیے چلی۔ اس وقت میں بہت ہی کمزور تھی۔ یہ ام مسطح رضی اللہ عنہا میرے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی لڑکی تھیں۔ ان کے لڑکے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب تھا۔ جب ہم واپس آنے لگے تو حضرت ام مسطح رضی اللہ عنہ کا پاؤں چادر کے دامن میں الجھا اور بے ساختہ ان کے منہ سے نکل گیا کہ (تعس مسطح) مسطح غارت ہو مجھے بہت برا لگا اور میں نے کہا‘ تم نے بہت برا کلمہ بولا‘ توبہ کرو‘ تم اسے گالی دیتی ہو۔ جس نے جنگ بدر میں شرکت کی۔ اس وقت ام مسطح رضی اللہ عنہا نے کہا‘ بھولی بی بی آپ کو کیا معلوم۔ میں نے کہا کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ بھی ان لوگوں میں ہے جو آپ کو بدنام کرتے پھرتے ہیں۔ مجھے سخت حیرت ہوئی میں ان کے سر ہوگئی کم از کم مجھے سارا واقعہ تو کہو۔ اب انہوں نے بہتان باز لوگوں کی تمام کارستانیاں مجھے سنائیں۔ میرے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ رنج و غم کا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا‘ مارے صدمے کے میں تو اور بیمار ہوگئی۔ بیمار تو پہلے سے ہی تھی۔ اس خبر نے تو نڈھال کر دیا۔ جوں توں کر کے گھر پہنچی اب صرف یہ خیال تھا کہ میں اپنے میکے جا کر اور اچھی طرح معلوم تو کرلوں کہ کیا واقعی میری نسبت ایسی افواہ پھیلائی گئی ہے اور کیا کیا مشہور کیا جا رہا ہے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام کیا اور دریافت فرمایا کہ کیا حال ہے؟ میں نے کہا اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو میں اپنے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاں ہو آؤں۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی میں یہاں آئی اپنی والدہ سے پوچھا کہ اماں جان لوگوں میں میرے متعلق کیا باتیں پھیل رہی ہیں۔ انھوں نے فرمایا' بیٹی یہ تو نہایت معمولی بات ہے تم اتنا اپنا دل بھاری نہ کرو۔ کسی شخص کی اچھی بیوی جو اسے محبوب ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں۔ وہاں ایسی باتوں کا کھڑا ہونا تو لازمی امر ہے۔ میں نے کہا' سبحان اللہ کیا واقعی لوگ میری نسبت ایسی افواہیں اڑا رہے ہیں۔ اب تو مجھے رنج و غم نے اس قدر گھیرا کہ بیان سے باہر ہے۔ اس وقت سے جو رونا شروع ہوا۔ واللہ ایک دم بھر کے لیے میرے آنسو نہیں تھمے۔ میں سر جھکائے روتی رہی کہاں کا کھانا پینا' کہاں کا سونا جاگنا اور کہاں کی بات چیت بس رنج والم اور رونا ہے اور میں ہوں۔ ساری رات اسی حالت میں گزری کہ آنسوؤں کی لڑی نہ ٹوٹی۔ دن کو بھی یہی حال رہا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ وحی میں دیر ہوئی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو کوئی بات معلوم نہ ہوئی تھی۔ اس لیے آپ ﷺ نے ان دونوں حضرات سے مشورہ کیا کہ آپؐ مجھے الگ کر دیں یا کیا کریں؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے صاف کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپ کی اہلیہ پر کوئی برائی نہیں جانتے ہیں۔ ہمارا دل تو ان کی معصومیت عزت اور شرافت کی گواہی دینے کے لیے حاضر ہے۔ ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کوئی تنگی نہیں عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں اگر آپ گھر کی خادمہ سے پوچھیں تو آپ کو صحیح واقعہ معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے اسی وقت گھر کی خادمہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور ان سے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کوئی بات شک و شبہ والی کبھی بھی دیکھی ہو تو بتلاؤ۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے میں نے ان سے کوئی بات کبھی اس قسم کی نہیں دیکھی۔ ہاں صرف یہ بات ہے کہ کم عمری کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے کہ کبھی کبھی گوندھا ہوا آٹا یونہی رکھا رہتا ہے اور بی بی سو جاتی' تو بکری آ کر آٹا کھا جاتی۔ اس کے سوا میں نے ان کا کوئی قصور کبھی نہیں دیکھا۔ چونکہ کوئی ثبوت اس واقعہ کا نہ ملا اس لیے اسی دن رسول ﷺ ممبر پر کھڑے ہوئے اور مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا کون ہے جو مجھے اس شخص کی ایذاؤں سے بچائے جس نے مجھے ایذائیں پہنچاتے پہنچاتے اب تو میری گھر والیوں کے بارے میں مجھے ایذائیں پہنچانی شروع کر دیں۔ واللہ میں جہاں تک میں جانتا ہوں مجھے اپنی گھر والیوں میں سوائے بھلائی کے کوئی چیز معلوم نہیں جس شخص کا نام یہ لوگ لے رہے ہیں میری دانست میں تو اس کے متعلق بھی سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں وہ میرے ساتھ ہی گھر میں آتا تھا۔ یہ سنتے ہی حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو گئے' فرمانے لگے' اللہ کے رسول ﷺ میں موجود ہوں' اگر وہ قبیلہ اوس کا شخص ہے تو ابھی ہم اس کی گردن تن سے جدا کرتے ہیں اور اگر وہ ہمارے خزرج بھائیوں میں سے ہے تو بھی آپ جو حکم دیں ہمیں اس کی تعمیل میں کوئی عذر نہ ہو گا۔ یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ یہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ تھے تو یہ بڑے نیک بخت مگر حضرت سعد بن معاذ کی اس وقت کی گفتگو سے انہیں اپنے قبیلہ کی حمیت آ گئی اور ان کی طرفداری کرتے ہوئے حضرت سعد بن معاذ سے کہنے لگے نہ تو تو اسے قتل کرے گا نہ اس کو قتل پر تو قادر ہے اگر وہ تیرے قبیلے کا ہوتا تو تو اس کا قتل کیا جانا کبھی پسند نہ کرتا۔ یہ سن کر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ یہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے کہنے لگے اے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تم جھوٹ کہتے ہو ہم اسے ضرور مار ڈالیں گے۔ آپ منافق ہیں کہ منافقوں کی طرفداری کر رہے ہیں۔ اب ان کی طرف سے ان کا قبیلہ اور ان کی طرف سے ان کا قبیلہ ایک دوسرے کے مقابلے پر آ گئے اور قریب تھا کہ اوس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وخزرج یہ دونوں قبیلے آپس میں لڑ پڑیں۔ حضور ﷺ نے منبر پر انہیں سمجھانا اور چپ کرانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ دونوں طرف خاموشی ہوگئی۔ نبی ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔ ادھر میرا یہ حال تھا کہ سارا دن بھی رونے ہی میں گزرا۔ میرے اس رونے نے میرے والدین کی سٹی گم کردی تھی۔ وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ میرا یہ رونا میرا کلیجہ پھاڑ دے گا۔ دونوں حیرت زدہ مغموم بیٹھے ہوئے تھے اور مجھے تو رونے کے سوا اور کوئی کام ہی نہ تھا۔ انصار کی ایک عورت آئی اور وہ بھی میرے ساتھ رونے لگی۔ ہم یونہی بیٹھے ہوئے تھے جو اچانک رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور سلام کر کے میرے پاس بیٹھ گئے۔ قسم خدا کی جب سے یہ بہتان بازی شروع ہوئی تھی آج تک رسول ﷺ میرے پاس کبھی نہیں بیٹھے تھے۔ مہینہ بھر گزر گیا تھا کہ حضور ﷺ کی یہی حالت تھی کوئی وحی نہیں آئی تھی کہ فیصلہ ہو سکے۔ آپ ﷺ نے بیٹھتے ہی اول تو تشہد پڑھا' پھر اما بعد پڑھ کر فرمایا کہ اے عائشہ! رضی اللہ عنہا تیری نسبت مجھے یہ خبر پہنچی ہے اگر تو واقعی پاک دامن ہے تو اللہ تعالیٰ تیری پاکیزگی ظاہر فرما دے گا اور اگر تو کسی گناہ میں آلودہ ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو توبہ کرو۔ بندہ جب گناہ کر کے اپنے اقرار گناہ کے ساتھ خدا کی طرف جھکتا ہے اور اس سے معافی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ آپ ﷺ اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے۔ یہ سنتے ہی میرا رونا دھونا سب جاتا رہا' آنسو تھم گئے۔ یہاں تک کہ میں آنسو کا ایک قطرہ بھی نہ پاتی تھی۔ میں نے اول تو اپنے والد سے درخواست کی کہ میری طرف سے رسول کریم ﷺ کو آپ ہی جواب دیں لیکن انہوں نے کہا واللہ! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں حضور ﷺ کو کیا جواب دوں؟ اب میں نے اپنی والدہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں۔ لیکن انہوں نے بھی یہی کہا میں نہیں سمجھ سکتی کہ میں کیا جواب دوں؟ آخر میں خود ہی جواب دینا شروع کیا میری عمر کچھ ایسی بڑی تو نہ تھی اور نہ مجھے زیادہ قرآن حفظ تھے۔ میں نے کہا آپ سب نے ایک بات سنی اور اسے اپنے دل میں بٹھالیا' گویا سچ سمجھ لیا اور اب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر میں کہوں گی کہ میں اس سے بالکل بری ہوں اور خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی میں اس سے بالکل بری ہوں لیکن تم لوگ نہیں مانو گے۔ ہاں اگر میں کسی امر کا اقرار کرلوں حالانکہ خدا تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ میں بالکل بے گناہ ہوں تو تم ابھی مان لو گے۔ میری اور تمہاری مثال تو بالکل حضرت ابو یوسف علیہ السلام کا یہ قول ہے: ﴿فصبر جميل والله المستعان علی ما تصفون﴾۔ ''پس صبر ہی اچھا ہے جس میں شکایت کا نام ہی نہ ہو اور تم جو باتیں بناتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ ہی میری مدد کرے۔'' اتنا کہہ کر میں نے کروٹ پھیر لی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ بخدا مجھے یقین تھا کہ چونکہ میں پاک ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری برأت اپنے رسول اللہ ﷺ کو ضرور معلوم کرا دے گا۔ لیکن یہ تو میرے گمان میں بھی نہیں تھا کہ میرے بارے میں قرآن کی آیتیں نازل ہوں گی میں اپنے آپ کو اس سے بہت کمتر جانتی تھی۔ ہاں مجھے زیادہ سے زیادہ یہ خیال ہوتا تھا کہ ممکن ہے کہ خواب میں اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو میری برأت دکھا دے۔

واللہ! ابھی تو نہ رسول اکرم ﷺ اپنی جگہ سے ہٹے تھے اور نہ ہی گھر والوں میں سے کوئی گھر کے باہر نکلا تھا کہ حضور ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی اور چہرے پر وہی نشان ظاہر ہوئے جو وحی کے وقت ہوتے تھے اور پیشانی مبارک سے پسینے کی پاک بوندیں ٹپکنے لگیں۔ سخت سردی میں بھی وحی کے نازل ہونے کی یہی کیفیت ہوا کرتی تھی۔ جب وحی اتر چکی تو ہم نے دیکھا کہ حضور کا چہرہ ہنسی سے شگفتہ ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا البشری یا عائشہ (رضی اللہ عنہا) عائشہ خوش ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت نازل فرما دی۔ اسی وقت میری والدہ نے فرمایا کہ بیٹی! حضور ﷺ کے سامنے کھڑی ہو جا۔ میں نے جواب دیا کہ واللہ! نہ تو میں آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہونگی اور نہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی تعریف کرونگی۔ اسی نے میری برأت اور پاکیزگی نازل فرمائی ہے۔ اس لیے میں تو اسی کی تعریف کروں گی اور اسی کا شکریہ ادا کروں گی۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۲

اسلام کے پہلے خطیب کے ساتھ مشرکین مکہ کی بدسلوکی

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھئے! ابھی اسلام کا آغاز تھا۔ صرف اڑتیس آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ مکے کی بستی کافروں سے بھری ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار تھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے التجا کی کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں لوگوں کو اعلانیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی اطلاع دوں اور آپ سے فیض یاب ہونے کی دعوت دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! رضی اللہ عنہ ابھی ذرا صبر سے کام لو۔ ابھی ہم تعداد میں کم ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر غلبہ حال طاری تھا۔ انہوں نے پھر اصرار کیا حتیٰ کے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اجازت دے دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بے خوف وخطر لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دی۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

((فکان اول خطیب دعا الی اللہ و الی رسولہ))

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے خطیب ہیں جنہوں نے لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا۔“

مشرکین مکہ آپ پر ٹوٹ پڑے آپ کو سخت پیٹا اور روندا۔ عتبہ بن ربیعہ نے آپ کے چہرے پر بے تحاشا تھپڑ مارے۔ آپ قبیلہ بنوتمیم سے تھے' آپ کے قبیلے کے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ دوڑے ہوئے آئے۔ مشرکین سے انہیں چھڑا کر ان کے گھر چھوڑ آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بے ہوش تھے اور لوگوں کا خیال تھا کہ وہ جانبر نہ ہوسکیں گے۔ وہ دن بھر بے ہوش رہے۔ جب شام ہوئی تو آپ کو ہوش آیا' آپ کے والد ابو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قحافہ اور آپ کے قبیلے کے لوگ آپ کے پاس کھڑے تھے' ہوش آتے ہی پہلی بات انہوں نے یہ کہی کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ ان کے قبیلے کے لوگ سخت برہم ہوئے اور انہیں ملامت کی کہ جس کی وجہ سے یہ ذلت و رسوائی تمہیں اٹھانی پڑی اور یہ مار پیٹ تمہیں برداشت کرنی پڑی' ہوش میں آتے ہی تم پھر اسی کا حال پوچھتے ہو۔ ان عقل کے اندھوں کو کیا خبر تھی کہ ان کی خاطر سختیاں جھیلنے میں جو لذت ہے وہ دنیاداروں کو پھولوں کی سیج اور بستر پر بھی حاصل نہیں ہوتی۔

ان کے قبیلے کے لوگ مایوس ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ گئے' اور ان کی ماں ام الخیر سے کہہ گئے کہ جب تک محمد (رسول اللہ ﷺ) کی محبت سے یہ باز نہ آجائے اس کا بائیکاٹ کرو اور اسے کھانے پینے کو کچھ نہ دو۔ ماں کی مامتا تھی' جی بھر آیا۔ کھانا لا کر سامنے رکھ دیا اور کہا دن بھر کے بھوکے ہو کچھ کھا لو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

((فان لله علی ان لا اذوق طعاما ولا اشرب شرابا او اتی رسول الله ﷺ))

''ماں خدا کی قسم میں کھانا نہیں چکھوں گا اور پانی کا گھونٹ تک نہ پیوں گا جب تک حضور ﷺ کی زیارت نہ کر لوں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن ام جمیل آ گئیں اور بتایا کہ حضور ﷺ بخیریت ہیں اور دار ارقم میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زخموں سے چور تھے' چلنے کے قابل نہ تھے' اپنی ماں کا سہارا لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ ان پر جھک پڑے اور انہیں چوما۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر سخت گریہ طاری تھا۔ (قربت کی راہیں)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ ابوجہل کی بدسلوکی کا واقعہ

ہجرت کی رات جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلا گئے صبح ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حسب معمول نیند سے بیدار ہوئے۔ قریش نے قریب جا کر انہیں پہچانا' پوچھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا مجھے کیا خبر میرا پہرہ تھا۔ تم لوگوں نے انہیں نکل جانے دیا اور وہ نکل گئے قریش غصہ اور ندامت سے علی رضی اللہ عنہ پر پل پڑے ان کو مارا اور خانۂ خدا تک پکڑ لائے اور تھوڑی دیر تک حبس بیجا میں رکھا۔ آخر چھوڑ دیا اب انہوں نے ابوبکر کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا باہر نکلیں۔ ابوجہل نے پوچھا' لڑکی تیرا باپ کہاں ہے؟ وہ بولیں' بخدا مجھے معلوم نہیں۔ بدزبان و درشت خو ابوجہل نے ایسا طمانچہ مارا کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے کان کی بالی نیچے گر گئی۔ (رحمتہ للعالمین)

نینوا کے نصرانی غلام عداس کے اسلام لانے کا ایمان افروز واقعہ

ابوطالب اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا دونوں کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ کی غرض سے طائف تشریف لائے۔ طائف مکہ معظمہ سے مغرب کی طرف چند میل پر واقع ہے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا جو ظلم و سرکشی میں مکہ والوں سے بڑھے ہوئے تھے۔ طائف کے بڑے بڑے چودھریوں نے شہر کے اچکوں کو ہشکا دیا۔ جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھراؤ کر کے لہولہان کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر انگوروں کی بیلوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔

قریش مکہ کے بڑے چودھری ربیعہ کی زمینداری طائف میں تھی۔ ربیعہ کے دونوں بیٹے شیبہ اور عتبہ یہاں آئے ہوئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر انہیں ترس آ گیا۔ اور اپنے عیسائی غلام عداس کے ذریعے پلیٹ میں انگور کے خوشے لگا کر بھیجے۔ عداس نینوا (بابل کا باشندہ تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے انگور کے خوشے رکھ دیئے۔ آنحضرت ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر تناول فرمانا شروع کر دیا۔ بسم اللہ پر عداس کے تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ عرض کیا: اے صاحب! اس بستی کے رہنے والے تو یہ کلمہ نہیں پڑھتے۔ خدارا مجھے بھی اس کی حقیقت بتائیے۔

رسول خدا: تمہارا وطن کہاں ہے؟ اور مذہب کیا ہے؟

عداس: میرا وطن نینوا ہے اور مذہباً نصرانی ہوں۔

رسول خدا: وہی نینوا جہاں ایک مرد صالح یونس بن متی پیدا ہوئے۔

عداس: یونس بن متی کو آپ نے کیسے جانا؟

رسول خدا: یونس علیہ السلام نبوت میں میرے بھائی تھے۔ میں بھی نبی ہوں۔ رسول خدا ﷺ کی زبان سے یہ کلمہ ابھی پوری طرح ادا نہ ہوا تھا کہ عداس نے سر سے پاؤں تک حضرت کے روئیں روئیں کو بوسہ دیا۔ شیبہ یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ اس سے نہ رہا گیا' غلام واپس لوٹا تو کہا: اے بدنصیب! تو اس شخص سے کس غضب کی عقیدت کا اظہار کر رہا تھا۔

عداس: اس وقت دنیا جہاں میں یہ شخص سب سے بہتر ہے اس نے مجھے ایسی باتیں بتائی ہیں جنہیں دوسرا جان بھی نہیں سکتا۔

شیبہ: ارے تیرا دین اس کے دین سے بدرجہا بہتر ہے اس کے دین میں نہ چلے جانا اور ایسا ہی ہوا۔ عداس رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ جب شیبہ اور عتبہ جنگ بدر کے لیے نکلے تو عداس مکہ سے باہر ثنیۃ البیضاء نام کے ٹیلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ شیبہ اور عتبہ ادھر سے گزرے تو حضرت عداس رضی اللہ عنہ نے روک کر کہا وہ شخص واقعی رسول ہے آپ کا آگے قدم اٹھانا خود کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقتل میں لے جاتا ہے۔ مگر شیبہ اور عتبہ کی تقدیر میں اپنے سرغنہ ابوجہل سے ہم بغل ہو کر بدر کے اندر کنویں کی نجس موت درج تھی اور عداس کے مقدر میں بدر کی شہادت کا عروج! اور ایسا ہی ہوا۔ (ابن ہشام)

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے زمانہ میں اسلام کا اظہار مکہ میں ایسا شدید جرم تھا۔ جس کی سزا میں مال و دولت' عزت و ناموس ہر چیز سے ہاتھ دھونا پڑتا تھا۔ لیکن حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے اس کی مطلق پروانہ کی اور بانگ دہل اپنے اسلام کا اظہار کیا' یہ غلام تھے۔ ان کا کوئی حامی و مددگار نہ تھا۔ اس لیے کفار نے ان کو مشق ستم بنا لیا اور ان کو بڑی دردناک سزائیں دیتے تھے۔ ننگی پیٹھ دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا کر سینہ پر ایک بھاری پتھر رکھ کر ایک آدمی اوپر سے مَعلتا اور وہ اس وقت تک ان انگاروں پر کباب ہوتے رہتے۔ جب تک خود زخموں کی رطوبت آگ کو نہ بجھاتی لیکن اس سختی کے باوجود زبان کلمہ حق سے نہ پھرتی۔ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس کسمپرسی کی حالت میں تالیف قلب فرماتے تھے۔ لیکن ان کا آقا اتنا سنگدل تھا کہ وہ ان کے لیے اتنا سہارا بھی نہ برداشت کر سکا۔ اور اس کی سزا میں لوہا آگ میں پتا کر اس سے ان کا سر داغا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے لیے بارگاہ ایزدی میں دعا فرمایئے کہ وہ مجھ کو اس عذاب سے نجات دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ خدایا خباب رضی اللہ عنہ کی مدد کر۔ بارگاہ ایزدی میں دعا قبول ہوئی تو حضرت خباب کو اپنے سنگدل آقا سے نجات ملی۔ آپ نے مدتوں کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی پیٹھ کھول کر دکھائی تو تپائے ہوئے سونے کی طرح سنگدل قریش کے ظلم و ستم کا یہ سکہ آپ کے پیٹھ پر چمک رہا تھا۔ رضی اللہ عنہ۔ (طبقات ابن سعد)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہود کے جلیل القدر عالم اور حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ ان کا اصل نام حصین تھا اور وہ یہود بنو قینقاع سے تعلق رکھتے تھے۔ ایک دن انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کلمات طیبات سنے۔

((افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا بالليل والناس نيام))

”اپنے بیگانے سب کو سلام کیا کرو (بھوکوں محتاجوں کو) کھانا کھلایا کرو اور خونی رشتوں کو جوڑے رکھو۔ (قطع رحمی نہ کرو) اور رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں۔“

یہ ہدایت آموز کلمات سن کر حضرت عبداللہ کا دل نور ایمان سے جگمگا اٹھا۔ انہیں یقین ہو گیا کہ یہ وہی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی بعثت کی پیشین گوئی صحائف قدیمہ میں درج ہے۔ دوسرے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند پیچیدہ مسائل دریافت کیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اطمینان بخش جواب دیا' تو عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قبول اسلام پر مسرت کا اظہار فرمایا اور ان کا اسلامی نام عبداللہ رضی اللہ عنہ رکھا۔ اب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ میری قوم بڑی بدطینت ہے۔ انہوں نے سن لیا کہ میں حلقہ بگوش اسلام ہو گیا ہوں تو مجھ پر طرح طرح کے بہتان باندھیں گے۔ اس لیے میرے اسلام کی خبر کے اظہار سے پہلے ان سے دریافت کرلیں کہ ان کے میرے متعلق کیا رائے ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے اکابر کو بلا بھیجا۔ جب وہ آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تورات میں نبی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزماں ﷺ کی نشانیاں پڑھتے ہو اور جانتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ میں تمہارے سامنے دین حق پیش کرتا ہوں۔ اسے قبول کر کے فلاح دارین حاصل کرو۔ یہودیوں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے کہ آپ خدا کے رسول ہیں۔ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: حصین بن سلام تمہاری قوم میں کیسے ہیں؟ سب یہودیوں نے بیک آواز جواب دیا: ''وہ ہمارے سردار اور سردار کے بیٹے ہیں۔ وہ ہمارے عالم ہیں اور عالم کے بیٹے ہیں وہ ہم میں سب سے اچھے اور سب سے اچھے کے فرزند ہیں۔'' حضورؐ نے فرمایا: اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے۔ یہودی ناک بھوں چڑھا کر بولے خدا انہیں آپ کی حلقہ بگوشی سے محفوظ رکھے۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اب حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ بن سلام کو آنے کا حکم دیا۔ وہ کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے باہر نکلے اور یہودیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے اعیان قوم! خدائے واحد سے ڈرو اور محمدؐ پر ایمان لاؤ' بلاشبہ وہ خدا کے سچے رسول ہیں۔'' حضرت عبداللہؓ کا قبول اسلام یہود پر برق خاطف بن کر گرا وہ غم وغصہ سے دیوانے ہو گئے۔ اور چیخ چیخ کر کہنے لگے۔ یہ شخص (عبداللہؓ بن سلام) ہم میں سب سے برا اور سب سے برے کا بیٹا ہے۔ ذلیل بن ذلیل اور جاہل بن جاہل ہے۔ حضرت عبداللہ نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے یہود کی اخلاقی پستی دیکھ لی مجھے ان سے اسی افترا پردازی کا اندیشہ تھا۔ (سیرت ابن ہشام جلد ۲)

حضرت ابوذرؓ کا ایمان لانا

ابوذرؓ اپنے شہر یثرب ہی میں تھے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے متعلق کچھ اڑتی سی خبر سنی۔ انہوں نے بھائی سے کہا' تم جاؤ مکہ میں اس شخص سے مل کر آؤ۔ انیس برادر ابو ذرؓ ایک مشہور فصیح شاعر زبان آور تھا۔ وہ مکہ میں آیا۔ نبی ﷺ سے ملا۔ پھر بھائی کو جا کر بتایا کہ میں نے محمد ﷺ کو ایک ایسا شخص پایا جو کہ نیکیوں کے کرنے اور شر سے بچنے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیتا ہے۔ ابوذرؓ بولے، اتنی سی بات سے تو کچھ تسلی نہیں ہوئی۔ آخر خود پیدل چل کر مکہ پہنچے۔ حضرت ابوذرؓ کو حضور نبی کریم ﷺ کی شناخت نہ تھی اور کسی سے دریافت کرنا بھی وہ پسند نہ کرتے تھے۔ زم زم کا پانی پی کر کعبۃ اللہ ہی میں لیٹ رہے۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے پاس کھڑے ہو کر کہا یہ تو کوئی مسافر معلوم ہوتا ہے۔ ابو ذرؓ بولے ''ہاں'' علی مرتضیٰؓ نے کچھ پوچھا' نہ ابوذرؓ نے کچھ کہا۔ صبح ہوئی۔ ابوذرؓ پھر کعبہ میں آ گئے۔ دل میں آنحضرت ﷺ کی تلاش تھی۔ مگر کسی سے دریافت نہ کرتے تھے۔ علی مرتضیٰؓ پھر آ پہنچے۔ انہوں نے فرمایا شاید تمہیں اپنا ٹھکانہ نہیں ملا۔ ابوذرؓ بولے ''ہاں''۔ علی مرتضیٰؓ پھر ساتھ لے گئے۔ اب انہوں نے پوچھا تم کون ہو اور کیوں یہاں آئے ہو؟ ابوذرؓ نے کہا ''راز میں رکھو تو میں بتا دیتا ہوں'' علی مرتضیٰؓ نے وعدہ کیا۔ ابو ذرؓ نے کہا ''میں نے سنا ہے کہ اس شہر میں ایک شخص ہے جو اپنے آپ کو نبی بتاتا ہے میں نے اپنے بھائی کو بھیجا تھا وہ یہاں سے کچھ تسلی بخش بات لے کر نہ گیا اس لیے خود آ گیا ہوں۔ علی مرتضیٰؓ نے کہا کہ تم خوب آئے اور خوب ہوا کہ مجھ سے ملے دیکھو میں انہی کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ میرے ساتھ چلو۔ میں پہلے اندر جا کر دیکھوں گا۔ اگر اس وقت ملنا نامناسب ہوا تو دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا۔ گویا جوتا درست کر رہا ہوں۔ الغرض ابوذرؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خدمت نبویؐ میں پہنچے اور عرض کیا' ''مجھے بتایا جائے کہ اسلام کیا ہے؟'' آنحضور ﷺ نے اسلام کی بابت بیان فرمایا اور ابوذرؓ اسی وقت مسلمان ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ابوذرؓ! تم ابھی اس بات کو چھپائے رکھو اور اپنے وطن کو چلے جاؤ۔ جب تمہیں ہمارے ظہور کی خبر مل جائے تب آنا''۔ ابوذرؓ بولے' بخدا! میں تو ان دشمنوں میں اعلان کر کے جاؤں گا۔ اب ابوذرؓ کعبہ کی طرف آئے۔ قریش جمع تھے۔ انہوں نے سب کو با آواز بلند کلمہ شہادت پڑھ کر سنایا۔ قریش نے کہا کہ اس بے دین کو مارو' لوگوں نے انہیں مارنا شروع کر دیا۔ اتنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حضرت عباسؓ آ گئے انہوں نے جب جھک کر دیکھا تو کہا کم بختو! یہ قبیلہ غفار کا آدمی ہے جہاں تم تجارت کو جاتے اور کھجوریں لاتے ہو۔ لوگ ہٹ گئے۔ اگلے دن انہوں نے پھر سب کو سنا کر کلمہ پڑھا۔ لوگوں نے پھر مارا اور حضرت عباسؓ نے ان کو چھڑا دیا۔ کچھ دن مکہ میں قیام کے بعد آنحضرت ﷺ نے ان کو ان کے گھر واپس جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں عنقریب یثرب ہجرت کرنے والا ہوں۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اور اپنی قوم کو جا کر اسلام کی تبلیغ کرو۔ شاید کہ خدا ان کو ہدایت دے اور اس کے صلہ میں تمہیں بھی اجر ملے۔ انہوں نے آپ کا ارشاد پاتے ہی روانگی کی تیاری شروع کی اور وطن کا سفر شروع کرنے سے پہلے اپنے بھائی انیس سے ملے' انہوں نے پوچھا کیا کر کے آئے ہو' جواب دیا کہ میں دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا ہوں۔ یہ سنتے ہی آپ کے بھائی نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ یہاں سے دونوں بھائی تیسرے بھائی انس کے پاس پہنچے۔ وہ بھی ان کی دعوت اسلام دینے پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس کے بعد تینوں وطن پہنچے اور دعوت حق میں اپنا وقت صرف کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دی اور سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

(بخاری' مسلم' طبقات)

حضرت طفیلؓ بن عمرو دوسی کے اسلام لانے کا واقعہ

حضرت طفیلؓ بن عمرو دوسی مکہ مکرمہ میں آئے۔ یہ قبیلہ دوس کے سردار تھے اور نواح یمن میں ان کے خاندان کی رئیسانہ حکومت تھی۔ طفیلؓ بذات خود شاعر اور دانش مند شخص تھے اہل مکہ نے آبادی سے باہر جا کر ان کا استقبال اور اعلیٰ پیمانہ پر خدمت و تواضع کی۔ طفیلؓ کا اپنا بیان ہے۔ ''کہ مجھے اہل مکہ نے یہ بھی بتایا کہ یہ شخص جو ہم میں سے نکلا ہے اس سے ذرا بچنا۔ اسے جادو آتا ہے۔ جادو سے باپ' بیٹے' زن و شوہر' اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی بھائی میں جدائی ڈال دیتا ہے۔ ہماری جمعیت کو پریشان اور ہمارے کام ابتر کر دیئے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ تمہاری قوم پر بھی ایسی ہی کوئی مصیبت پڑے اس لیے ہماری پرزور نصیحت ہے کہ نہ اس کے پاس جانا' نہ اس کی بات سننا اور نہ خود بات چیت کرنا''۔ یہ باتیں انہوں نے ایسی عمدگی سے میرے ذہن نشین کر دیں کہ جب میں کعبہ میں جانا چاہتا تھا تو کانوں کو روئی سے بند کر لیتا تا کہ محمد ﷺ کی آواز کی بھنک بھی میرے کانوں میں نہ پڑ جائے۔ ایک روز میں صبح ہی صبح خانہ کعبہ گیا۔ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ چونکہ خدا کی مشیت یہ تھی کہ ان کی آواز میری سماعت تک ضرور پہنچے اس لیے میں نے سنا کہ ایک نہایت عجیب کلام وہ پڑھ رہے ہیں۔ اس وقت میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا کہ میں خود شاعر ہوں' باعلم ہوں' اچھے برے کی تمیز رکھتا ہوں۔ پھر کیا وجہ ہے؟ اور کون سی روک ہے؟ کہ میں اس کی بات نہ سنوں۔ اچھی بات ہوگی تو مانوں گا ورنہ نہیں۔ میں یہ ارادہ کر کے ٹھہر گیا۔ جب نبی کریم ﷺ واپس گھر کو چلے تو میں بھی پیچھے ہو لیا اور جب مکان پر حاضر ہوا تو نبی ﷺ کو اپنا واقعہ مکہ میں آنے' لوگوں کو بہکانے' پنبہ در گوش رہنے اور آج حضور ﷺ کی زبان سے کچھ سن پانے کا کہہ سنایا اور عرض کیا مجھے اپنی بات سنائیے۔ نبی ﷺ نے قرآن پڑھا بخدا! میں نے ایسا پاکیزہ کلام کبھی نہ سنا تھا۔ جو اس قدر نیکی اور انصاف کی ہدایت کرتا ہو۔ الغرض طفیل رضی اللہ عنہ اسی وقت مسلمان ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ زاد المعاد

حضرت اسود الراعی رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

خیبر کا محاصرہ جاری تھا کہ ایک چرواہا از خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ''یا رسول اللہ! مجھے اسلام کے ضروری مسائل کی تعلیم فرمائیے (انبیاء کی تشریف آوری کا مقصد ہی اسلام کی اشاعت ہے) اس شخص کا نام اسود اور لقب راعی تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلقین اسلام کے بعد جب اسودؓ نے کلمہ شہادت پڑھا تو ان کے سامنے دو منزلیں تھیں۔

(ا) اپنی نگرانی' کار یوڑ اس کے مالک کے حوالے کرنا جو قلعہ بند تھا۔

(ب) مسلمانوں سے مل کر لڑائی میں شرکت۔

مگر اب اس ریوڑ کو کیا کریں؟ بکریوں کا مالک قلعہ بند بیٹھا تھا یہ مالک یہودی تھا اور خیبر میں صرف یہودی آباد تھا۔

رسول خداؐ: اسودؓ! بکریاں جہاں سے ہانک لائے ہو اسی سمت ان کا رخ پھیر دو وہ خود بخود اپنے باڑے میں پہنچ جائیں گی۔

اسودؓ نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا کہ مٹھی میں کنکریاں لیں اور ریوڑ پر پھینکتے ہوئے کہا: ''اب میں تمہاری چوپانی نہیں کر سکتا اپنے مالک کے ہاں چلی جاؤ۔'' دیکھتے ہی دیکھتے بکریاں قلعے کی دیوار کے نیچے پہنچ گئیں۔ جہاں ان کا باڑہ تھا۔ اسودؓ امانت سے سبکدوش ہوتے ہی مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہو گئے اور اپنے بھائیوں کے دوش بدوش داد شجاعت دینے لگے۔ تھوڑی ہی دیر بعد دشمن کا پتھر لگنے سے شہید ہو گئے۔ یہ دوسرے مسلمان ہیں جنہوں نے ایک بھی نماز ادا نہ کی۔ مگر رسول کریمؐ نے ان کی نجات و قبولیت کا بشدت اعتراف فرمایا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اسودؓ کی لاش رکھی گئی تو آپؐ نے شرم و حیا کی حالت میں منہ دوسری طرف کر لیا اور ایک لمحہ کے بعد جب لاش کی طرف متوجہ ہوئے' تو عرض کیا گیا اللہ کے رسول! منہ پھیر لینے کا کیا سبب تھا؟ آپ کو اسودؓ کی لاش سے کیا حیا آئی؟ رسول خداؐ: ''اس وقت اسودؓ کی لاش کے ساتھ دو حور عین ان کی منکوحہ بیویوں کے بدل میں موجود تھیں۔'' (سیرت ابن ہشام ج ۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمیر بن وہب قریشی کے اسلام لانے کا واقعہ

عمیر بن وہب مکہ سے رسالت ماب ﷺ کے قتل کے ارادے سے آئے۔ ہوا یہ کہ بدر میں ان کا بیٹا اسیر ہو گیا۔ جس کی وجہ سے ان کا دل ڈوب کر رہ گیا۔ بدر ہی میں صفوان کے والد امیہ بن خلف مارے گئے ان کے دل سے اپنے باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانے کا ملال نہ مٹ سکا۔ ایک روز شہر سے باہر مقام حجر میں صفوان اور عمیر دونوں کی ملاقات ہو گئی اور دونوں نے اپنے اپنے زخم ایک دوسرے کے سامنے کھول دیے:

صفوان: کیا کیا جائے بدر کے نتیجے نے ہمارے دل میں ناسور ڈال دیا ہے؟

عمیر بن وہب: برادر عزیز! اس لڑائی کے انجام سے دنیا نظروں سے تاریک ہو گئی ہے۔ میں اگر زیر بار نہ ہوتا اور اپنے بعد بچوں کی گزر بسر کا سہارا بھی ہوتا تو مدینے جا کر محمد (ﷺ) کو دن دہاڑے قتل کر دیتا۔ صفوان آپ کے قرض اور آپ کے دونوں بچوں کی کفالت کا ذمہ دار ہوں عمیر' اور میرے لیے مدینے جانے کا یہ بہانا کافی ہے کہ میں یہاں اپنے فرزند کی وجہ سے آیا ہوں جو مسلمانوں کے پاس اسیر ہے۔ (صفوان اور عمیر دونوں آپس میں چچا زاد بھائی تھے) صفوان نے سواری اور زاد رہ کا انتظام کر دیا۔ عمیر نے تلوار کو آب دی پھر زہر میں بجھایا اور بدر کا انتقام لینے کے لیے مدینہ روانہ ہو گئے۔ یہاں پہنچ کر مسجد نبوی ﷺ کے سامنے سواری سے اترے۔ ان کے دل میں کسی قسم کا ڈر نہ تھا۔ اپنے لخت جگر کی اسیری کا خیال انتقام کے لیے ابھار رہا تھا۔ زہر میں بجھی ہوئی تلوار گلے میں حمائل تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نگاہ پڑ گئی۔ دیکھا کہ عمیر کے چہرے سے شرارت ٹپک رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! عمیر حاضری کی اجازت پر مصر ہے مگر شرارت اس کے بشرے سے ٹپک رہی ہے۔

رسول خدا: اسے مت روکو۔

عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے نگرانی کا اشارہ کرتے ہوئے آنے والے کا راستہ صاف کر دیا۔ رسول خدا نے عمیر کو نگرانی میں آتے دیکھا تو اپنے یاران وفا کیش کو حلقہ توڑنے کا حکم صادر فرما کر منتشر کر دیا۔ عمیر پیش ہوئے تو رسول اللہ ﷺ سے حسب ذیل مکالمہ ہوا۔

عمیر: صبح کا سلام پیش کرتا ہوں۔ (یہ سلام جاہلیت کا تحفہ تھا)

رسول خدا: خدا نے مجھے آپ کے اس تحفے سے بے نیاز فرما کر اہل جنت کے ہدیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ جس کا اظہار السلام علیکم سے ہوتا ہے۔

عمیر: اس تحفے سے تو آپ حال میں فیض یاب ہوئے ہیں۔ اب تک ہمارے ہی مروجہ طریقہ سلام پر عمل پیرا تھے۔

رسول خدا: اس سفر سے آپ کا کیا مقصد ہے؟

عمیر: ہمارے جو عزیز آپ کے ہاں اسیر ہیں ان کی خیر وخبر کے لیے حاضر ہو گیا ہوں اور آپ سے بھی تو ہماری قرابت داری ہے۔

رسول خدا: گلے میں تلوار کیوں حمائل کر رکھی ہے؟

عمیر: خدا انہیں غارت کرے۔ انہی تلواروں نے ہمیں بدر میں آپ کے ہاتھوں ذلیل کر دیا۔ اے صاحب کیا بتاؤں جس وقت میں سواری سے اتر رہا تھا اسے ہاتھ میں لینا بھول گیا۔

رسول خدا: عمیر! سچ کہو یہاں کس ارادے سے آئے ہو؟ مکہ میں حجر میں بیٹھ کر تیرے اور صفوان کے درمیان کیا طے ہوا تھا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمیر سہم گئے' گھبرا کر عرض کیا: ''صفوان سے کیا طے ہوا تھا جو آپ ایسا فرما رہے ہیں؟ آپ ہی فرمائیے۔''

رسول خدا: صفوان سے تو یہی طے ہوا تھا کہ تم مجھے قتل کر دو وہ تمہارا قرض بھی ادا کرے اور تا زیست تمہارے اہل وعیال کی کفالت بھی کرے۔ اے عمیر! تم کب چوکنے والے تھے وہ تو ذات باری تعالیٰ ہے جس نے میرا بال بیکا نہ ہونے دیا۔

عمیر: ''اے محمد! ﷺ میں شہادت دیتا ہوں' آپ کے رسول خدا ہونے کی اور خدا کے معبود برحق ہونے کی۔'' اللہ کے رسول ہماری کم عقلی تھی کہ ہم آپ پر نازل شدہ وحی سے انکار کرتے رہے۔ یہ راز میرے اور صفوان کے درمیان تھا۔ اگر آپ پر وحی صادق کا نزول نہ ہوتا تو آپ کیسے معلوم کر سکتے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھے سیدھی راہ میسر آ گئی حالانکہ نکلا میں برے ارادے سے تھا! رسول خدا ﷺ کے تمام حاشیہ نشین اس گفتگو سے بے حد متاثر ہوئے۔ (فزادهم ایمانا)

رسول اللہ ﷺ نے عمیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ ابھی یہاں قیام کریں۔ اصحاب رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ان کا قیدی رہا کر دیا جائے اور عمیر کو تھوڑی بہت قرآن کی تعلیم بھی دی جائے۔

عمیر رضی اللہ عنہ واپسی پر مصر ہوئے کہ یا رسول اللہ! مکے میں تبلیغ کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ آپ نے بخوشی اجازت بخش دی۔ سبحان اللہ! قتل کرنے کے ارادے سے آنے والا مبلغ اسلام بن کر لوٹا۔ (اصابہ طبقات ابن سعد)

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امیر حمزہؓ کا اسلام لانا

نبوت کے چھٹے برس کا ذکر ہے کہ ایک روز ہمارے نبی ﷺ کو وہ صفا پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ابو جہل وہاں پہنچ گیا اس نے نبی کریم ﷺ کو پہلے گالیاں دیں اور جب نبی ﷺ گالیاں سن کر چپ رہے تو اس نے ایک پتھر حضور ﷺ کے سر پر دے مارا جس سے خون بہنے لگا۔ نبی ﷺ کے چچا حضرت حمزہ کو خبر ہوئی وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔ قرابت کے جوش میں ابو جہل کے پاس پہنچے اور اس کے سر پر اس زور سے کمان ماری کہ وہ زخمی ہو گیا۔ حمزہ پھر نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور کہا بھتیجے تم یہ سن کر خوش ہو گے کہ میں نے ابو جہل سے تمہارا بدلہ لے لیا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ چچا جان میں ایسی باتوں سے خوش نہیں ہوا کرتا۔ ہاں اگر آپ مسلمان ہو جائیں تو مجھے بڑی خوشی ہو۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسی وقت مسلمان ہو گئے۔ (بخاری' اسد الغابہ' طبقات ابن سعد)

شہادت

غزوہ احد میں آپ رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے دشمنوں کو خاک و خون میں سلایا۔ وحشی غلام نے ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر بزدلانہ حملہ آپ پر کیا۔ زخم ناف کے قریب لگا۔ جس سے آپ شہید ہو گئے۔ دشمنوں نے آپ کا جگر نکالا' کان کاٹے' چہرہ بگاڑا۔ پیٹ چاک کر ڈالا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ حال دیکھا تو سخت غمگین ہوئے اور سید الشہداء اور اسد اللہ و رسولہ کا خطاب عطا فرمایا۔ اور زبان اقدس سے بے ساختہ نکلا میں نہیں جانتا کہ میرے چچا نے کسی کے ساتھ کبھی برا سلوک کیا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندہ کا رحمت للعالمین سے معافی مانگنے کا واقعہ

ابن جریر کی روایت ہے فتح مکہ کے موقع پر عورتیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ عورتوں سے کہیں کہ رسول اللہ ﷺ تم سے اس بات پر بیعت لیتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ان بیعت کے لیے آنے والیوں میں حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں جو عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، یہی تھیں جنہوں نے اپنے کفر کے زمانے میں حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چیر دیا تھا۔ اس وجہ سے وہ ان عورتوں میں ایسی حالت میں آئی تھیں کہ کوئی انہیں پہچان نہ سکے۔ اس نے جب فرمان سنا تو کہنے لگی میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ لیکن اگر بولوں گی تو حضور ﷺ مجھے پہچان لیں گے اور اگر پہچان لیں گے تو میرے قتل کا حکم دے دیں گے۔ میں اسی وجہ سے اس طرح آئی ہوں کہ پہچانی نہ جاؤں مگر وہ عورتیں خاموش رہیں اور ہندہ کی بات اپنی زبان سے کہنے سے انکار کر دیا۔ آخر ان ہی کو کہنا پڑا کہ یہ ٹھیک ہے۔ جب شرک سے ممانعت مردوں کو ہے تو عورتوں کو کیوں نہ ہوگی؟ حضور نے ان کی طرف دیکھا لیکن آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ان سے کہہ دو کہ دوسری بات یہ ہے کہ چوری نہ کریں۔ اس پر ہندہ نے کہا میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی معمولی سی چیز کبھی کبھی لے لیا کرتی ہوں کیا خبر یہ بھی چوری میں داخل ہے یا نہیں؟ اور میرے لیے یہ حلال بھی ہے یا نہیں؟ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی اسی مجلس میں موجود تھے۔ یہ سنتے ہی کہنے لگے میرے گھر میں سے جو کچھ بھی تو نے لیا ہو خواہ وہ خرچ میں آ گیا ہو یا اب بھی باقی ہو وہ سب میں تیرے لیے حلال کرتا ہوں۔ اب تو نبی کریم ﷺ نے صاف پہچان لیا کہ یہ میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قاتلہ اور ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلیجے کو چیرنے والی اور پھر اسے چبانے والی عورت ہندہ ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں پہچان کر اور ان کی یہ گفتگو سن کر اور اس حالت میں دیکھ کر مسکرا دیئے اور انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ انہوں نے آ کر حضور ﷺ کے ہاتھ تھام کر معافی مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا تم وہی ہندہ ہو؟ ہندہ: جی ہاں۔ فرمایا جاؤ آج میں نے تجھے معاف کیا۔

(ابن کثیر جلد ۵)

ام خلاد رضی اللہ عنہا

حضرت خلادؓ رسول اللہ ﷺ کے بڑے جلیل القدر صحابی تھے۔ بدر واحد میں آپ کی ہمرکابی کا شرف حاصل تھا۔ غزوہ احزاب کے بعد نبی ﷺ نے جب بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تو دوران محاصرہ ایک دن آپ یہودیوں کے قلعہ کی دیوار کے سایہ میں بیٹھے تھے کہ بنانہ نامی ایک عورت نے چکی کا ایک پتھر آپ پر گرا دیا پتھر سر پر لگا اور آپ شہید ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا خلاد کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ ام خلادؓ کو جب بیٹے کی شہادت کی خبر ملی تو یہ دریافت کرنے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اس حال میں کہ چہرہ پر نقاب پڑی ہوئی تھی بعض صحابہؓ نے دیکھا تو حیرت سے کہا کہ تیرا بیٹا شہید ہوا ہے اور اس حال میں بھی تیرے چہرہ پر نقاب ہے اس حال میں تو ایک ماں کو تن بدن کا ہوش نہیں رہتا ام خلاد نے جواب دیا:

((ان ارزا ابنی فلن ارزا حیائی))

''میں نے اپنا لخت جگر کھویا ہے شرم وحیا تو نہیں کھوئی۔''

اس موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا! تیرے بیٹے کے لیے دوہرا اجر ہے کیونکہ اس کو اہل کتاب نے شہید کیا ہے۔ (کتاب الجہاد ابوداؤد)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کے اسلام لانے کا واقعہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خود دولت اسلام سے بہرہ ور ہو گئے تو ان کو فکر ہوئی کہ اپنی بوڑھی ماں کو بھی اس سعادت میں شریک کروں۔ مگر وہ برابر انکار کرتی رہیں۔ ایک دن حسب معمول ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے شان نبوت میں کچھ ناروا الفاظ استعمال کیے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کر کے ماں کے اسلام لانے کے لیے طالب دعا ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی یا اللہ: ابو ہریرہ کی ماں کو اسلام کی ہدایت دے' واپس ہوئے تو دعا قبول ہو چکی تھی۔ والدہ اسلام قبول کرنے کے لیے نہا دھو کر تیار ہو رہی تھیں جیسے ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گھر پہنچے ماں نے پڑھا اشھد ان لا الہ اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آپ اپنی والدہ سے یہ الفاظ سنتے ہی فوراً الٹے پاؤں فرط مسرت روتے ہوئے کاشانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوئے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! بشارت ہو۔ آپ کی دعا قبول ہوئی' خدا نے میری ماں کو اسلام کی ہدایت بخش دی۔ (مسلم)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گزار تھا جب مجھے خدا نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگیں: " بچے یہ نیا دین تو کہاں سے نکال لایا ہے۔ سنو! میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دست بردار ہو جاؤ ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی اور یوں ہی بھوکی مر جاؤں گی۔" میں نے اسلام کو نہ چھوڑا' میری ماں نے کھانا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پینا ترک کر دیا اور چوطرف سے لوگ مجھ پر آوازیں کسنے لگے کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میرا دل بہت تنگ ہوا۔ میں نے اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا' خوشامدیں کیں' سمجھایا کہ خدا کے لیے اپنے ضد سے باز آ جاؤ۔ یہ تو ناممکن ہے کہ میں دین محمد ﷺ کو چھوڑ دوں اسی بحث و تمحیص میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گزر گیا اور اس کی حالت بہت خراب ہو گئی تو میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا: ''میری اچھی اماں جان! سنو' تم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں ہو۔ واللہ! ایک نہیں تمہاری ایک سو جانیں ہوں اور اسی بھوک پیاس میں ایک ایک کر کے سب نکل جائیں' تو بھی میں آخری لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔ واللہ! نہ چھوڑوں گا۔'' اب میری ماں مایوس ہو گئیں اور کھانا پینا شروع کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۴)

حکومت دولت اور عورت کو ٹھکرانے والے صحابی کی داستان

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اور حافظ ابن عساکر عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کو رومی کافروں نے قید کر لیا۔ اور اپنے بادشاہ کے پاس پہنچا دیا۔ بادشاہ نے آپ سے کہا کہ تم نصرانی بن جاؤ' میں تمہیں اپنے راج پاٹ میں شریک کر لیتا ہوں اور اپنی شہزادی کو تمہارے نکاح میں دیتا ہوں۔ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ تو کیا اگر تو مجھے اپنی بادشاہت دے دے اور تمام عرب کا راج بھی مجھے سونپ دے اور یہ چاہے کہ میں ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اپنے دین محمدی ﷺ سے پھر جاؤں تو یہ بھی ناممکن ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ پھر تجھے قتل کر دوں گا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں یہ تجھے اختیار ہے۔ چنانچہ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا اور انہیں صلیب پر چڑھا دیا اور تیر اندازوں نے قریب سے بحکم بادشاہ ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ پاؤں اور جسم کو چھیدنا شروع کر دیا۔ بار بار کہا جاتا کہ اب بھی نصرانیت قبول کر لو' اور آپ پورے صبر واستقلال سے فرماتے جاتے تھے کہ ہرگز نہیں۔ آخر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے سولی سے اتار لو (اور پیتل کی بنی ہوئی دیگ خوب پتا کر آگ بنا کر لاؤ) چنانچہ وہ پیش ہوئی۔ بادشاہ نے ایک اور مسلمان قیدی کی بابت حکم دیا کہ اسے اس میں ڈال دو۔ اسی وقت حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں آپ کے دیکھتے ہوئے اس مسلمان قیدی کو اس میں ڈال دیا گیا۔ وہ مسکین صحابی اسی وقت چرمر ہو کر رہ گئے' گوشت پوست جل گیا اور ہڈیاں چمکنے لگیں پھر بادشاہ نے حضرب عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھو اب بھی وقت ہے بات مان لو اور ہمارا مذہب قبول کر لو ورنہ اسی آگ کی دیگ میں اس طرح تمہیں بھی ڈال کر جلا دیا جائے گا۔ آپ نے پھر بھی اپنے ایمانی جوش سے کام لے کر فرمایا کہ ناممکن ہے کہ میں خدا کے دین کو چھوڑ دوں۔ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں چرخی پر چڑھا کر اس میں ڈال دو۔ جب یہ اس آگ کی دیگ میں ڈالے جانے کے لیے چرخی پر اٹھائے گئے تو بادشاہ نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سے آنسو نکل رہے ہیں۔ اس وقت اس نے حکم دیا کہ رک جائیں اور انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اس لیے کہ اب اسے امید بندھ گئی تھی کہ شاید اس عذاب کو دیکھ کر اس کے خیالات بدل گئے ہوں' میری مان لے گا اور میرے مذہب کو قبول کر کے میری دامادی میں آ کر میری سلطنت کا ساجھی بن جائے گا۔ لیکن بادشاہ کی یہ تمنا بے سود نکلی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں صرف اس وجہ سے رویا تھا کہ آہ! آج ایک ہی جان ہے جسے راہ خدا میں اس عذاب کے ساتھ قربان کر رہا ہوں' کاش میرے روئیں روئیں میں ایک ایک جان ہوتی تو آج سب جانیں راہ خدا میں اسی طرح ایک ایک کر کے فدا کر دیتا۔

بعض روایات میں ہے کہ آپ کو قید خانہ میں رکھا اور کھانا پینا بند کر دیا۔ کئی دن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد شراب اور خنزیر کا گوشت بھیجا' لیکن آپ نے اس بھوک پر بھی اس کی طرف توجہ تک نہ فرمائی' بادشاہ نے آپ کو بلا بھیجا اور اسے نہ کھانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا: کہ اس حالت میں میرے لیے جائز تو ہو گیا ہے لیکن میں تجھ جیسے دشمن کو اپنے بارے میں خوش ہونے کا موقع بھی نہیں دینا چاہتا۔ اب بادشاہ نے کہا: کہ اچھا تم میرے سر کا بوسہ لے لو' تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھ کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیتا ہوں۔ آپ نے اسے قبول فرما لیا اور اس کے سر کا بوسہ لے لیا اور بادشاہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا۔ آپ اس طرح سے اپنے ساتھیوں کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئے۔ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ یہاں سے آزاد ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ نے انہیں بڑے ادب کے ساتھ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بٹھایا اور فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ ہم کو سناؤ۔ چنانچہ جب آپ نے شروع کیا تو خلیفۃ المسلمین رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر حق ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی چومے اور میں ابتداء کرتا ہوں۔ یہ فرما کر پہلے آپ نے ان کے سر کا بوسہ لیا اور پھر جمیع مسلمانوں نے' رضی اللہ عنہ وارضاہ (ابن کثیر ج ۳)

ایک بچے کے ایمان کی آزمائش

مسند احمد میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اس کے ہاں ایک جادوگر تھا' جب جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری موت کا وقت قریب آ رہا ہے۔ مجھے کوئی بچہ سونپ دو۔ میں اسے جادو سکھا دوں چنانچہ ایک ذہین لڑکے کو وہ تعلیم دینے لگا۔ لڑکا اس کے ہاں جاتا تو راستے میں ایک راہب کا گھر پڑتا۔ وہ عبادت میں اور وعظ و نصیحت میں مشغول ہوتا یہ بھی کھڑا ہو جاتا اور اس کے طریقہ عبادت کو دیکھتا اور وعظ سنتا' آتے جاتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں رک جایا کرتا تھا' جادوگر بھی مارتا اور باپ بھی۔ کیونکہ وہاں وہ دیر سے پہنچتا اور یہاں بھی دیر سے آتا ایک دن بچے نے راہب کے سامنے یہ شکایت پیش کی۔ راہب نے کہا جب جادوگر تم سے پوچھے کہ کیوں دیر ہوگئی تو کہنا کہ گھر والوں نے روک لیا تھا اور اگر گھر والے بگڑیں تو کہنا جادوگر نے روک لیا تھا۔

یوں ہی ایک زمانہ گزر گیا کہ ایک طرف تو وہ جادو سیکھتا تھا اور دوسری طرف کلام اللہ اور اللہ کا دین سیکھتا تھا۔ ایک دن یہ دیکھتا ہے' کہ راستے میں ایک زبردست ہیبت ناک سانپ پڑا ہے۔ جس نے لوگوں کی آمدورفت بند کر رکھی ہے ادھر والے ادھر اور ادھر والے ادھر ہیں اور سب لوگ ادھر ادھر پریشان کھڑے ہیں۔ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ آج موقع ہے کہ میں امتحان لوں راہب کا دین خدا کو پسند ہے یا جادوگر کا۔ اس نے ایک پتھر اٹھا کر اور یہ کہہ کر اس پر پھینکا کہ اے خدایا اگر تیرے نزدیک راہب کا دین جادوگر کی تعلیم سے زیادہ محبوب ہے تو اس جانور کو اس پتھر سے ہلاک کر دے تاکہ لوگوں کو اس بلا سے نجات مل جائے۔ پتھر لگتے ہی وہ جانور ہلاک ہو گیا اور لوگوں کا آنا جانا شروع ہوگیا اور پھر لڑکے نے جا کر راہب کو خبر دی۔ اس نے کہا پیارے بچے! آج کے دن تو مجھ سے افضل ہے۔ اب خدا کی طرف سے تیری آزمائش ہوگی اگر ایسا ہوا تو (لوگوں کو) میری خبر نہ کرنا۔

اب اس بچے کے پاس حاجت مند لوگوں کا تانتا لگ گیا۔ اس کی دعا سے مادر زاد اندھے' کوڑھی' جذامی اور ہر قسم کے بیمار اچھے ہونے لگے۔ بادشاہ کے ایک نابینا وزیر کے کان میں یہ بات پڑی۔ وہ بڑے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے شفا دے دے تو یہ سب کچھ تجھے دے دوں گا۔

اس نے کہا شفا میرے ہاتھ میں نہیں' میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا۔ شفا دینے والا اللہ وحدہ لاشریک ہے اگر تو اس پر ایمان لانے کا وعدہ کرے تو میں دعا کروں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے اقرار کرلیا۔ بچے نے اس کے لیے دعا کی۔ اللہ نے اسے شفا دے دی۔

وہ بادشاہ کے دربار میں آیا اور جس طرح اندھا ہونے سے پہلے کام کرتا تھا۔ اسی طرح کام کرنے لگا۔ اس کی آنکھیں روشن تھیں۔ بادشاہ نے متعجب ہوکر پوچھا کہ تجھے آنکھیں کس نے دیں۔ اس نے کہا میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا ہاں یعنی میں نے دی ہیں۔ وزیر نے کہا نہیں' نہیں۔ میرا اور تیرا رب صرف اللہ ہے اب بادشاہ نے اس کی مار پیٹ شروع کردی اور طرح طرح کی تکلیفیں دیں اور پوچھنے لگا تجھے یہ تعلیم کس نے دی۔ آخر اس نے بتایا کہ میں نے اس بچے کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ اس نے اسے بلایا اور کہا کہ اب تم جادو میں کامل ہو گئے ہو۔ اندھوں کو بینا اور بیماروں کو تندرست کرنے لگے ہو۔ اس نے کہا غلط ہے میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا ہوں۔ نہ جادوگر ہوں۔ شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ کہنے لگا: اللہ تو میں ہی ہوں۔ اس نے کہا ہرگز نہیں۔ بادشاہ نے کہا: پھر تو میرے سوا کسی اور کو رب مانتا ہے تو اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ اس نے اب اس بچے کو طرح ح کی سزائیں دیں شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ راہب کا پتا لگالیا اور راہب کو بلا کر کہا کہ اسلام کو چھوڑ دے۔ اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے اسے آرے سے چروا دیا۔ پھر اس نوجوان سے کہا کہ تو بھی دین اسلام سے پھر جا۔ اس نے انکار کردیا تو بادشاہ نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اسے فلاں پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ۔ وہاں پہنچ کر اگر دین سے باز آ جائے تو اچھا ہے ورنہ وہیں اسے لڑھکا دیں۔ چنانچہ سپاہی اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے جب اسے دھکا دینا چاہا تو اس نے اللہ سے دعا کی: **اللھم اکفنیھم بما شئت**۔

''اے خدا جس طرح تو چاہے مجھے اس سے نجات دے''

اس دعا کے ساتھ ہی پہاڑ ہلا اور سب سپاہی لڑھک گئے۔ صرف وہی بچہ ہی باقی بچا رہا۔ وہاں سے بادشاہ کے پاس گیا۔ بادشاہ نے کہا یہ کیا ہوا میرے سب سپاہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں ہیں؟۔ بچے نے کہا: خدا نے مجھے بچالیا وہ سب ہلاک ہو گئے۔

بادشاہ نے اپنے دوسرے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اسے کشتی میں بٹھا کر لے جاؤ اور سمندر میں پھینک آؤ یہ لوگ اسے لے کر چلے۔ بیچ سمندر کے پہنچ کر جب اسے پھینکنا چاہا پھر وہی دعا کی بار الہا جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچا۔ دعا کے ساتھ ہی موج اٹھی اور سارے کے سارے سپاہی سمندر میں ڈوب گئے۔ صرف وہی بچہ باقی بچا۔ پھر وہ بادشاہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے رب نے مجھے بچالیا اور اے بادشاہ تو چاہے کتنی تدبیریں بھی کر لے تو مجھے ہلاک نہیں کر سکتا۔ صرف ایک صورت ہے جس طرح میں کہوں اگر تو اس طرح کرے تو میری جان نکل سکتی ہے۔ اس نے کہا وہ کیا ہے۔ اس بچے نے کہا تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو پھر کھجور کے تنے پر مجھے سولی چڑھا اور میرے تیر کو میری کمان پر چڑھا اور بسم اللہ رب ھذا الغلام۔ ''یعنی اللہ کے نام سے جو اس بچے کا رب ہے'' پڑھ کر تیر میری طرف پھینک وہ مجھے لگے گا اور میں مر جاؤں گا۔ بادشاہ نے یہی کیا۔ تیر بچے کی کنپٹی میں لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ لیا۔ اور راہ خدا میں شہید ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی چاروں طرف سے یہ آوازیں بلند ہونے لگیں: ہم اس بچے کے رب پر ایمان لائے۔ یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے ساتھی بڑے گھبرائے اور کہنے لگے: ہم تو اس بچے کی ترکیب سمجھے ہی نہیں۔ دیکھئے اس کا اثر کیا پڑا کہ سب لوگ ہی دین اسلام میں داخل ہو گئے۔

ہم نے تو اسے اس لیے قتل کیا تھا کہ کہیں اس کا مذہب پھیل نہ جائے لیکن جو ڈر تھا سامنے آ ہی گیا اور سب مسلمان ہو گئے۔ بارشادہ نے کہا اچھا یہ کرو کہ تمام محلوں اور راستوں میں خندقیں کھدواؤ۔ ان میں لکڑیاں بھر و اور آگ لگا دو جو اس دین سے پھر جائے چھوڑ دو اور دوسرے کو اس میں پھینک دو۔ مسلمانوں نے صبر و شکیب کے

www.KitaboSunnat.com

سہارے آگ میں جلنا منظور کیا اور اس میں کودنے لگے البتہ ایک عورت جس کی گود میں دودھ پیتا چھوٹا سا بچہ تھا۔ ذرا جھجکی تو اس بچے کو خدا نے بولنے کی طاقت دی اس نے کہا اماں کیا کر رہی ہے تم تو حق پر ہو صبر کرو اور اس میں کود پڑو۔ (مسند احمد)

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

خون کا پیالہ

ابن ابی حاتم میں صدی بن عجلان سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم کی طرف بھیجا کہ میں انہیں خدا اور رسول کی طرف بلاؤں اور احکام اسلام ان کے سامنے پیش کروں۔ میں وہاں پہنچ کر اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ اتفاقاً ''ایک روز وہ ایک پیالہ خون کا بھر کر میرے سامنے آ بیٹھے اور حلقہ باندھ کر کھانے کے ارادے سے بیٹھے اور مجھ سے کہنے لگے آؤ صدی تم بھی کھالو میں نے کہا تم غضب کر رہے ہو میں تو ان کے پاس سے آ رہا ہوں جو اس کا کھانا ہم سب پر حرام کرتے ہیں۔ تب تو وہ سب کے سب میری طرف متوجہ ہو گئے اور کہا پوری بات کہو تو میں نے یہ آیت پڑھ کر سنادی۔

''تم پر مردار حرام کیا گیا ہے اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو خدا کے سوا دوسرے کے نام پر مشہور کیا گیا ہو۔ صدی بیان فرماتے ہیں میں وہاں بہت دنوں تک رہا اور انہیں پیغام اسلام پہنچاتا رہا۔ لیکن وہ ایمان نہ لائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزمائش

ایک دن جب کہ میں سخت پیاسا ہوا اور پانی بالکل نہ ملا تو میں نے ان سے پانی مانگا اور کہا کہ پیاس کے مارے میرا برا حال ہے۔ تھوڑا سا پانی پلا دو لیکن کسی نے مجھے پانی نہ دیا بلکہ کہا ہم تو تجھے یونہی پیاسا ہی تڑپا تڑپا کر ماریں گے۔ میں غم ناک ہو کر دھوپ میں تپتے ہوئے انگاروں جیسے سنگریزوں پر اپنا کمبل منہ پر ڈال کر سخت گرمی کی حالت میں گر پڑا' اتفاقا میری آنکھ لگ گئی۔ تو خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہترین جام لیے ہوئے اور اس میں بہترین خوش ذائقہ مزے دار پینے کی چیز لئے ہوئے میرے پاس آیا اور جام میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے خوب پیٹ بھر کر اس میں سے پیا۔ وہیں آنکھ کھل گئی۔ تو خدا کی قسم مجھے قطعا پیاس کی تکلیف نہیں ہوئی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ پیاس ہی نہیں لگی۔ یہ لوگ میرے جاگنے کے بعد آپس میں کہنے لگے: آخر یہ تمہاری قوم کا سردار ہے۔ تمہارا مہمان بن کر آیا ہے۔ اتنی بے رخی ٹھیک نہیں کہ ایک گھونٹ پانی بھی ہم اسے نہ دیں۔ چنانچہ اب یہ لوگ میرے پاس کچھ لے کر آئے' میں نے کہا کہ مجھے اب کوئی حاجت نہیں ہے۔ میرے رب نے کھلا پلا دیا۔ یہ کہہ کر میں نے انہیں اپنا بھرا ہوا پیٹ دیکھایا۔ اس کرامت کو دیکھ کر وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۳

جنت کی بشارت سن کر انگوروں کا گچھا پھینک دیا

ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سن لیا کہ جو کوئی آج اللہ کی راہ میں شہید ہوا اس کے لئے جنت واجب ہے ان کے ہاتھ میں انگوروں کا گچھا تھا' انگور کھا رہے تھے۔ انہوں نے حضورؐ کے ارشاد کو سنا اور پھر انگوروں کی طرف دیکھا اور کہا' اوہ! یہ انگور تو بہت ہیں۔ ان کے ختم کرنے میں تو بہت دیر لگے گی۔ میں جنت میں جانے سے اتنی دیر کیوں کروں؟ یہ کہہ کر انگور پھینک دیئے۔ آگے بڑھے اور اپنا فرض ادا کرتے ہوئے فردوس کو سدھار گئے۔ طبقات ابن سعد

دو ننھے مجاہدوں کا استفسار' چچا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں؟

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ صف بندی میں میرے دائیں بائیں نوجوان لڑکے تھے۔ میں نے دل میں کہا کہ میرے برابر کوئی آزمودہ کار ہوتا تو خوب ہوتا۔ یہ دونوں نوجوان معاذ و معوذ تھے۔ ایک نے چپکے سے مجھے کہا کہ چچا آپ ابو جہل کو جانتے ہیں۔ جب ہمارے سامنے آئے تو مجھے بتانا۔ دوسرے نے بھی یہی بات آہستہ سے پوچھی۔ میں نے کہا تم کیا کرو گے اگر اسے دیکھ لو؟ انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ ہم نے عہد کر لیا ہے کہ اسے ضرور قتل کریں گے یا اپنی جان دے دیں گے۔ اتنے میں ابوجہل چکر لگاتا ہوا لشکر کے سامنے آیا۔ میں نے دونوں لڑکوں سے کہا' دیکھو ابوجہل وہ ہے یہ سنتے ہی وہ دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے جھپٹے جیسے شہباز کوے پر گرا کرتا ہے۔ دونوں نے اپنی تلواریں اس کے پیٹ میں گھونپ دیں۔ وہ گر پڑا۔ جان توڑ رہا تھا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے اس کی چھاتی پر پاؤں رکھ کر سر کاٹا اور ڈاڑھی سے پکڑ کر سر اٹھا لیا۔ آپؐ نے ہر سہ کی خدمات کو منظور فرمایا۔

(طبقات ابن سعد)

فضاء بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

OOOO

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۴

ایک شہید کی آرزو

سعد بن وقاص کہتے ہیں کہ جنگ احد سے پہلے مجھ سے عبداللہ نے کہا آؤ ہم خدا سے اپنی اپنی آرزوؤں کی دعا کریں۔ میں نے کہا' اچھا ہم ایک کنارہ ہو گئے۔ پہلے میں نے دعا کی۔ الٰہی جب کل دشمن سے مقابلہ ہو تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے ہو جو حملہ میں بھی سخت ہو اور مدافعت میں بھی پورا ہو میں اور وہ لڑیں۔ میرا لڑنا تیرے لیے ہو پھر مجھے فتح ہو' میں اسے قتل کروں اور اس کا سامان لے لوں۔ میری اس دعا پر عبداللہ نے کہا آمین۔ پھر عبداللہ نے اپنے لیے دعا کی۔

((اللهم ارزقني غدا رجلا شديدا باسه شديدا حرده اقاتله فيك ويقا تلني فيقتلني ثم ياخذني فيجدع انفي واذني فاذا يقتك قلت يا عبدالله فيم جدع انفك واذنك فاقول فيك وفي رسولك' فتقول صدقت))

''الٰہی کل ایسے مرد سے جوڑ ہو' جو حملہ اور مدافعت میں کامل ہو۔ ہم دونوں لڑیں' میرا لڑنا تیری راہ میں ہو پھر وہ مجھے قتل کر ڈالے' پھر میری ناک اور کان کاٹ لے۔ پھر جب میں تیرے سامنے حاضر ہوں تو تو دریافت فرمائے کہ عبداللہ تیری ناک اور کان کیوں کاٹے گئے؟ تب میں عرض کروں تیری راہ میں تیرے رسول اللہ ﷺ کی راہ میں۔ تب تو فرمائے کہ ہاں تو سچ کہتا ہے۔

سعد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دعا میری دعا سے بہتر تھی۔ چنانچہ یہ بزر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوارا اسی کیفیت سے شہید ہوئے۔ (رحمتہ للعالمین)

جنگ احد کا ایک شہید

میدان احد میں جنگ جاری تھی اور لاشیں خاک وخون میں تڑپ رہی تھیں۔ عالم یہ تھا کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابی حملہ کی تاب نہ لا کر پیچھے ہٹ رہے تھے اور میدان خالی ہو رہا تھا۔ انس بن نضر میدان میں کھڑے یہ کہہ رہے تھے: خدایا میں مسلمانوں کے اس فرار کی معذرت تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اور کفار کی اس سرکشی اور عدوان سے اظہار برأت کرتا ہوں۔ شمشیر ہاتھ میں تھی جسے لے کر آگے بڑھے سامنے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ملے۔ بولے اے سعد دیکھو سامنے جنت ہے، رب کعبہ کی قسم! مجھے کوہ احد کی طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں یہ والہانہ گفتگو سن کر بے قرار ہو گیا۔ جس وقت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی غلط خبر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں پہنچی تھی تو سب کی ہمتیں چھوٹ گئی تھیں۔ بڑے بڑے کبار صحابی تلواریں پھینک کر بیٹھ گئے۔ انس رضی اللہ عنہ بن نضر نے شکستہ دل صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی دیکھ کر فرمایا کیا حال ہے۔ سب نے جواب دیا رہبر عالم نہ رہے تو ہم کس پر فدا ہوں۔ انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے جوش میں آ کر کہا: اے لوگو! تم بھی اس کام پر قربان ہو جاؤ جس پر اللہ کے رسول قربان ہو گئے۔ یہ کہہ کر مشرکین کی صفوں کی طرف بڑھے اور بے شمار کفار کو داخل فی النار کر دیا اور خود بھی سخت مقابلے کے بعد شہید ہو گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب لاشوں کو جمع کیا گیا تو اسی سے زیادہ زخم آپ کے جسم مبارک پر تھے کسی سے پہچانے نہیں جاتے تھے۔ ہمشیرہ نے انگلیوں کے پوروں سے شناخت کیا کہ یہ میرے بھائی کی لاش ہے۔ رضی اللہ عنہ۔ (بخاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل جائے دم تیرے قدموں میں

عمارہ رضی اللہ عنہ بن زیاد زخموں سے چور جان کنی کی حالت میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرہانے پہنچ گئے۔ فرمایا کوئی آرزو ہو تو کہو۔ عمارہ رضی اللہ عنہ نے اپنا زخمی جسم گھسیٹ کر آپ کے قریب کر دیا اور اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھ کر عرض کی: اگر کوئی آرزو ہو سکتی ہے تو صرف یہی ہے:

گلستان میں جا کر ہر گل کو دیکھا نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے یہی دل کی خواہش یہی آرزو ہے (ترجمان القرآن)

بوقت شہادت ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی آرزو

جنگ احد میں سعد بن ربیع کو لوگوں نے دیکھا زخمیوں میں پڑے سانس توڑ رہے ہیں۔ پوچھا کوئی وصیت کرنی ہو تو کر دو۔ کہا اللہ کے رسول کو میرا اسلام پہنچا دینا اور قوم سے کہنا ان کی راہ میں جانیں نثار کرتے رہیں۔

بنا کر دند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

(ترجمان القرآن)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرور عالم نے فرمایا رافع قیامت کے دن میں تیرے ایمان کی شہادت دوں گا

۳ ہجری کو غزوہ احد کے لیے تیاری ہو رہی تھی۔ کہ ایک پندرہ سالہ نوجوان رحمت عالم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ اللہ کے رسول مجھے بھی لڑائی کے لیے اپنے ساتھ لے چلیں۔ نبی کریم نے کچھ تردد کیا۔ تو نوجوان بولا اللہ کے رسول بدر میں بھی آپ مجھے چھوڑ گئے تھے۔ اس وقت میری عمر تیرہ برس کی تھی۔ اب تو میں پندرہ سال کا ہو چکا ہوں اور آپ نے خود ہی جنگ میں حصہ لینے والوں کی عمر کم از کم پندرہ برس مقرر کر رکھی ہے۔ اب تو میں آپ کے ساتھ ضرور جاؤں گا۔ رحمت عالم اس کم سن صحابی کے جذبہ جہاد سے بہت خوش ہوئے۔ اور ساتھ چلنے کی اجازت دے دی یہ خوش نصیب نوجوان حضرت رافع رضی اللہ عنہ تھے۔ احد کے میدان میں جب دونوں فوجیں ایک دوسرے سے بھڑ گئیں۔ تو حضرت رافع نے لڑنے کا حق ادا کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ جنگ میں دشمن سے اس طرح لڑتے۔ جس طرح بڑے بڑے جنگجو ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں۔ جب جنگ خوب گرم ہو گئی۔ تو کسی کافر نے ایسا تاک کر حضرت رافع کو تیر مارا۔ کہ تیر سینے میں پیوست ہو گیا۔ مسلمان سہارا دے کر حضرت رافع کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ نبی کریم نے فرمایا۔ اس کے سینے سے تیر نکالو۔ تیر جو ہڈیوں کو توڑتا ہوا۔ اندر گھس گیا تھا۔ جب صحابی نے پورے زور سے کھینچا تو نوک اندر رہ گئی۔ رحمت عالم نے شفقت سے اس بہادر کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور فرمایا کہ رافع قیامت کے دن میں تیرے ایمان کی شہادت دوں گا۔

طبری بحوالہ سیر صحابہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۵

جنگ یرموک کا ایک واقعہ

حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں یرموک کی لڑائی میں اپنے چچاز اد بھائی کی تلاش میں نکلا کہ وہ لڑائی میں شریک تھے اور ایک مشکیزہ پانی کا میں نے اپنے ساتھ لیا کہ ممکن ہے وہ پیاسے ہوں تو پانی پلاؤں۔ اتفاق سے وہ ایک جگہ اس حالت میں پڑے ہوئے ملے کہ دم توڑ رہے تھے اور جان کنی شروع تھی۔ میں نے کہا پانی کا گھونٹ دوں۔ انہوں نے اشارہ سے ہاں کی۔ اتنے میں دوسرے صاحب نے جو قریب ہی پڑے تھے اور مرنے کے قریب تھے' آہ کی آواز میرے چچازاد بھائی نے سنی تو مجھے ان کے پاس جانے کا اشارہ کیا۔ میں ان کے پاس پانی لے گیا۔ وہ ہشام بن ابی العاص تھے' ان کے پاس پہنچا ہی تھا کہ ان کے قریب اسی حالت میں ایک تیسرے صاحب دم توڑ رہے تھے' انہوں نے آہ کی' ہشام رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کے پاس جانے کا اشارہ کر دیا۔ میں ان کے پاس پانی لے کر پہنچا تو ان کا دم نکل چکا تھا میں ہشام کے پاس واپس آیا تو وہ بھی جاں بحق ہو چکے تھے۔ ان کے پاس سے اپنے بھائی کے پاس لوٹا تو اتنے میں وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ (ابن کثیر)

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ماں جس کے تمام بیٹے شہید ہو گئے تو پکار اٹھی

دنیا میں شاید ہی کسی عورت کے دل میں اپنے عزیزوں کے لیے ایسی محبت پیدا ہوئی ہو گی۔ جیسی جاہلیت کی مشہور شاعرہ خنساء کے دل میں تھی اس نے جو مرثیے اپنے بھائی کے غم میں کہے ہیں تمام دنیا کی شاعری میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔

یذکرنی طلوع الشمس صخرا
واذکرہ بکل غروب شمس

''ہر صبح سورج کا نکلنا صخر کی یاد تازہ کر دیتا ہے اور کوئی شام مجھ پر ایسی نہیں آئی کہ صخر کی یاد سامنے نہ آ گئی ہو''۔

لیکن ایمان لانے کے بعد اسی خنسا کی نفسیاتی حالت ایسی منقلب ہوگئی کہ جنگ یرموک میں اپنے تمام لڑکے ایک ایک کر کے کٹوا دیئے اور جب آخری لڑکا بھی شہید ہو چکا تو پکار اٹھی:

الحمد لله الذی اکرمنی بشهادتهم

(ترجمان القرآن)

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۶

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا امتحان

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ بے انتہا دلچسپ اور رقت آمیز ہے۔ یہ انہوں نے اس وقت خود ہی بیان فرمایا جب بوڑھے اور بینائی سے محروم ہو چکے تھے۔ فرماتے ہیں میرا واقعہ یہ ہے کہ جس زمانہ میں میں شرکت تبوک سے پیچھے رہ گیا۔ اس وقت میں انتہائی خوش حالی میں تھا۔ اس سے پہلے دو سواریاں میرے پاس کبھی جمع نہیں ہوئی تھیں۔ اور اس جنگ میں تو دو سواریاں بھی میں نے حرید رکھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگ کا ارادہ فرماتے تو عام طور پر اس خبر کو پھیلنے نہ دیتے۔ جب یہ جنگ ہوئی تو بڑی سخت گرمی کا زمانہ تھا۔ دور دراز اور جنگلوں کا سفر درپیش تھا اور کثیر التعداد دشمن سے سامنا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے امور میں مسلمانوں کو آزاد رکھا تھا کہ جس طرح چاہیں دشمن کے مقابلے کی تیاری کر لیں اور اپنا ارادہ مسلمانوں پر ظاہر فرما دیا تھا۔ اور مسلمان آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس کثیر تعداد میں تھے کہ ان کا اندراج رجسٹر پر نہ ہو سکتا تھا۔ کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بہت کم ایسے لوگ ہوں گے کہ جن کی غیر حاضری کا حضرت کو علم ہو سکتا تھا بلکہ گمان تھا کہ کثرت لشکر کی وجہ سے غائب رہنے والے کیا حضرت کو علم بھی نہ ہو سکے گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی علم نہ ہو جائے۔ یہ لڑائی جس وقت ہوئی ......وہ زمانہ پھلوں کے پکنے کا تھا۔ سایہ گستری بار آوری اور خنکی کا موسم تھا ایسے زمانہ میں میری طبیعت آرام طلبی اور راحت گیری کی طرف بہت مائل ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے تیاریاں شروع کر دیں۔ میں صبح اٹھ کر جہاد کی تیاری کے لیے نکلتا لیکن خالی واپس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا۔ تیاری اور اسباب سفر کی خریداری وغیرہ کچھ نہ کرتا۔ دل بہلا لیتا کہ جب میں چاہوں گا دم بھر میں تیاری کرلوں گا۔ دن گزرتے چلے گئے۔ لوگوں نے تیاریاں مکمل کرلیں۔ حتیٰ کہ حضور نبی کریم ﷺ اور ان کے ساتھ مسلمان جہاد کے لئے روانہ ہوگئے۔ میں نے دل میں کہا کہ ایک دو دن بعد میں بھی مل جاؤں گا۔ اس عرصہ میں مسلمانوں کا لشکر بہت دور جا چکا۔ میں تیاری کے لیے باہر نکلا' لیکن پھر بغیر تیاری کے واپس آ گیا حتیٰ کہ ہر روز یہی ہوتا رہا دن نکل گئے۔ لشکر تبوک پہنچ گیا۔ کاش اب بھی کوچ کر جاتا لیکن آخر کار یہ بھی نہ ہو سکا۔ اب حضرت کے تشریف لے جانے کے بعد جب کبھی میں بازار میں نکلتا تو مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا کہ جو مسلمان نظر آتا ہے اس پر یا تو نفاق کی پھٹکار نظر آتی ہے یا ایسے مسلمان دکھائی دیتے ہیں جو واقعی خدا کی طرف معذور لنگڑے تھے۔ جب حضرت تبوک پہنچ چکے تو مجھے یاد فرمایا اور پوچھا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کیا کر رہا ہے تو نبی سلم کے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس کو خوش عیشی اور آ وزم طلبی نے مدینے ہی میں روک لیا ہے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے غلط خیال قائم کیا ہے۔ یارسول اللہ اس میں تو بھلائی اور نیکی کے سوا کچھ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش رہے اور جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس تشریف لانے لگے تو میں سخت پریشان تھا کہ اب کیا کروں؟ میں غلط حیلے سوچنے لگا تا کہ آپ ﷺ کے عتاب سے محفوظ رہ سکوں۔ چنانچہ ہر ایک سے رائے لینے لگا۔ اور جب معلوم ہوا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لا چکے ہیں تو اب غلط سوچ و بچار سے دستبردار ہو گیا۔ اب میں نے اچھی طرح معلوم کر لیا کہ میں کسی طرح بھی نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ میں نے سچ سچ کہنے کا ارادہ کر لیا۔ نبی ﷺ جب سفر سے واپس آئے تو سب سے پہلے مسجد گئے۔ دو رکعت نماز پڑھی' پھر لوگوں کے ساتھ مجلس کی۔ اب جنگ میں شریک نہ ہونے والے آ کر عذر و معذرت کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگوں کی تعداد اسی سے کچھ اوپر تھی۔ نبی ﷺ بحکم ظاہر ان کی بات قبول کیے جا رہے تھے اور ان کی کوتاہیوں کے لیے طلب مغفرت کر رہے تھے۔ میری باری آئی میں نے آ کر سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہاں آؤ' کیا تم نے تیاری جہاد کے لیے خریداری نہیں کی تھی؟ میں نے کہا: یارسول اللہ! اگر میں اس وقت آپ ﷺ کے سوا کسی اور سے بات کرتا تو صاف صاف بری ہو جاتا۔ کیونکہ مجھے بحث و تکرار اور معذرت کرنا خوب آتا ہے لیکن خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ اس وقت تو جھوٹی بات بنا کر میں آپ کو راضی کر لوں گا۔ لیکن بہت جلد ہی اللہ آپؐ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں نے سچ سچ کہہ دیا تو حسین عاقبت کی مجھے خدا کی طرف سے امید ہو سکتی ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم میں کوئی معقول عذر نہیں رکھتا تھا۔ میرے پاس عدم شرکت جنگ کا درحقیقت کوئی حیلہ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا! ہاں یہ تو سچ کہتا ہے۔ اچھا تم اب چلے جاؤ اور انتظار کر کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں کیا حکم فرماتا ہے۔ چنانچہ میں چلا گیا۔ بنی سلمہ کے لوگ بھی میرے ساتھ اٹھے اور ساتھ ہو لیے۔ اور کہنے لگے: خدا کی قسم ہم نے تمہیں پہلے کوئی خطا کرتے نہیں دیکھا ہے۔ دوسرے لوگوں نے جیسے عذرات پیش کر دیے۔ تم نے حضور ﷺ کے سامنے کچھ بھی عذر نہیں کیا۔ ورنہ نبی کریم ﷺ نے دوسروں کے لیے جیسے استغفار کیا تھا تمہارے لیے بھی حضرت کا یہ استغفار کافی ہوتا۔ غرض کہ لوگوں نے اس بات پر اس قدر زور دیا کہ میں نے ایک بار ارادہ کر ہی لیا کہ پھر واپس جاؤں اور کوئی عذر تراش دوں۔ لیکن میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ میری طرح کیا کسی اور کی بھی صورت حال ہے۔ کہا ہاں تمہاری طرح کے اور دو آدمی ہے۔ جنہوں نے سچ سچ کہہ دیا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ کہا گیا مرارہ بن الربیع العامری اور ہلال بن امیہ الواقفی۔ کہا گیا یہ دونوں مرد صالح ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ اب میرے سامنے ان کا نقش قدم تھا اس لیے میں دوبارہ حضرت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس نہ گیا۔ اب معلوم ہوا کہ حضرت نے ہم تینوں سے سلام کلام کرنے سے لوگوں کو ممانعت کر دی ہے اور لوگوں نے ہمارا بائیکاٹ کر دیا ہے اور ہم سے ایسے بدل گئے ہیں کہ زمین پر رہنا ہمیں بوجھ معلوم ہونے لگا۔ ہم پر اس ترک تعلقات کے پچاس دن گزر گئے ان دونوں نے منہ چھپا کر خانہ نشینی ہی اختیار کر لی روتے پیٹتے رہے میں ذرا سخت مزاج تھا۔ قوت برداشت تھی' جا کر جماعت کے ساتھ برابر نماز پڑھتا تھا۔ بازاروں میں گھومتا تھا۔ لیکن مجھ سے کوئی بولتا نہ تھا۔ حضرت کے پاس آتا۔ حضرت تشریف فرما رہتے۔ میں سلام کرتا اور دیکھتا کہ جواب سلام کے لیے حضرت محمد ﷺ کے ہونٹ ملتے ہیں کہ نہیں' پھر آپ کے قریب ہی نماز پڑھ لیتا۔ کنکھیوں سے آپ کو دیکھتا' میں نماز پڑھنے لگتا تو آپ ﷺ مجھے دیکھتے۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہو جاتا تو نظر پھیر لیتے۔ جب اس بائیکاٹ کی مدت لمبی ہوتی گئی تو میں ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر ان کے یہاں گیا وہ میرے چچا زاد بھائی تھے۔ میں انہیں بہت چاہتا تھا۔ سلام کیا بخدا انہوں نے جواب نہ دیا۔ میں نے کہا اے ابو قتادہ! رضی اللہ عنہ تمہیں خدا کی قسم کیا تم نہیں جانتے' میں خدا کو اور رسول خدا ﷺ کو دوست رکھتا ہوں۔ وہ سن کر خاموش ہو گئے۔ میں نے خدا کی قسم دے کر بات کی پھر کچھ نہ بولے' میں نے پھر قسم دی۔ کچھ بھی نہ کہا لیکن انجان پن سے بولے۔ خدا اور رسول خدا ﷺ کو علم ہے۔ میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ پھر دیوار پھاند کر واپس ہو گیا۔

ایک دن میں بازار مدینہ میں گھوم رہا تھا کہ شام کا ایک قبطی جو مدینہ کے بازار میں کھانے پینے کی کچھ چیزیں بیچ رہا تھا' لوگوں سے کہنے لگا کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا کوئی پتہ دے۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک مکتوب میرے حوالے کیا۔ چونکہ پڑھا لکھا تھا' پڑھا تو لکھا تھا کہ:

ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تمہارے آقا نے تم پر سختی کی ہے۔ اللہ نے تمہیں کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی آدمی تو نہیں بنایا ہے۔ تم کوئی گرے پڑے نہیں ہو۔ تم ہمارے پاس آ جاؤ‘ ہم تمہیں نوازیں گے۔‘‘

ہمارے پاس آ جاؤ‘ ہم تمہیں نوازیں گے۔‘‘

میں نے یہ پڑھ کر کہا: میرے اللہ! یہ تو نئی مصیبت آ پڑی۔ میں نے اس مکتوب کو آگ میں جھونک دیا اور جب پچاس میں چالیس دن گزر گئے تو حضرت محمد ﷺ کا ایک قاصد میرے پاس آیا اور کہا حضرت نے حکم دیا ہے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہو۔ میں نے پوچھا کیا طلاق دے دوں؟ کہا نہیں صرف الگ رہو قربت نہ کرنا‘ کہا کہ دوسرے دونوں کے بارے میں بھی یہی حکم ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی عورت سے کہہ دیا کہ میکے چلی جاؤ حتیٰ کہ خدا کا کوئی اور حکم پہنچے۔ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ! ہلال ایک شیخ ضعیف ہے اس کی خدمت کے لیے کوئی آدمی نہیں۔ اگر میں ان کی خدمت میں لگی رہوں تو آپ نامنظور تو نہ کریں گے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اچھا لیکن وہ تم سے قربت نہ کرے کہنے لگی اس غریب کو تو ہلنا جلنا مشکل ہو گیا ہے آپ کی ناراضگی کے دن سے آج تک لگا تار روتا رہتا ہے۔ میرے گھر والوں میں سے ایک نے کہا تم بھی رسول ﷺ سے اپنی بیوی سے خدمت لینے کی اجازت حاصل کر لو جیسے ہلال کو اجازت مل گئی۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں اس بات کی حضرت سے درخواست نہ کروں گا۔ نہ معلوم حضرت کیا فرمائیں‘ میں نوجوان آدمی ہوں مجھے کسی سے خدمت لینے کی ضرورت نہیں۔ اب ہم نے مزید دس دن گزارے اور لوگوں کے اس قطع تعلق کو پچاس دن گزر گئے۔ پچاسویں دن کی صبح اپنے گھر کی چھت پر صبح کی نماز پڑھ کر میں اس حال میں بیٹھا ہوا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ یعنی میری جان مجھ پر بھاری معلوم ہو رہی تھی۔ یہ وسیع دنیا مجھے تنگ محسوس ہو رہی تھی کہ سلع پہاڑی پر ایک پکارنے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی آواز میرے کان میں پڑی کہ وہ بلند آواز میں چیخ رہا تھا کہ ''اے کعب رضی اللہ عنہ بن مالک! خوش ہو جا'' یہ سنتے ہی سجدے میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ اللہ نے میری توبہ قبول کر لی ہے۔ مصیبت کا زمانہ گزر گیا۔ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اطلاع سنادی کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی توبہ قبول کر لی ہے۔ لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لیے دوڑے۔ اور دونوں کے پاس بھی گئے اور میرے پاس بھی ایک سوار تیز گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا۔ لیکن پہاڑی پر چڑھ کر آواز دینے والا زیادہ کامیاب رہا کہ جلد تر مجھے خبر مل گئی کیونکہ گھوڑے کی رفتار سے آواز کی رفتار تیز تر ہوتی ہے۔ چنانچہ جب وہ شخص مجھ سے ملا جس کی آواز میں نے سنی تھی تو اس خوشخبری دینے کے صلے میں اپنے کپڑے اتار کر میں نے اسے پہنا دیے۔ بخدا میرے پاس اس وقت دوسرا جوڑا نہیں تھا۔ میں نے اپنے لیے مستعار کپڑے لے کر پہن لیے۔ میں حضرت ﷺ کے پاس جانے کے ارادے سے نکلا۔ لوگ مجھے راہ میں جوق در جوق ملتے اور مبارک باد دیتے جاتے۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی طلحہ بن عبید اللہ دوڑ پڑے' مجھ سے مصافحہ کر کے مبارک باد دی۔ مہاجرین میں سے کسی نے ان کے سوا یہ اقدام نہیں کیا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کے اس خلوص کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ میں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ کہنے لگے: خوش ہو جاؤ جب سے تم پیدا ہوئے ہو ایسی خوشی کا دن تم پر نہ آیا ہوگا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا خدا کی طرف سے؟ فرمانے لگے خدا کی طرف سے' نبی اکرم ﷺ خوش ہو جاتے۔ تو آپ کا چہرہ چمک اٹھتا تھا۔ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور آپ کی خوشنودی آپ کے چہرہ ہی سے ظاہر ہو جاتی۔ میں نے حضرت ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ میری قبولیت توبہ کی یہ برکت ہونی چاہیے کہ میں اپنا سارا مال و متاع خدا اور رسول خدا کی راہ میں لٹا دوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں کچھ رکھو اور کچھ صدقہ کر دو۔ یہی بہتر صورت ہے میں نے کہا خیبر سے جو حصہ مجھے ملا تھا وہ میں اپنے لیے رکھ لیتا ہوں۔ یا رسول اللہ! ﷺ سچائی کی برکتوں کے سبب اللہ نے مجھے نجات بخشی۔ خدا کی قسم میں نے جب سے حضرت ﷺ سے راست گوئی کا ذکر کیا پھر کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ آئندہ بھی کبھی مجھ سے جھوٹ نہ بلوائے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو بھی سچ بولنے کی توفیق دے۔ آمین

(بخاری شریف)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۷

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا واقعہ

ایک انصاری صحابی نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواب راحت نہیں فرماتے' ادھر ادھر کروٹیں لے رہے ہیں۔ اس نے پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ تکلیف ہے۔ فرمایا نہیں مجھے تو عباس کے کراہنے کی آواز آ رہی ہے۔ اور وہی آواز مجھے سونے نہیں دیتی۔ انصاری اٹھا اور عباس کی مشک بندھی کھول آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عباس کی آواز نہ سنی تو انصاری سے پوچھا' کہا میں ان کی مشک بندھی کھول آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور سب اسیروں کے ساتھ یہی سلوک کرو۔ (طبقات)

ابو جندل رضی اللہ عنہ کفار مکہ کی قید میں

ابو جندل رضی اللہ عنہ جو مکہ میں مسلمان ہو گیا تھا۔ قریش نے اسے قید کر رکھا تھا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر وہ موقع پا کر زنجیروں سمیت ہی بھاگ کر لشکر اسلامی میں پہنچ گیا۔ سہیل جو کہ قریش کا وکیل تھا اس نے کہا: اے محمد! معاہدہ کے مطابق ابو جندل کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک عہد نامہ مکمل نہ ہو جائے اس کی شرائط پر عمل نہیں ہو سکتا۔

سہیل نے بگڑ کر کہا کہ تب ہم صلح ہی نہیں کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور ابو جندل کو قریش کے سپرد کر دیا گیا۔ قریش نے مسلمانوں کے کیمپ میں اس کی مشکیں باندھیں' پاؤں میں زنجیر ڈالی اور کشاں کشاں لے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاتے وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قدر فرما دیا تھا کہ ابوجندل! خدا تیری کشائش کے لیے کوئی سبیل نکال دے گا۔

ابوجندل رضی اللہ عنہ کی ذلت اور قریش کا ظلم دیکھ کر مسلمانوں کے اندر جوش اور طیش تو پیدا ہوا مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سمجھ کر ضبط کر گئے۔ ابوجندل رضی اللہ عنہ نے زندان مکہ میں پہنچ کر دین حق کی تبلیغ شروع کر دی۔ جو کوئی اس کی نگرانی پر مامور ہوتا وہ اسے توحید کی خوبیاں سناتا۔ اللہ کی عظمت وجلال بیان کر کے ایمان کی ہدایت کرتا خدا کی قدرت کہ ابوجندل رضی اللہ عنہ اپنے سچے ارادے اور سعی میں کامیاب ہو جاتا اور وہ شخص مسلمان ہو جاتا' قریش اس دوسرے ایمان لانے والے کو بھی قید کر دیتے۔ اب یہ دونوں مل کر تبلیغ کا کام اسی قید خانہ میں کرتے۔ الغرض اس طرح ایک ابوجندل کے قید ہو کر مکہ پہنچ جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سال کے اندر قریبا تین سو اشخاص ایمان لے آئے۔

(سیرت ابن ہشام)

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی داستان مصیبت

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جب پیدا ہوئیں تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۳۰ سال تھی۔ ان کا نکاح مکہ ہی میں ابوالعاص رضی اللہ عنہ بن ربیع سے ہوا تھا۔ ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی سگی بہن ہیں۔ یہ نکاح حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے سامنے ہوا تھا۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنی والدہ کے ساتھ ہی داخل اسلام ہو گئی تھیں مگر ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا اسلام تاخیر میں رہا۔ جنگ بدر میں ابوالعاص قریش کی جانب تھے۔ ان کو عبداللہ بن جبیر بن نعمان انصاری نے اسیر کیا تھا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان کے فدیہ میں اپنا وہ ہار بھیجا تھا جو خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے بیٹی کو جہیز میں دیا تھا۔ ابتدائے ایام نبوت میں کافران مکہ نے ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو بہت اکسایا کہ وہ زینب کو طلاق دے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے مگر اس نے ہمیشہ انکار ہی کیا۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے اس فعل کی توصیف شکر گذاری کے ساتھ فرمائی تھی۔

ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اسیری بدر سے رہائی پاتے وقت نبی ﷺ سے وعدہ کرلیا کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو ہجرت کی اجازت دے دے گا۔ چنانچہ سیدہ اپنے والد مکرم کی خدمت اقدس میں پہنچ گئیں۔ سفر ہجرت میں سیدہ زینب کی مزاحمت ہبار بن الاسود نے نیزہ تان کر کی تھی۔ اس صدمہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا تھا۔ ہبار بن الاسود فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو گیا تھا اور رحمۃ للعالمین نے اس کا جرم معاف کر دیا۔ نبی ﷺ نے ان کی منقبت میں فرمایا ہے:

((ھی افضل بناتی اصیبت فی))

''یہ میری بیٹیوں میں افضل ہے میرے لیے اسے مصیبت پہنچی''۔

ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی ابوالعاص رضی اللہ عنہ ٦ ھ میں تجارت کے لیے شام گئے تھے۔ اس وقت قبیلہ قریش مسلمانوں کا فریق جنگ تھا۔ اس لیے ابوبصیر رضی اللہ عنہ و ابوجندل رضی اللہ عنہ کے ہمراہی مسلمانوں نے جو اسلام لانے کے جرم میں قریش کی قید میں رہ چکے تھے اور اب سرحد شام پر ایک پہاڑ پر جا گزیں تھے' اس قافلہ کا تمام سامان ضبط کر لیا۔ مگر ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو گرفتار نہ کیا۔ ابوالعاص رضی اللہ عنہ وہاں سے سیدھا مدینہ طیبہ پہنچا۔ نماز صبح کے وقت مسجد میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی یہ آواز مسلمانوں کے کان میں پڑی:

((انی قدا جرت ابا العاص بن الربیع))

''میں ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دیتی ہوں۔''

یہ آواز اس وقت سنی گئی جب مسلمان نماز میں داخل ہو چکے تھے۔ نماز سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! ''تم نے بھی کچھ سنا' جو میں نے سنا ہے۔'' سب نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اما والذی نفسی بیده ما علمت بشیء كان حتی سمعت منه ما سمعته انه يجير على المسلمين ادناهم))

''بخدا! مجھے اس سے پہلے کچھ علم نہ تھا۔ میں نے یہ آواز تمہارے ساتھ ہی سنی ہے اور پناہ دینے کا حق تو ہر ادنی مسلمان کو بھی حاصل ہے۔''

پھر نبی علیہ السلام گھر میں بیٹی کے پاس گئے اور اسے فرمایا: ''بیٹی (ابو العاص رضی اللہ عنہ کو عزت سے ٹھہراؤ خود اس سے الگ ہو تو اس کے لئے حلال نہیں۔'' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ تو مال قافلہ واپس لینے کو آیا ہے تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں یہ تقریر فرمائی:

اس شخص کا جو تعلق ہم سے ہے وہ تم جانتے ہی ہو۔ تم کو اس کا جو مال ہاتھ لگ گیا ہو تو یہ داد الٰہی ہے۔ مگر میں پسند کرتا ہوں کہ تم اس پر احسان کرو اور مال واپس کراؤ' لیکن اگر تم اس سے انکار کرو گے تم میں سمجھتا ہوں کہ تم زیادہ حق دار ہو۔

لوگوں نے سارا مال حتیٰ کہ اونٹ کی نکیل کی رسی بھی واپس کر دی' ابو العاص رضی اللہ عنہ سارا مال لے کر مکہ پہنچا اور ہر ایک شخص کی ذرا ذرا چیز ادا کر دی۔ پھر دریافت کیا کہ کسی شخص کا کچھ رہ گیا ہو تو بتا دے۔ سب نے کہا خدا تجھے جزائے خیر دے۔ تم تو وفی و کریم نکلے۔ تب لا بو العاص رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا کہ اب تک مجھے یہی حال اسلام سے روکتا رہا کہ کوئی شخص مجھے مار لینے کا الزام نہ دے۔ اب میری ذمہ داری نہ رہی تو میں اب خلعت اسلام سے ملبس و مزین ہوتا ہوں اور مدینہ کو روانہ ہوتا ہوں وہ مدینے پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ سال کی مفارقت کے بعد نکاح اول ہی پر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے گھر رخصت کر دیا۔ (سیرت ابن ہشام ج ۲)

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نہایت قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا پہلا شوہر عبید اللہ بن جحش تھا جو ہجرت حبشہ کو گیا تھا' دائم الخمر تھا۔ اس لیے عیسائیوں میں بیٹھ کر عیسائی ہو گیا۔ مگر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اسلام پر قائم رہیں۔ اسلام کے لیے انہوں نے باپ بھائی خویش وقبیلہ اور وطن کو چھوڑا تھا۔ پردیس میں خاوند کا سہارا تھا' اس کے مرتد ہونے سے وہ بھی جاتا رہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا یہ حال معلوم ہوا تو عمرو بن امیۃ انصری کو شاہ حبشہ کے پاس بھیجا اسے تحریر فرمایا تھا کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیام شادی پہنچائے۔ بادشاہ نے اپنی ایک لونڈی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام نکاح دے کر بھیجی۔ ام حبیبہ رض اس سے پیشتر خواب میں دیکھ چکی تھیں کہ ان کو کوئی شخص ام المومنین کہہ کر پکار رہا ہے۔ اب لونڈی سے یہ پیغام سن کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور شکرانہ میں لونڈی کو اپنا تمام زیور جو جسم پر تھا' عطا فرمایا۔ نجاشی نے مجلس نکاح خود منعقد کی جس میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور دیگر جملہ مسلمان مدعو تھے۔ نجاشی نے خطبہ پڑھا۔

(اس کے بعد اس قوم کے سامنے دینار رکھ دیئے۔)

پھر خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے جو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل تھے خطبہ پڑھا۔

اس کے بعد نجاشی کی جانب سے جملہ حاضرین کو کھانا کھلایا گیا نجاشی نے بیان کیا کہ انبیاء کی سنت یہ ہے کہ تزویج کے بعد کھانا ہوتا ہے۔

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ۴۴ھ میں مدینے میں وفات پائی۔ وفات کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا سوتن عورتوں کے درمیان کبھی کچھ نوک جھونک ہو جایا کرتی ہے جو کچھ میں نے کہا سنا ہو' مجھے معاف کردو۔ دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے معاف کرتی ہیں ام حبیبہ رض نے کہا کہ تم نے مجھے شادماں کیا' خدا تم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو شادماں کرے۔

(رحمتہ للعالمین)

اُمِّ سلمہ سے اُمّ المومنینؓ تک

ام سلمہؓ نہایت قدیم الاسلام ہیں اور ان کے شوہر ابوسلمہؓ غالباً ''گیارھویں اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ ام سلمہؓ نے سب سے پہلے اپنے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ' کے ساتھ ہجرت حبشہ کی اور پھر مکے میں واپس آ گئے۔ دوسری مرتبہ جب ابوسلمہ اور ام سلمہ اپنے بچے سلمہ (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ ہجرت مدنیہ کے لیے نکلے تو ابوسلمہؓ کے گھر والوں نے ان کے بچے سلمہ کو چھین لیا اور کہا کہ تم جہاں چاہو جا سکتے ہو مگر بچے کو جو ہمارے خاندان کا فرد ہے نہیں لے جا سکتے اسی طرح ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھرانے والوں نے ام سلمہؓ کو چھین لیا کہ ام سلمہؓ جو کہ ہمارے خاندان کی لڑکی ہے تم نہیں لے جا سکتے۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نہایت قوی الاسلام اور راسخ العزم تھے' بیوی اور بچے کے چھن جانے پر بھی انہوں نے سفر ہجرت ترک نہ کیا' خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں چل پڑے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مکے ہی میں رہیں' وہ ہر روز شام کو اس مقام پر آ کر بیٹھا کرتی تھیں' جہاں شوہر سے علیحدہ ہوئی تھیں۔ ایک سال تک برابر روتی رہیں۔ حتیٰ کہ سنگ دل عزیزوں کا دل بھی ان کے گریہ و آہ و فغاں پر نرما گیا۔ انہوں نے بچہ بھی دے دیا اور سفر کی اجازت بھی دے دی۔ یہ اللہ کی بندی تنہا مدینے کو چل پڑیں۔ عثمان بن طلحہ جو کلید بردار بیت الحرم تھے۔ گو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن ان کو ام سلمہؓ کی بے کسی اور تنہائی پر رحم آیا وہ ساتھ ہو گئے۔ حضرت ام سلمہ کو اونٹ پر سوار کراتے اور خود پیدل چلتے۔ منزل پر پہنچ کر ان سے دور جا کر ٹھہرتے۔ جب منزل بہ منزل مدینہ طیبہ کے قریب پہنچ گئے اور نخلستان مدینہ کے درخت نظر آنے لگے تو کہا: دیکھوں جس شہر میں تجھے جانا ہے وہ سامنے ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم آگے بڑھو، میں واپس جاتا ہوں''۔ یہ کہہ کر واپس چلے آئے۔ ام سلمہؓ پہلی عورت ہے جو ہجرت کر کے مدینے آئیں۔ ان کے پہلے شوہر بڑے شہسوار اور جذبہ جہاد سے سرشار تھے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور پھر جنگ احد میں زخمی ہوئے۔ زخموں سے جانبر نہ ہو سکے اور جمادیٰ لاخری ۳ھ میں انہوں نے شہادت کی موت پائی مرتے وقت ان کی زبان پر تھا۔ اللہ میرے کنبہ کی اچھی نگہداشت کرنا۔ بوقت شہادت چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے۔ نبی ﷺ کو جو محبت اور قرابت ابوسلمہؓ سے تھی ان کا خیال کرتے ہوئے نیز ام سلمہؓ نے اسلام کے لیے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کرتے ہوئے جن سخت آزمائشوں کو پورا کیا تھا۔ ان سب امور پر خیال کرتے ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہؓ سے نکاح کر لیا۔ اور یہ ام سلمہ سے ام المومنین رضی اللہ عنہا بن گئیں۔

(رحمتہ لعالمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۸

ابوجہل، ابوسفیان اور اخنس بن شریق کا دیوار سے لگ کر قرآن مجید سننا

ابوجہل کے بارے کہا گیا ہے کہ وہ رات کو چھپ کر حضرت ﷺ کی قرأت سننے کے لیے آیا۔ اسی طرح ابوسفیان ابن صخر اور اخنس بن شریق بھی۔ ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی۔ صبح تک تینوں چھپ کر حضرت ؐ سے قرآن سنتے رہے۔ دن کا اجالا ہونے لگا تو واپسی میں ایک سنگھم پر تینوں کی ملاقات ہوگئی۔ ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کیسے آئے تھے (جب بات کھلی) تو اب سب نے آپس میں یہ معاہدہ کیا کہ ہم کو قرآن سننے کے لیے نہیں آنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں دیکھ کر قریش کے نوجوان بھی آنے لگیں اور آزمائش میں پڑ جائیں۔ جب دوسری رات آئی تو ہر ایک نے یہی گمان کیا کہ وہ دونوں تو نہیں آئے ہوں گے چلو قرآن سن لیں۔ غرض یہ کہ صبح کے قریب پھر تینوں کا سنگھم ہوا اور خلاف معاہدہ ہونے پر ہر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور دوبارہ معاہدہ کر لیا کہ اب کے نہ جائیں گے۔ (سبحان اللہ! قرآن اور وہ بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان سے بھلا ان کو کب سونے دیتا تھا۔) اور جب تیسری رات آئی تو پھر تینوں حضرت ﷺ کی مجلس میں گئے پھر صبح کے وقت معاہدہ کر لیا کہ آئندہ سے تو ہرگز نہیں آئیں گے۔ اب اخنس بن شریق، ابوسفیان بن حرب کے پاس آیا اور کہنے لگا:

اے ابوحنظلہ! تمہاری کیا رائے ہے؟ تم نے محمد (ﷺ سے) جو قرآن سنا، اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

ابوسفیان کہنے لگا: اے ثعلبہ! خدا کی قسم میں نے جو باتیں سنی ہیں، ان کو خوب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہچانتا ہوں اور اس کا جو مطلب ہے اس کو بھی جانتا ہوں لیکن بعض ایسی باتیں سنی ہیں جن مقصد اور معنی نہ سمجھ سکا تو اخنس نے کہا: خدا کی قسم میری بھی یہی حالت ہے۔ پھر اخنس وہاں سے چل کر ابو جہل کے پاس آیا اور کہنے لگا:: اے ابوالحکم! محمدؐ سے جو کچھ سنا تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اور تم نے کیا سنا؟ تو ابوجہل نے کہا: کہ ہم اور بنو عبد مناف مقام شرف کے حاصل کرنے میں ہمیشہ دست و گریباں رہے ہیں۔ انہوں نے دعوتیں کیں تو ہم نے بھی کیں۔ انہوں نے خیر و سخاوت کی تو ہم نے بھی کی۔ حتی کہ ہم تو پاؤں جوڑے بیٹھے رہے اور وہ کہنے لگے کہ ہمارے پاس خدا کا ایک پیغمبر ہے۔ اس پر آسمان سے وحی اترتی ہے تو اب ہم یہ بات کہاں سے لائیں۔ خدا کی قسم ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے اور اس کی پیغمبری کی تصدیق نہیں کریں گے۔ اخنس یہ سن کر چلا گیا۔ افسوس کہ حق کو حق سمجھ کر بھی ایمان نہ لائے اور یوں ہی جھوٹی چودھراہٹ کے تحفظ میں جہنم کی آگ کا سودا کر بیٹھے۔ ان میں ابوسفیان کا اسلام ثابت ہے۔

(تفسیر ابن کثیر)

اُسید رضی اللہ عنہ کا گھوڑا فرشتوں کو دیکھ کر بدکنے لگا

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کو سورۃ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ ان کا گھوڑا جوان کے پاس ہی بندھا ہوا تھا' اس نے اچھلنا کودنا بدکنا شروع کر دیا۔ آپ نے قرات چھوڑ دی۔ گھوڑا بھی سیدھا ہو گیا۔ آپ نے پھر پڑھنا شروع کیا۔ گھوڑے نے پھر بدکنا شروع کیا۔ آپ نے پھر پڑھنا موقوف کیا۔ گھوڑا بھی ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔ تیسری مرتبہ بھی یہ ہوا۔ چونکہ ان کے صاحبزادے یحیٰی گھوڑے کے پاس ہی لیٹے ہوئے تھے۔ اس لیے ڈر معلوم ہوا کہ کہیں بچے کو چوٹ نہ آ جائے۔ قرآن کا پڑھنا بند کر کے اسے اٹھا لیا۔ آسمان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف دیکھا کہ جانور کے بدکنے کی کیا وجہ ہے؟ صبح حضور ﷺ کی خدمت میں آ کر واقعہ بیان کرنے لگے۔ آپؐ سنتے جاتے اور فرماتے جاتے...... اسیدؓ پڑھتے چلے جاؤ۔ حضرت اسیدؓ نے کہا: حضور تیسری مرتبہ کے بعد تو یحییٰ کی وجہ سے میں نے پڑھنا بالکل بند کر دیا۔ اب جو نگاہ اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی چیز سایہ دار ابر کی طرح کی ہے اور اس میں چراغوں کی طرح روشنی ہے۔ بس میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اوپر اٹھ گئی۔ آپؐ نے فرمایا: جانتے ہو یہ کیا چیز تھی' یہ فرشتے تھے۔ جو تمہاری آواز کو سن کر قریب آ گئے تھے۔ اگر تم پڑھنا موقوف نہ کرتے تو وہ صبح تک یونہی رہتے اور ہر شخص انہیں دیکھ لیتا۔ کسی سے نہ چھپتے۔ (بخاری)

ایک صحابیؓ کے نکاح کا ایمان افروز واقعہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول ﷺ کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی کہ حضورؐ میں نے اپنے آپ کو آپ کے حوالے کر دیا' جو آپؐ میرے متعلق فیصلہ فرمائیں گے مجھے منظور ہے آپؐ نے اسے دیکھ کر سر جھکا لیا۔ وہ عورت وہیں بیٹھ گئی ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: حضورؐ! اگر آپ کو ضرورت نہیں تو میرا ہی اس سے نکاح کروا دیجئے۔ آپ نے فرمایا: تیرے پاس مہر دینے کے لیے کچھ ہے؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! حضورؐ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو اپنے عزیزوں کے پاس جا کر کچھ لے آؤ۔ وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: خدا کی قسم یا رسولؐ اللہ! مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ آپؐ نے فرمایا: اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے وہ لے آ۔ وہ گیا پھر لوٹ کر آیا' کہنے لگا: خدا کی قسم حضور لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے البتہ میری یہ لنگی حاضر ہے چادر نہیں تھی۔ آدھی لنگی اس کو دے دوں گا۔ آپؐ نے فرمایا: بھلا اس لنگی سے کیا ہو سکتا ہے؟ اگر تو پہنے گا تو عورت پر کچھ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا اور اگر عورت لے گی تو تیری پاس کچھ نہیں رہے گا۔ یہ سن کر وہ (مسکین صحابیؓ) مایوس ہو کر بیٹھ گیا۔ بہت دیر تک بیٹھا رہا۔ پھر کچھ دیر کے بعد اٹھا اور چل دیا۔ آپؐ نے دیکھا کہ وہ پیٹھ موڑ کر چل دیا تو فرمایا اس کو بلاؤ۔ وہ بلایا گیا۔ جب حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا تمہیں قرآن کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں۔ اس نے عرض کیا حضورؐ! فلاں بھی اور فلاں بھی۔ اب شروع ہوئے اور سورتوں کے نام ایک ایک کر کے گنوانے لگے۔ آپؐ نے فرمایا: جا اس قرآن کے بدلے میں نے اس عورت کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا جا جا کر اس کو قرآن سکھا دینا۔ (بخاری شریف)

ایک باعصمت لڑکی اور کفل کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی بار یہ سنا آپؐ فرماتے کہ بنی اسرائیل میں کفل نامی ایک شخص تھا جو ہمیشہ رات دن برائی میں پھنسا رہتا تھا۔ کوئی سیاہ کاری ایسی نہ تھی۔ جو اس سے چھوٹی ہو۔ نفس کی کوئی ایسی خواہش نہ تھی جو اس نے پوری نہ کی ہو۔ ایک مرتبہ اس نے ایک عورت کو ساٹھ دینار دے کر زنا کاری کے لیے آمادہ کیا۔ جب وہ تنہائی میں برے کام کے ارادے پر مستعد ہوا تو وہ نیک بخت بید لرزاں کی طرح تھرانے لگتی ہے۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتی ہیں۔ چہرے کا رنگ فق پڑ جاتا ہے' رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کلیجہ بانسوں اچھلنے لگتا ہے' کفل حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ اس ڈر' خوف' دہشت اور وحشت کی کیا وجہ ہے؟

پاک باطن' شریف النفس' باعصمت لڑکی اپنی لڑکھڑاتی زبان سے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیتی ہے۔ مجھے خدا کے عذابوں کا خیال ہے اس زبوں کام کو ہمارے پیدا کرنے والے خدا نے حرام کر دیا ہے۔ یہ فعل بد ہمیں ہمارے مالک ذوالجلال کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے ذلیل اور رسوا کرے گا۔ منعم حقیقی محسن قدیمی کی یہ نمک حرامی ہے۔ واللہ! میں نے کبھی بھی خدا کی نافرمانی پر جرات نہ کی۔ ہائے حاجت اور فقر و فاقہ' کم صبری اور بے استقلالی نے یہ روز بد دکھایا کہ جس کی لونڈی ہوں اس کے سامنے اس کے دیکھتے ہوئے اس کی نافرمانی کرنے پر آمادہ ہو کر اپنی عصمت بیچنے اور اچھوت دامن پر دھبہ لگانے پر تیار ہو گئی۔ لیکن اے کفل! بخدائے لایزال' خوف خداوندی مجھے گھلائے جا رہا ہے۔ اس کے عذابوں کو کھٹکا کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔ ہائے آج کا دو گھڑی کا لطف صدیوں خون تھکوائے گا اور عذاب الٰہی کا لقمہ بنوائے گا۔ اے کفل! خدا کے لیے اس بدکاری سے باز آ۔ اور اپنی اور میری جان پر رحم کر۔ آخر خدا کو منہ دکھانا ہے۔

اس نیک نہاد اور پاک باطن اور عصمت ماب خاتون کی پر اثر اور بے لوث مخلصانہ سچی تقریر اور خیر صوابی نے کفل پر گہرا اثر ڈالا اور چونکہ جو بات سچی ہوتی ہے دل ہی میں اپنا گھر کرتی ہے۔ ندامت اور شرمندگی ہر طرف سے گھیر لیتی ہے۔ اور عذاب الٰہی کی خوف ناک شکلیں ایک دم آنکھوں کے سامنے آ کر ہر طرف سے حتی کہ در و دیوار سے دکھائی دینے لگتی ہے۔ جسم بے جان ہو جاتا ہے۔ قدم بھاری ہو جاتے ہیں۔ دل تھرا جاتے ہیں سو ایسا ہی کفل کو معلوم ہوا۔ وہ اپنے انجام پر غور کر کے اپنی سیاہ کاریاں یاد کر کے رو دیا اور کہنے لگا۔ اے پاکباز عورت! تو محض ایک گناہ وہ بھی ناکردہ پر اس قدر کبریائے ذوالجلال سے لرزاں و ترساں ہے۔ ہائے میری تو ساری عمر اپنی بدکاریوں اور سیاہ اعمالیوں میں بسر ہو گئی میں نے اپنے منہ کی طرح اپنے اعمال نامے کو بھی سیاہ کر لیا۔ خوف خدا کبھی پاس بھی نہ پھٹکنے دیا۔ عذاب الٰہی کی کبھی بھولے سے بھی پرواہ نہ کی۔ ہائے میرا مالک مجھ سے غصے ہو گا۔ اس کے عذاب کے فرشتے میری تاک میں ہوں گے۔ جہنم کی غیظ و غضب اور قہر آلودہ نگاہیں میری طرف ہوں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری قبر کے سانپ بچھو میرے انتظار میں ہوں گے۔ مجھے تو تیری نسبت زیادہ ڈرنا چاہیے۔ نہ جانے میدان محشر میں میرا کیا حال ہوگا۔ اے بزرگ عورت گواہ رہ۔ میں آج سے تیرے سامنے سچے دل سے توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ رب کی ناراضگی کا کوئی کام نہ کروں گا۔ خدا کی نافرمانیوں کے پاس نہ پھٹکوں گا۔ میں نے وہ رقم تمہیں اللہ کے واسطے دی اور میں اپنے ناپاک ارادے سے ہمیشہ کے لیے باز آیا۔ پھر بعد گریہ زاری کے جناب باری تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتا ہے۔ اور رورو کر اعمال کی سیاہی دھوتا ہے۔ دامن امید پھیلا کر دست دعا دراز کرتا ہے کہ یا الٰہ العالمین میری سرکشی سے درگزر فرما۔ مجھے اپنے دامن عفو میں چھپالے۔ میرے گناہوں سے چشم پوشی کر مجھے اپنے عذابوں سے آزاد کر۔ حضور ﷺ فرماتے ہی کہ اسی رات کفل کا انتقال ہوگیا۔ صبح کو لوگ دیکھتے ہیں۔ اس کے دروازے پر قدرتاً ''لکھا ہوا ہے۔ ان اللہ قد غفر الکفل۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے کفل کے گناہ معاف کردیئے۔ (ترمذی)

رب کی خاطر اپنی محبوبہ کو چھوڑنے والا

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک صحابیؓ جن کا نام مرثد بن ابومرثد رضی اللہ عنہ تھا۔ یہ مکہ سے مسلمان قیدیوں کو اٹھا کر لایا کرتے تھے اور مدینے پہنچادیا کرتے تھے۔ عناق نامی ایک بدکار عورت مکہ میں رہا کرتی تھی۔ جاہلیت کے زمانہ میں ان کا اس عورت سے تعلق تھا۔ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک قیدی کو لانے کے لیے مکہ شریف گیا۔ ایک باغ کی دیوار کے نیچے میں پہنچ گیا رات کا وقت تھا چاند اپنے حسن سے جہان کو منور کر رہا تھا اتفاق سے عناق آ پہنچی اور مجھے دیکھ لیا' بلکہ پہچان بھی لیا۔ اور آواز دے کر کہا: کیا تو مرثد ہے؟ میں نے کہا: مرثد ہوں۔ اس نے بڑی خوشی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کی اور مجھ سے کہنے لگی۔ چلو رات میرے پاس گزارنا۔ میں نے کہا: عناق اللہ تعالیٰ نے زنا کاری حرام کر دی ہے۔ جب وہ مایوس ہو گئی تو اس نے مجھے پکڑوانے کے لیے شور مچانا شروع کیا اور آواز دی اے خیمے والوں ہوشیار ہو جاؤ۔ دیکھو چور آ گیا ہے یہی ہے جو تمہارے قیدیوں کو چرایا کرتا ہے۔ لوگ جاگ اٹھے اور آٹھ آدمی مجھے پکڑنے کے لیے میرے پیچھے دوڑے۔ میں مٹھیاں بند کر کے خندق کے راستے بھاگا اور ایک غار میں جا چھپا۔ یہ لوگ میرے پیچھے ہی پیچھے غار پر آ پہنچے لیکن میں انہیں نہ ملا۔ یہ وہیں پیشاب کرنے کو بیٹھے واللہ! ان کا پیشاب میرے سر پہ آ رہا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا کر دیا۔ ان کی نگاہیں مجھ پر نہ پڑیں۔ ادھر ادھر ڈھونڈ کر واپس چلے گئے۔ میں نے کچھ دیر گزار کر جب یہ یقین کر لیا کہ وہ پھر سو گئے ہوں گے تو یہاں سے نکلا۔ پھر مکہ کی راہ لی اور وہیں پہنچ کر اس مسلمان قیدی کو اپنی کمر پر چڑھایا اور وہاں سے لے بھاگا۔ چونکہ وہ بھاری بدن کے تھے میں جب اذخر میں پہنچا تو تھک گیا۔ میں نے انہیں کمر سے اتار کر ان کے بندھن کھول دیئے اور آزاد کر دیا۔ اب اٹھاتا چلاتا مدینے پہنچ گیا۔ چونکہ عناق کی محبت میرے دل میں تھی میں نے رسول اللہ سے اجازت چاہی کہ میں اس سے نکاح کر لوں۔ آپؐ خاموش ہو رہے۔ میں نے دوبارہ یہی سوال کیا' پھر بھی آپ خاموش رہے اور یہ آیت اتری:

''زانی۔ زانیہ یا مشرکہ ہی سے نکاح کرے۔ عورت زانیہ ہے زانی یا مشرک ہی سے نکاح کرے۔ اور مسلمانوں پر یہ نکاح حرام ہے۔

تو حضورؐ نے فرمایا اے مرثدؓ! زانیہ سے نکاح زانی یا مشرک ہی کرتا ہے۔ تو اس سے نکاح کا ارادہ چھوڑ دے۔ (ترمذی شریف)

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نوجوان خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور زنا کی اجازت مانگی

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں ایک واقعہ نقل کیا ہے‘ جس کے راوی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کا بیان ہے ک ایک نوجوان خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور اس نے درخواست کی یا رسول اللہ! مجھے زنا کی اجازت دی جائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی گستاخی بہت بری معلوم ہوئی۔ چنانچہ اس کو سب نے ڈانٹا اور اس کے سوال پر نفرت کا اظہار کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جوان سے فرمایا: قریب آ جاؤ‘ وہ قریب آ گیا۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا۔ اب آپؐ نے اس کو سمجھانے کے لیے سوال و جواب شروع کر دیئے۔

آنحضرت: کیا تم اس (زنا) کو اپنی ماں کے لیے پسند کرتے ہو؟

نوجوان: نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت: دوسرے لوگ بھی اس برائی کو اپنی ماں کے لیے پسند نہیں کرتے۔ اور پوچھا: اس (زنا) کو تم اپنی لڑکی کے حق میں اچھا جانتے ہو؟

نوجوان: میں آپؐ پر نثار ہوں‘ نہیں یا رسول اللہ۔

آنحضرتؐ: دوسرے لوگ بھی اس بدکاری کو اپنی لڑکیوں کے لیے اچھا نہیں جانتے۔ پھر پوچھا: اس برے کام (زنا) کو اپنی بہنوں کے حق میں برداشت کر سکتے ہو؟

نوجوان: ہرگز نہیں یا رسول اللہ۔

آنحضرتؐ: دوسرے لوگ بھی اس گندگی کو اپنی بہنوں کے حق میں برداشت نہیں کر سکتے۔ پھر سوال کیا: اچھا تم اس برے کام (زنا) کو اپنی پھوپھی کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند کرو گے؟

نوجوان: نہیں یارسول اللہ۔

آنحضرتؐ: دوسرے لوگ بھی اسی طرح اپنی پھوپھی کے لیے زنا کاری پسند نہیں کرتے۔ پھر فرمایا: یہ بتاؤ تم زنا کو اپنی خالہ کے ساتھ گوارا کرلو گے۔

نوجوان: نہیں یارسول اللہ۔

آنحضرتؐ: دوسرے لوگ بھی زنا کو اپنی خالہ کے ساتھ گوارا نہیں کرتے۔ اس طرح اس مسئلہ کو جب اس کے ذہن نشین کر چکے' تو آپؐ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا اور دعا فرمائی۔

''اے اللہ اس کے گناہ معاف کر دے۔ اس کا دل پاک فرما دے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما''۔

راوی کا بیان ہے کہ اس تقریر اور دعائے نبویؐ کا یہ اثر ہوا کہ اس آدمی کو کبھی بھی اس کے بعد زنا کا خیال تک نہ گزرا۔ بات بھی کتنے پتہ کی بیان فرمائی۔ غور کیجئے: کوئی ایسی عورت ہے جو کسی کی ماں' بہن نہ ہو۔ پھوپھی نہ ہو' خالہ نہ ہو؟ پھر یہ کیا انسانیت ہے کہ کسی ماں' بہن' بڑی اور پھوپھی وغیرہ سے ناجائز ہم بستری کی جائے۔

دس صحابہؓ کا واقعہ جو رہبانیت کے لیے تیار ہو گئے

نبی کریم ﷺ ایک وقت تذکیر و تنبیہہ کر کے اٹھے اور صرف عذاب الٰہی سے خوف دلاتے رہے تو اصحاب نبی ﷺ میں سے دس آدمیوں نے کہا جن میں علی رضی اللہ عنہ بھی تھے' عثمان بن مظعون بھی تھے۔ کہنے لگے: اگر انصاری اور رہبان اپنے اوپر عیش و راحت حرام کر سکتے ہیں تو ہم کو ان سے بھی زیادہ اس کا حق ہے۔ چنانچہ بعض نے گوشت اپنے اوپر حرام کرلیا۔ بعض نے نیند اور بعض نے عورتوں کو حرام کرلیا' چنانچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مظعون رضی اللہ عنہ نے عورت کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا۔ نہ یہ اہلیہ کے پاس جاتے اور نہ اہلیہ ان کے پاس آ سکتی۔ اب ان کی عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے حولہ! یہ تجھے کیا ہوگیا؟ چہرے کا رنگ فق ہے۔ نہ کنگھی چوٹی ہے نہ تیل عطر؟ تو اس نے کہا کنگھی کرکے تیل وعطر لگا کے کیا کروں؟ میرا شوہر نہ مجھ پر آ گرتا ہے۔ نہ ذرا سا کپڑا تک میرا اٹھاتا ہے۔ سب کے سب اس کی بات سن کر ہنس پڑے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا: سب کیوں ہنس رہی ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ! حولہ ایسا ایسا کہہ رہی ہے' تو آپؐ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہا یہ تو نے کیا کیا؟ عرض کی حضورؐ! میں نے یہ عیش خدا کے لیے چھوڑ دی ہے تاکہ عبادت کے لیے بالکل خاص رہوں بلکہ میرا تو ارادہ ہے کہ میں اپنے آپ کو مردانہ صفات ہی سے محروم کرلوں۔ تو حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ کو خدا کی قسم ہے ہرگز ایسا نہ کرنا۔ فوراً "گھر جا اور بیوی سے مل۔ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! میرا روزہ ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا: روزہ توڑ دے۔ انہوں نے حکم کی پوری تعمیل کی۔ اب جو حولہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو کنگھی کی ہوئی' سرمہ اور عطر لگائے ہوئے تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہنس کر پوچھا: حولہ! کیا ہوا؟ کہنے لگی: کل وہ آیا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر)

جریج کا واقعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بنی اسرائیل کا ایک عابد (جس کا نام جریج تھا) اس نے عبادت کے لیے ایک معبد خانہ تعمیر کیا ہوا تھا ایک دن وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ نے آ کر اس کو آواز دی۔ اے جریج مجھ سے کلام کرو مگر جریج نماز پڑھتا رہا اور دل ہی دل میں سوچا کہ اے اللہ!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ایک طرف) میری نماز اور دوسری طرف والدہ ہے اب کیا کروں؟ نماز پڑھتا رہوں یا والدہ کی سنوں؟ (پھر وہ نماز میں ہی مصروف رہا) والدہ نے جب دیکھا کہ جریج تو نماز میں لگا ہے میری طرف تو متوجہ ہی نہیں ہو رہا وہ چلی گئی۔ جب دوسرا دن ہوا تو پھر آئی۔ اتفاق سے اب بھی وہی معاملہ بنا تو وہ لوٹ گئی۔ تیسرے دن بھی آئی تو اب بھی جریج کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اس نے آواز دے کر بلایا مگر جریج متوجہ نہ ہوا۔ وہ ناراض ہو کر چلی گئی اور غصہ میں آ کر بددعا دے دی کہ اے جریج تمہیں اس وقت تک موت نہ آئے جب تک تم کسی بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لو۔ اور اس کی تکمیل یوں ہوئی ایک دن جریج عبادت میں مصروف تھا کہ ان کی قوم میں سے ایک بری عورت اس کے پاس آئی اور اپنے ساتھ زنا کروانے کا جریج سے کہا مگر اس نے انکار کر دیا اور وہ چلی گئی اور ایک چرواہے سے جا کر اپنی خواہش کی تکمیل کروالی جس سے وہ حاملہ ہو گئی تو پھر جب اس نے بچہ جنا تو قوم نے پوچھا یہ کس کا ہے اس نے جریج کا نام لگا دیا۔ لوگوں نے غصے میں آ کر اس عابد کو بہت مارا اور اس کا عبادت خانہ بھی گرا دیا۔ جریج نے پوچھا' بھائیوں کیا بات ہے؟ تم مجھے کیوں مار رہے ہو؟ انہوں نے کہا تم نے اس عورت کے ساتھ بدفعلی کی ہے اور اس نے بچہ جنا ہے' جریج نے کہا اس بچے کو میرے پاس لاؤ' لوگ لے آئے جریج نے اللہ سے دعا کی پھر اس نے بچے کے پیٹ کو ہاتھ سے ٹھونکا اور پوچھا: یا غلام! اے بچے! من ابوک؟ تیرا باپ کون ہے؟ اللہ نے اس بچے کو قوت گویائی بخشی' وہ بولا: ''ابی فلان الراعی'' میرا باپ فلاں بکریوں کا چرواہا ہے۔ جریج کی یہ کرامت دیکھ کر لوگ بہت شرمندہ ہوئے اور جریج سے معافی مانگی۔ پھر دریافت کیا کہ اب بتاؤ تمہارا معبد خانہ سونے کا یا چاندی کا بنا دیں۔ اس نے کہا نہیں بس مٹی کا ہی بنادو۔ (صحیح مسلم)

اس واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اور ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بددعا سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ (یہ بھی یاد رہے کہ اگر والدین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی یا شرک کرنے کا حکم کریں تو پھر ان کی نافرمانی جائز ہے۔ (مسلم)

برصیصا کا واقعہ

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے معالم التنزیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عطاء وغیرہ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جس کا نام برصیصا تھا وہ ستر (۷۰) سال سے خدا کی عبادت کر رہا تھا۔ نماز پڑھنے کے لیے اپنے حجرے میں داخل ہوتا تو دس دن کے بعد باہر نکلتا، روزہ رکھتا تو دس دن کے بعد افطار کرتا۔ شیطان لعین نے اس کو گمراہ کرنا چاہا۔ کئی داؤ پیچ کیے لیکن وہ گمراہ نہ ہو سکا۔ آخر اس بڑے شیطان نے سب شیطانوں کی میٹنگ بلائی اور کہنے لگا کیا تم میں سے کوئی مرد میدان ہے کہ جو عابد برصیصا کو گمراہ کرے اور اس کو کافر کر کے مارے۔ ایک شیطان جس کا نام ابیض تھا، اس نے کہا اس کو گمراہ کرنا ایک معمولی بات ہے۔ اس نے گمراہ کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا اور وہاں سے رخصت ہوا اور عابد برصیصا کے پاس جا کر تھوڑے ہی فاصلے پر اپنا ڈیرہ جمایا اور ریاکارانہ طور پر عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اور چالیس دن کے بعد نماز اور روزہ سے فارغ ہوتا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ راہب برصیصا کو اس ابیض شیطان نے بڑی محبت کے لہجہ سے بلایا لیکن برصیصا نے کوئی جواب نہ دیا۔ برصیصا نے دس دن کے بعد نماز و روزہ سے فارغ ہو کر باہر نکل کر دیکھا تو وہ شیطان ابیض ہمہ تن عبادت میں مشغول تھا۔ اس کے دل میں اپنے ہم جنس ہونے کے خیال سے رحم آیا اور اس کے ساتھ گفتگو کرنے لگا اور کہنے لگا بھائی معاف فرمانا میں عبادت میں مشغول تھا۔ اس لیے جواب نہیں دے سکا۔ اب فرمایئے آپ کی خواہش کیا ہے؟ اس نے کہا میں آپ کے حجرہ میں آپ کے ساتھ مل کر عبادت کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہوں۔اس عابد برصیصا نے کہا یہ ناممکن ہے۔آپ میرے حجرہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔آخر کار برصیصا اپنے حجرہ میں داخل ہو کر عبادت میں مشغول ہو گیا۔اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دی۔اس کے بعد ابیض شیطان نے بھی چالیس روز عبادت میں گزار دیئے عابد برصیصا دس دن کے بعد نماز روزہ سے فارغ ہو کر باہر نکلا تو دیکھا تو وہ شیطان ابیض ہمہ تن عبادت میں مصروف ہے تو اس کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ میں نے ایسے عبادت گزار کو کیوں جواب دیا۔عرب کا مقولہ ہے کہ ''الجنس یمیل الی الجنس'' کہ جنس جنس کی طرف میلان کرتی ہے۔

آخر کار اس نے ہم جنس ہونے کی وجہ سے اپنے حجرہ میں عبادت کرنے کی اجازت دے دی اور دونوں ایک برس تک عبادت میں مشغول رہے۔آخر عابد برصیصا نے یہ اعتراف کیا کہ آپ عبادت میں مجھ سے بڑھ کر ہیں اور تواضع اور فروتنی اختیار کی انہوں نے بڑی ریاضت کی ہے یہ رب کے بہت قریب ہیں۔افسوس ہے کہ کوئی آج تحقیق نہیں کرتا کہ جس کو ہم ولی سمجھتے ہیں کہیں یہ شیطان ہی نہ ہو یا اس کا نمائندہ۔آج کل ایسے لوگوں کی بہتات ہے۔ان سے بچنا بہت ضروری ہے جس طرح جہلا آج کل جاہل پیروں کو بڑا رتبہ دیتے ہیں کہ یہ بڑے پہنچے ہوئے ہیں۔خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں آخر کار ابیض شیطان نے کہا کہ اب میں ایک اور دوست (یا اپنے ہم مسلک کی طرف جا رہا ہوں) یا میرے پیرومرشد کا امر ہی اتنا تھا۔جتنا میں یہاں رہ چکا ہوں۔عابد برصیصا نے کہا کہ اب میرا دل آپ کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا۔اکٹھا رہنے اور مل کر عبادت کرنے میں بڑا لطف آتا تھا۔بہتر ہے کہ آپ یہاں سے نہ جائیں۔اس نے کہا اب میں نہیں رہ سکتا آپ تھوڑی عبادت کرتے ہیں میں نے جیسے سنا تھا ویسا نہیں دیکھا۔اب میں آپ کو جاتے وقت تاکیداً ''عرض کرتا ہوں کہ محض عبادت میں مشغول رہنا اور لوگوں کو نفع نہ پہنچانا یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی بڑی نیکی نہیں حالانکہ (خیر الناس من ینفع الناس)۔ ''لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے''۔ میں آپ کو ایک وظیفہ بتلاتا ہوں جو بیمار آپ کے پاس آئے اس وظیفہ کو پڑھ کر لوگوں پر دم کریں۔ بیمار فوراً ''اچھے ہو جائیں گے۔ اب وہ وہاں سے رخصت ہوا اور لوگوں کے گلے گھونٹنے لگا اور برصیصا کا نام لیتا کہ اس کے پاس جاؤ تم کو آرام ہو جائے گا۔ ورنہ اسی بیماری میں مبتلا رہو گے لوگ برصیصا کے پاس جاتے تو آرام ہو جاتا۔ آخر کار اس نے ایک شہزادی کا جا کر گلا گھونٹا۔ وہ شہزادی بہت خوبصورت تھی اس کے تین حقیقی بھائی موجود تھے اور باپ فوت ہو چکا تھا جو اپنے زمانہ کا بادشاہ تھا۔ اور اب حکومت کی باگ ڈوران کے چچا کے ہاتھ تھی اور شہزادی کے بھائیوں نے بڑے علاج کرائے۔ لیکن شہزادی کو کوئی فائدہ نہ ہوا اور جھاڑ پھونک کرنے والے بہت آئے لیکن روز بروز مرض بڑھتا گیا۔ دم وغیرہ سے کوئی آرام نہ آیا۔ آخر وہ ابیض شیطان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا برصیصا ولی کے پاس اس کو لے جاؤ اور اس سے دم کراؤ بالکل ٹھیک ہو جائے گی ورنہ اسی حالت میں رہے گی۔ ادھر عابد برصیصا لوگوں کے آنے جانے سے بڑی پرہیز کرتا تھا اور مخلوقات سے نفرت کرتا تھا لیکن لوگوں کی آمد و رفت شروع ہوئی اور ابیض شیطان نے اپنے بڑے شیطان کو مبارک باد دی کہ میں نے برصیصا کو گمراہ کر دیا ہے۔ آخر ایک دن وہ اس بیمار شہزادی کو برصیصا کے پاس لائے اور اس سے دم کرایا۔ وہ تندرست ہوگئی۔ بڑے عرصہ کے بعد شیطان نے اس کا پھر گلا گھونٹا تو شیطان ابیض نے ان کو کہا کہ اس کو ولی برصیصا کے پاس لے جاؤ تو تندرست ہوگی ورنہ نہیں پھر شہزادی کو برصیصا کے پاس لائے وہ تندرست ہوگئی۔ چند دنوں کے بعد پھر شیطان نے گلا گھونٹا اور انسانی شکل بن کر پھر اس نے مشورہ دیا کہ اس کو برصیصا کے پاس لے جاؤ اور دم کراؤ تو صحت یاب ہوگی ورنہ نہیں اور مشورہ دیا کہ بہتر یہ کہ ولی کے حجرہ کے پاس ایک عمدہ کمرہ بناؤ اور شہزادی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ذہن ٹھہراؤ' وہ کمرہ بنانے سے انکار کرے تو تم ضرور بناؤ۔ ورنہ شہزادی کی یہی حالت رہے گی۔ آخران کے پاس حکومت تھی۔ انہوں نے وہاں ایک کمرہ بنا دیا اور شہزادی کو وہاں چھوڑ دیا۔ دس دن آرام رہتا اور عابد دس دن کے بعد اپنے معمول پر اترتا اور دم کرتا اور دس دن آرام رہتا۔ پھر دس دن کے بعد وہی حالت عود کرتی۔ آخر ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ عابد برصیصا کی نظر شہزادی پر جا پڑی۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔ شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ کیسی خوبصورت عورت ہے اس کا مزا اڑاؤ۔ پھر توبہ کر لینا خدا کی مغفرت وسیع ہے آخر ولی نے اس کا وسوسہ قبول کر لیا اور اس شہزادی سے اس نے مزا اڑایا اور پھر مسلسل مزا اڑاتا رہا حتیٰ کہ اس شہزادی کو حمل ٹھہرا۔ پھر شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ اب اس کو قتل کر کے کہیں جنگل میں دفن کر دو۔ ورنہ تمہاری تمام شہروں اور دیہاتوں میں یہ خبر پھیل جائے گی کہ برصیصا ولی نے ایک عورت کو حمل کر دیا ہے۔ بڑی رسوائی ہوگی۔ اب اس ولی نے اس شیطان کا وسوسہ قبول کر کے اس کو قتل کر دیا اور کہیں جنگل میں کسی پہاڑ کے دامن میں اس کو دفن کر دیا۔ اب ابیض شیطان اس شہزادی کے تینوں بھائیوں کو خواب میں ملا اور کہا کہ آپ کی بہن کے ساتھ برصیصا نے بدفعلی کر کے اور اس کے قتل کر کے کہیں جنگل میں دفن کر دیا ہے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے یہ خواب آیا ہے۔ آخر وہ عابد کے پاس آئے اور شہزادی کے متعلق پوچھا کہ وہ کہاں گئی؟ عابد نے کہا: اس کو جن اٹھا کر لے گیا۔ انہوں نے تسلیم کر لیا اور شرمندہ ہوئے کہ ہم نے بے گناہ ولی پر تہمت لگائی ہے۔ انہوں نے تسلیم کر لیا اور شرمندہ ہوئے کہ ہم نے بے گناہ ولی پر تہمت لگائی ہے۔ ادھر شیطان پھر دوبارہ شہزادی کے بھائیوں کو خواب میں ملا اور کہنے لگا کہ فلاں ویرانے اور فلاں پہاڑ کے پاس وہ مدفون ہے۔ پورا پتہ اور پوری نشاندہی کی۔ انہوں نے آن کر دیکھا تو سچ مچ قبر پہاڑ کے پاس ہے اور کپڑے کا ایک دامن جو شیطان نے دفن کرتے وقت باہر رکھا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نظر آرہا ہے اور قبر کی پوری تفتیش کی تو میت حاملہ نکلی۔ خبر پھیلنے پر پولیس نے راہب برصیصا کے حجرہ کو گرا دیا۔ اور خوب مارا پیٹا اور زنجیروں میں جکڑ کر عدالت کے روبرو پیش کیا یہاں شیطان نے برصیصا کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اب عدالت میں سچ سچ بولنا ~~جھوٹ نہ بولنا~~۔ جھوٹ نہ بولنا گناہ پر گناہ اچھا نہیں۔ چنانچہ عدالت عالیہ میں برصیصا نے سچ سچ واقعہ بیان کر دیا۔ عدالت نے پھانسی کا حکم صادر فرمایا اب وہ پھانسی کے تختے پر کھڑا ہوا تو ابیض شیطان عابد کی شکل بن کر سامنے آیا اور کہنے لگا تو نے تمام ولیوں اور بزرگوں کا بیڑا غرق کیا اور ان کی عزت خاک میں ملا دی۔ اور کہنے لگا میں وہی عابد ہوں جو تیرے پاس رہ چکا ہوں برصیصا نے کہا کہ اب کوئی بچنے کی صورت ہے یا نہیں اس نے کہا مجھے سجدہ کر تو میں تجھ کو بچا لوں گا۔ برصیصا نے اس کو سجدہ کیا تو وہ کہنے لگا میں عابد نہیں میں شیطان ہوں میرا مطلب و مقصد یہی تھا کہ میں تجھ کو کافر کر کے ماروں اب حکومت نے اس کو پھانسی دی اور وہ کافر ہو کر مر گیا۔ مقام عبرت ہے کہ اگر سجدہ بغیر اللہ نہ کرتا تو دوسرے گناہ اگر اللہ چاہتا تو معاف کر دیتا اگر شرک نہ کرتا تو معافی کی امید تھی۔ اب اس کا خاتمہ کفر پر ہوا اور جہنم رسید ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (تفسیر محمدی)

ابو ہریرہؓ نے تین چیخیں ماریں اور غش کھا کر منہ کے بل گر پڑے

ایک بار شقیا اصحی مدینہ آئے۔ دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: ''ابو ہریرہؓ''۔ چنانچہ یہ ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ اس وقت ابو ہریرہؓ لوگوں کے سامنے حدیث بیان کر رہے تھے۔ جب حدیث سنا چکے اور مجمع چھٹا تو انہوں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے، جس کو آپ نے ان سے سنا ہو، سمجھا ہو، جانا ہو، ابو ہریرہؓ نے کہا ایسی ہی حدیث بیان کروں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ یہ کہا اور چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو کہا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ نے اس گھر میں بیان فرمائی تھی اور اس وقت میرے اور آپ کے سوا کوئی تیسرا شخص نہ تھا' اتنا کہہ کر پھر زور سے چیخ ماری اور پھر بے ہوش ہو گئے۔ افاقہ ہوا تو منہ پر ہاتھ پھیر کر کہا: میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جو آنحضرت ﷺ نے اس گھر میں بیان فرمائی اور وہاں میرے اور آپ کے سوا کوئی نہ تھا۔ یہ کہا اور چیخ مار کر' غش کھا کر منہ کے بل گر پڑے۔ شفیا اصبحی نے تھام لیا۔ اور دیر تک سنبھالے رہے۔ ہوش آیا تو کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن جب خدا بندوں کے فیصلہ کے لیے اترے گا تو سب سے پہلے تین آدمی طلب کیے جائیں گے۔ عالم قرآن' راہ خدا میں مقتول اور دولت مند۔ پھر اللہ تعالیٰ عالم سے پوچھے گا کیا میں نے تجھے قرآن کی تعلیم نہیں دی؟ وہ کہے گا ہاں خدایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے اس پر کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا خدایا رات دن اسی کی تلاوت کرتا تھا۔ خدا فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو اس لیے تلاوت کرتا کہ لوگ تجھے قاری کا خطاب دیں چنانچہ خطاب دے دیا گیا۔ پھر دولت مند سے سوال کرے گا: ''میں نے تجھ کو غنی کر کے لوگوں کی احتیاج سے بے نیاز کر دیا تھا''؟ وہ کہے گا: ہاں خدایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ اس سے تیرا مقصد یہ تھا کہ تو فیاض اور سخی کہلائے اور لوگوں نے کہا۔ پھر وہ جس کو راہ خدا میں اپنی جان دینے کا دعویٰ تھا' پیش کیا جائے گا۔ اس سے سوال ہوگا: تو کیوں مارڈالا؟ وہ کہے گا تو نے اپنی راہ میں جہاد کا حکم دیا' میں تیری راہ میں لڑا اور مارا گیا۔ خدا فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ تو چاہتا تھا کہ دنیا میں جری اور بہادر کہلائے تو یہ کہا جا چکا یہ حدیث بیان کر کے رسول اللہ ﷺ نے میرے زانوؤں پر ہاتھ مار کر فرمایا: ابو ہریرہؓ سب سے پہلے ان ہی تینوں سے جہنم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی آگ بھڑکائی جائے گی۔(ترمذی)

بغداد کا سعدون

یحییٰ بن ایوب بیان کرتے ہیں کہ خراسان کے دروازے پر جو قبرستان ہے۔ ایک دن میں وہاں گیا اور وہاں پہنچ کر ایسی جگہ بیٹھ گیا کہ وہاں سے مجھے قبرستان میں داخل ہونے والا ہر شخص صاف دکھائی دیتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص قبرستان میں داخل ہوا۔ اس حالت میں کہ اس نے اپنا منہ سر چھپایا ہوا تھا اور وہاں ادھر ادھر گھومنے لگا۔ وہ جس قبر کو ٹوٹی ہوئی یا زمین میں دھنسی ہوئی دیکھتا۔ وہاں کھڑا ہو جاتا اور اسے دیکھ کر رونے لگ جاتا۔ میں اپنی جگہ سے اٹھا۔ اس خیال سے کہ میں بھی اس سے کچھ نفع حاصل کروں۔ میں جب اس کے قریب پہنچا دیکھا تو وہ سعدون تھے۔ اور وہ حضرت عبداللہ بن مالک کے قبرستان کی ایک جھونپڑی میں بیٹھا کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے سعدون! تم کیا کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اے یحییٰ کیا تمہارے پاس وقت ہے کہ ہم دونوں بھی ان خاک شدہ جسموں کی حالت پر روئیں۔ اس سے پہلے کہ ہمارے جسموں کے ساتھ یہی معاملہ ہو اور ان پر رونے والا بھی اس وقت موجود نہ ہو۔ پھر انہوں نے کہا اے یحیٰ اللہ کے روبرو قیامت کے دن رونے سے یہ زیادہ بہتر ہے کہ جسموں کے خاک ہونے کا منظر یاد کر کے ہم اس وقت روئیں۔ اس کے بعد کہا: اے یحییٰ واذ الصحف نشرت ”اور جس وقت کہ اعمال نامے کھولے جائیں گے“ یہ آیت پڑھی اور ایک سخت چیخ ماری اور کہا: اے یحیٰ ہائے افسوس! اس وقت کیا ہو گا جس وقت میرے سامنے میرا اعمال نامہ لایا جائے گا اور جو کچھ میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامہ اعمال میں لکھا ہوگا۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ اس موقع پر میں ان کی یہ حالت دیکھ کر مارے دہشت کے بے ہوش ہوگیا۔ جب مجھے ہوش آیا وہ میرے پاس بیٹھے تھے اور میرا چہرہ اپنی آستین سے صاف کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے یحییٰ اگر تم اس وقت فوت ہو جاتے تو تم سے زیادہ کوئی باشرف نہ ہوتا۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۲ بحوالہ عالم برزخ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۹

سیاہ ہاتھ!

محمد بن یوسف فریابی سے مروی ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ابوسنان رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے نکلا تو جب ہم ان کے ہاں پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پڑوسی کا بھائی فوت ہوگیا ہے۔ لہٰذا چلیں اور اس کی تعزیت کریں۔ چنانچہ ہم اٹھے اور اس آدمی کے پاس پہنچے تو ہم نے اس کو دیکھا کہ وہ بہت رو رہا ہے اور شور مچا رہا ہے۔ ہم بیٹھے' افسوس کیا اور اس کو تسلی دی لیکن وہ نہ تو تسلی قبول کرتا اور نہ افسوس' ہم نے کہا کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ موت ضروری راستہ اور اس سے کوئی چارہ نہیں تو اس نے کہا ٹھیک ہے۔ لیکن میں اس بات پر روتا ہوں جس پر میرے بھائی کو صبح شام عذاب ہو رہا ہے۔ ہم نے کہا کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے غیب پر مطلع کر دیا ہے۔ اس نے کہا نہیں' بلکہ بات یہ ہے کہ جب ہم نے اس کو قبر میں دفن کیا اور اس پر مٹی برابر کر دی تو تمام لوگ واپس لوٹ گئے اور میں اس کی قبر پر بیٹھا رہا تو اچانک اس کی قبر سے آواز آئی: آہ مجھے اکیلا چھوڑ گئے کہ میں عذاب میں مبتلا ہوں۔ حالانکہ میں نماز پڑھتا تھا روزہ رکھتا تھا۔ چنانچہ اس کی اس بات سے مجھے رونا آیا اور میں نے اس کی قبر کو کھولا تاکہ اس کو دیکھوں تو یکایک قبر میں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ اور اس کے گلے میں آگ کا طوق تھا تو بھائی کی محبت نے مجھے برانگیختہ کیا اور میں نے ہاتھ بڑھایا تاکہ اس کی گردن سے وہ طوق کھینچ لوں تو میری انگلیاں جل گئیں اور ہاتھ بھی' تو اس نے جلا ہوا سیاہ ہاتھ دکھایا' پھر اس پر مٹی ڈال دی اور واپس لوٹ آیا تو پھر کیونکر نہ روؤں میں اس کی حالت پر اور کیوں نہ غم کروں؟ ہم نے دریافت کیا۔ تیرا بھائی زندگی میں کون سا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(برا) کام کرتا تھا اس نے کہا کہ زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ (کتاب الکبائر ص ۵۶)

نیک بخت باپ اور بد بخت اولاد کا واقعہ

ابن کثیر میں ہے۔ ایک شخص بڑا نیک اور سخی تھا۔ اس کا باغ تھا وہ اللہ تعالیٰ کے حق کو ہمیشہ ادا کرتا تھا۔ اس باغ کی پیداوار میں سے اپنے بال بچوں اور باغ کے خرچ نکال کر باقی پیداوار کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر ڈالتا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے مال مین بڑی برکت دے رکھی تھی۔ اس کے انتقال کے بعد جب اس باغ کی وارث اس کی اولاد ہوئی تو باپ کے اس خرچ کا حساب کیا تو بہت ٹھہرا۔ ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ حقیقت میں ہمارا باپ بڑا ہی بے وقوف اور نادان تھا جو اتنی بڑی رقم مفت خوروں، غریبوں اور مسکینوں کو بلا وجہ دے دیا کرتا تھا۔ لہٰذا ہم ان غریبوں کے حق کو روکیں اور ان کو کچھ نہ دیں تو ہمارے پاس بہت مال جمع ہو جائے گا اور ہم سب مال دار ہو جائیں گے۔

جب یہ مشورے کر چکے اور باغ کے پھل پک گئے اور کھیتی تیار ہو گئی تو رات ہی کو ان لوگوں نے قسمیں کھائیں کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے رات کے وقت چلو اور رات کو پھل توڑ لاؤ تا کہ کسی کو خبر نہ ہونے پائے، چلتے وقت پچھلی رات کو ایک دوسرے کو جگاؤ اور چپکے چپکے دبے پاؤں چلو تا کہ آس پاس کے غریبوں کو خبر نہ ہونے پائے کہ آج پھل توڑنے کا دن ہے۔ ورنہ اپنے باپ کے دستور کے مطابق مجبوراً "کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑے گا۔ یہ سب منصوبے بنا کر کانا پھوسی کرتے ہوئے باغ کی طرف چلے۔ ادھر ان کے پہنچے سے پہلے ہی اس باغ پر خدا کا غذاب آیا اور آگ نے جلا کر خاکستر کر دیا۔ نہ وہاں کوئی درخت رہا اور نہ سرسبز لہلہاتی کھیتیاں رہیں اور نہ پھل پھول رہے سوائے راکھ کے جلتے جھلتے ڈھیروں کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کبھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں باغ تھا ہی نہیں۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچے اور یہ ماجرا دیکھا تو ہکے بکے ہو کر رہ گئے۔ اور حیران و پریشان ہوئے۔ پھر آپس میں کہنے لگے کہ ہم راستہ بھول گئے۔ پھر نشانات وغیرہ دیکھ کر سمجھ گئے اور کہنے لگے کہ ہماری بدنیتی اور بخیلی کے سبب یہ برباد کن اور برے نتائج نکلے ہیں۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو ملامت کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۵)

علوی خاندان کی ایک عورت کا واقعہ

علوی خاندان کا ایک شخص بلخ میں رہتا تھا جو عجم کے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ اس کی بیوی اور لڑکیاں تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر قسم کی نعمتیں عطا کی تھیں' وہ فوت ہو گیا تو اہل و عیال کو اس کے مرنے کے بعد فقیری اور تنگ دستی نے آ گھیرا چنانچہ وہ بیوہ علویہ عورت اپنی لڑکیوں کو ساتھ لے کر کسی دوسرے شہر میں چلی گئی تا کہ دشمن کے طعن و تشنیع سے بچے اتفاقاً" ان کا نکلنا بھی سخت سردی کے موسم میں ہوا۔ جب شہر میں داخل ہوئی تو اپنی لڑکیوں کو ایک غیر آباد مسجد میں بٹھایا اور خود ان کے کھانے کے بندوبست کے لیے شہر چلی گئی۔ اس کا گذر دو جماعتوں پر ہوا' ایک جماعت تو ایک مسلمان کے پاس جمع تھی جو شیخ البلاد تھا (یعنی میئر)۔ اور دوسری ایک مجوسی کے پاس جو کہ (اس کا) نائب تھا۔ پہلے تو گئی مسلمان کے پاس' اور اس کو اپنا واقعہ سنایا اور کہا کہ میں ایک علوی شریف خاندان کی عورت ہوں اور میرے ساتھ یتیم لڑکیاں ہیں جن کو میں نے ایک غیر آباد مسجد میں بٹھایا ہے اور آپ سے آج کی رات کا کھانا مانگتی ہوں۔ اس نے کہا کہ کوئی گواہ لا میرے پاس کہ واقعی تو علوی خاندان کی عورت ہے اس نے کہا میں ایک اجنبی عورت ہوں۔ اس شہر میں مجھے کوئی نہیں جانتا۔ چنانچہ اس شیخ البلاد نے منہ موڑ لیا اور وہ عورت شکستہ دل ہو کر چلی گئی۔ پھر وہ اس مجوسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کے پاس آئی اور اپنا حال اس کے سامنے بیان کیا کہ میرے ساتھ لڑکیاں ہیں اور میں ایک علوی شریف خاندان کی عورت ہوں اور شیخ البلاد کے پاس جانے کا قصہ بھی سارا بیان کیا۔ وہ مجوسی فورا'' اٹھا اور اپنی عورتوں کو بھیجا کہ اس عورت کو مع اس کی لڑکیوں کے میرے مکان پر لے آؤ۔ پھر ان کو نہایت ہی نفیس کھانا کھلایا اور بہترین لباس پہنایا۔ جب آدھی رات ہوئی تو شیخ البلاد نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے اور جھنڈا' نبی اکرم ﷺ کے سر پر رکھا گیا اور ایک محل ہے سبز یاقوت کا جس کے کنارے یاقوت کے ہیں اور اس میں مرجان و یاقوت جڑے ہوئے ہیں۔ پھر شیخ البلاد نے کہا یارسول اللہ! یہ محل کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مسلمان کے لیے ہے۔ تو اس نے کہا: یارسول اللہ! میں مسلمان ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس گواہ لا کہ واقعی تو مسلمان ہے۔ وہ یہ سن کر حیران رہ گیا تو فرمایا نبی کریم ﷺ نے وہ عورت علویہ جب تیرے پاس آئی تھی تو تو نے بھی تو یہی کہا تھا کہ میرے پاس گواہ لا کہ واقعی تو علویہ عورت ہے۔ سو اسی طرح تو بھی گواہ لے آ میرے پاس کہ واقعی تو مسلمان ہے۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو نہایت غم زدہ پریشان تھا۔ بیدار ہوتے ہی دریافت کیا کہ وہ عورت کہاں ہے؟ جب معلوم ہوا کہ وہ عورت مجوسی کے گھر میں ہے۔ اس نے آدمی بھیجا کہ مجوسی کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ وہ لایا گیا تو اس نے اس کو کہا کہ میں یہ عورت علویہ تجھ سے مانگتا ہوں' مع لڑکیوں کے۔ اس نے کہا یہ کام بہت ہی مشکل ہے مجھ کو بلاشبہ بہت برکات حاصل ہوئی ہیں۔ اس نے کہا مجھ سے ہزار دینار لے لے اور ان کو مجھے دے دے۔ اس نے جواب دیا یہ بہت مشکل ہے میں انہیں واپس نہیں کروں گا۔ مجوسی نے کہا جو چیز آپ چاہتے ہیں۔ میں اس کا زیادہ مستحق ہوں اور وہ محل جو آپ نے خواب میں دیکھا وہ میرے لیے بنایا گیا ہے۔ کیا تم میرے سامنے اپنا اسلام ظاہر کرتے ہو؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم جب تک میں اور میرے اہل وعیال تمام کے تمام اس علویہ کے ہاتھ پر مسلمان نہیں ہوئے' رات کو سوئے نہیں تھے' میں نے خواب میں اسی طرح دیکھا تھا جس طرح تم نے دیکھا ہے' اور مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عورت علویہ اور اس کی لڑکیاں تیرے پاس ہیں۔ میں نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ' تو آپ نے فرمایا: یہ محل تیرا اور تیرے گھر والوں کا ہے' تو اور تیرے گھر والے تمام جنتی ہیں۔

(کتاب الکبائر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱۰

واقعہ ایک باغ کی خیرات کا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمام انصار میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ مال دار تھے۔ وہ اپنے تمام مال اور جائیداد میں بیر نامی باغ کو جو مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے تھا سب سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اکثر اس باغ میں جایا کرتے تھے اور اس کے کنویں کا عمدہ میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے، ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔''

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! خداوند تعالیٰ اس طرح فرماتا ہے۔ اور میرا سب سے زیادہ عزیز مال بیرحا نامی باغ ہے۔ لہٰذا میں اس امید میں کہ جو بھلائی خداوند تعالیٰ کے پاس ہے وہی میرے لیے جمع رہے۔ میں اس باغ کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپ کو اختیار ہے، جس طرح چاہیں اس کو تقسیم کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر فرمانے لگے۔ واہ واہ یہ بہت ہی فائدہ مند مال ہے۔ اس سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ پھر فرمایا اے ابوطلحہ! میری رائے یہ ہے کہ تم اس باغ کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ عرض کیا: حضور: بہت اچھا اور پھر اپنے رشتہ داروں اور بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

(مسند احمد، بخاری ومسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادلوں کو ایک شخص کے باغ کو سیراب کرنے کا حکم

ایک شخص اپنی پیداوار کے تین حصے کرتا تھا' ایک حصہ اپنے کھانے اور اپنے بال بچوں کے کھانے کے لیے اور ایک حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے نکالتا تھا۔ اور ایک حصہ باغ کی دیکھ بھال کے لیے' وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا تھا۔ اس لیے اس کے کھیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہوتی اور اس کی کھیتی ہمیشہ سرسبز رہتی۔ اگر اس کے پاس پانی نہ رہتا تو دوسری جگہ پانی برس کر اور بہہ کر اس کے کھیت میں آ جاتا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا۔ اچانک اس کے کان میں ایک آواز آئی کہ کوئی بادلوں سے کہہ رہا ہے۔

اسق حديقته فلان ''فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ اس باغ والے کا نام بھی لیا گیا۔ چنانچہ اس بادل نے وہاں سے ہٹ کر ایک پتھریلی زمین پر جا کر خوب موسلا دھار پانی برسایا۔ وہ پانی بہہ کر ایک نہر میں جا پہنچا۔ وہ نہر اس شخص کے باغ میں آتی تھی۔ یہ شخص اس پانی کے ساتھ چلا کہ دیکھیں کیا ماجرا ہے؟ اور کس بزرگ کی کرامت ہے؟

وہ نہر کے کنارے کنارے چل کر اس باغ میں پہنچ گیا۔ اس باغ میں ایک بزرگ پانی کو ادھر ادھر کر رہے تھے۔ اس راہ گیر مسافر نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت آپ کا کیا نام ہے؟ اس بزرگ نے وہی نام بتایا' جو اس نے بادلوں میں سے سنا تھا۔ اس بزرگ نے راہ گیر سے فرمایا: لم تسئلني عن اسمي؟ ''آپ میرا نام کیوں دریافت کرتے ہیں؟'' اس مسافر نے کہا: انی سمعت صوتا فی السحاب الذی هذا ماءه۔ ''میں نے اس بادل میں سے جس کا یہ پانی ہے۔ ایک آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو۔ اس نے آپ ہی کا نام بتایا تھا۔ وہ بادل برسا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پانی اس نہر میں بہہ کر آیا۔ اس عجیب وغریب واقعہ کی تلاش کے لیے میں پانی کے ساتھ ساتھ آیا کہ میں چل کر معلوم کروں کہ وہ کیسے بزرگ ہیں تو حضرت ما تصنع ''آپ کیا کرتے ہیں۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ جب آپ نے دریافت کرلیا ہے تو میں کہتا ہوں کہ میں اس کے تین حصے کر ڈالتا ہوں' ایک حصہ اپنے بیوی بچوں کے لیے اور ایک حصہ باغ کے خرچ کے لیے اور ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر ڈالتا ہوں۔

اس لیے جب میرے باغ کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو قدرت کی طرف سے اس کا انتظام ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

صہیب بن سنان الرومی کا واقعہ

بلحاظ نسل یہ عرب تھے اور ان کا والد سنان بن مالک یا ان کا چچا سلطنت ایران کی طرف سے حاکم ابلہ تھا ان کی رہائش موصل کے متصل تھی۔ اہل روما نے اس علاقے پر حملہ کیا۔ اس وقت صہیب رضی اللہ عنہ بہت ہی کم عمر تھے' پکڑے گئے پھر قبیلہ کلب میں سے کسی نے ان کو خرید کر مکہ میں فروخت کر دیا۔ عبداللہ بن جدعان نے ان کو آزاد کر دیا یہ مکہ ہی میں رہنے لگ گئے۔ ان کا چہرہ بہت سرخ رنگ کا تھا رومی زبان خوب جانتے تھے۔ یہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ایک ہی دن داخل اسلام ہوئے تھے۔

حمران بن ابان جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ صہیب رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی لگتے تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہجرت کی۔ قریش نے کہا کہ تم خود بھی چلے اور اپنا مال بھی جو یہاں بیٹھ کر کمایا ہے لے چلے۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا مال قریش کے حوالے کر دیا' کہتے ہیں کہ آیت (ومن الناس من يشري نفسه ابتغاء مرضات الله) کا نزول انہی کے واقعہ پر ہوا ہے۔ صہیبؓ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشست و برخاست قبل از نبوت بھی نبیؐ کے ساتھ رہتی تھی نبی علیہ الصلوۃ وسلام نے صہیب رضی اللہ عنہ کی سابق الروم‘ سلمان رضی اللہ تعالیٰ کو سابق فارس اور بلال اللہ تعالیٰ کو سابق الحبشہ فرمایا ہے۔ایک حدیث میں ہے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ صہیب سے محبت کیا کرے۔ایسی محبت جیسی والدہ کو اپنے بچے سے ہوتی ہے سفر ہجرت میں یہ اور علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہما دونوں ہم سفر تھے۔ ان کے مزاج میں ظرافت تھی۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھا رہے تھے صہیب بھی شامل ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری آنکھ دکھتی ہے پھر بھی کھجور کھاتا ہے۔انہوں نے عرض کیا کہ میں تو دوسری طرف کے جبڑے سے کھا رہا ہوں جس طرف کی آنکھ نہیں دکھتی۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے زخمی ہو جانے کے بعد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو امام نماز مقرر کیا تھا اور فرمایا تھا کہ جب تک کسی خلیفہ کا تقرر نہ ہو صہیب رضی اللہ عنہ نماز پڑھایا کرینگے۔ان کا انتقال شوال ۳۹ھ میں بعمر ۷۳ سال مدینہ منورہ میں ہوا۔

(تفسیر ابن کثیر)

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱۱

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

سب سے زیادہ جو واقعہ آپ کے بلند ترین اخلاق کی شہادت دیتا ہے وہ حضرت زید بن حارثہؓ کا ہے۔ یہ قبیلہ کلب کے شخص حارثہ بن شرجیل (یا شراجیل) کے بیٹے تھے ان کی ماں سعدی بنت ثعلبہ طے کی شاخ بنی معن سے تھیں۔

جب یہ آٹھ سال کے تھے اس وقت ان کی ماں انہیں اپنے میکے لے کر گئیں۔ وہاں بنی قیس بن جسر کے لوگوں نے ان کے پڑاؤ پر حملہ کیا اور لوٹ مار کے ساتھ جن آدمیوں کو وہ پکڑ کر لے گئے ان میں حضرت زید بھی تھے۔ پھر انہوں نے طائف کے قریب عکاظ کے میلے میں لے جا کر ان کو بیچ دیا۔ خریدنے والے حضرت خدیجہ کے بھتیجے حکیم بن حزام تھے۔ انہوں نے مکہ لا کر اپنی پھوپھی صاحبہ کی نذر کر دیا۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب حضرت خدیجہؓ کا نکاح ہوا تو حضورؐ نے ان کے ہاں زیدؓ کو دیکھا اور ان کی عادت واطوار آپ کو اس قدر پسند آئیں کہ آپؐ نے انہیں حضرت خدیجہؓ سے مانگ لیا۔ اس طرح یہ خوش قسمت لڑکا اس خیر الخلائق ہستی کی خدمت میں پہنچ گیا جسے چند سال بعد اللہ تعالیٰ نبی بنانے والا تھا۔ اس وقت زیدؓ کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ کچھ مدت کے بعد ان کے باپ اور چچا کو پتہ چلا کہ ہمارا بچہ مکہ میں ہے وہ انہیں تلاش کرتے ہوئے نبی علیہ السلام تک پہنچے اور عرض کیا کہ آپؐ جو فدیہ چاہیں ہم دینے کے لیے تیار ہیں۔ آپ ہمارا بچہ ہمیں دے دیں۔ حضورؐ نے فرمایا: میں لڑکے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بلاتا ہوں اور اس کی مرضی پر چھوڑے دیتا ہوں کہ وہ تمہارے پاس جانا چاہتا ہے یا میرے پاس رہنا پسند کرتا ہے اگر وہ تمہارے پاس جانا چاہے گا تو میں کوئی فدیہ نہ لوں گا اور اسے یوں ہی چھوڑ دوں گا۔لیکن اگر وہ ہمارے پاس رہنا چاہے تو میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ جو شخص میرے پاس رہنا چاہتا ہو اسے خواہ مخواہ نکال دوں۔انہوں نے کہا یہ تو آپ نے انصاف سے بھی بڑھ کر درست بات فرمائی ہے۔آپ بچے کو بلا کر پوچھ لیجئے۔حضورؐ نے زیدؓ کو بلایا اور ان سے کہا: ''ان دونوں کو جانتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! یہ میرے والد ہیں اور یہ میرے چچا''۔آپؐ نے فرمایا: ''اچھا تم ان کو بھی جانتے ہو اور مجھے بھی۔اب تمہیں پوری آزادی ہے چاہو تو ان کے ساتھ چلے جاؤ اور اگر چاہو تو میرے ساتھ رہو''۔انہوں نے جواب دیا: ''میں آپ کو چھوڑ کر کسی کے پاس نہیں جا سکتا''۔ان کے باپ اور چچا نے کہا: زیدؓ کیا تو آزادی پر غلامی کو ترجیح دیتا ہے اور اپنے ماں باپ اور خاندان کو چھوڑ کر غیروں کے پاس رہنا چاہتا ہے۔''

انہوں نے جواب دیا کہ: ''میں نے ان کے جو اوصاف دیکھے ہیں ان کا تجربہ کر لینے کے بعد اب میں دنیا میں کسی کو بھی ان پر ترجیح نہیں دے سکتا۔'' زیدؓ کا یہ جواب سن کر ان کے باپ اور چچا بخوشی راضی ہو گئے۔

حضورؐ نے اسی وقت زیدؓ کو آزاد کر دیا اور حرم میں جا کر قریش کے مجمع عام میں اعلان فرمایا کہ: ''آپ سب لوگ گواہ رہیں۔آج سے زیدؓ میرا بیٹا ہے۔یہ مجھ سے وراثت پائیگا اور میں اس سے''۔اسی بنا پر لوگ ان کو زیدؓ بن محمدؐ کہنے لگے۔

(سیرت سرور عالمؐ)

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ درگور کی ہوئی بچی کا واقعہ

ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کے لیے حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یارسول اللہ! جاہلیت میں ہم بتوں کے سامنے سرنگوں ہوتے اور غیرت جتانے کے لیے زندہ اولاد کو اپنے ہاتھ سے دفن کر دیتے۔ حضورؐ! جب میری بچی چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کے قابل ہوگئی میرے غیرت میں ہیجان پیدا ہوا اور میں اسے اپنے ہمراہ آبادی سے باہر لے گیا۔ وہاں میری ذاتی زمین میں ایک کنواں تھا۔ بیٹی مجھے ابا ابا کہتی ہوئی میرے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ جونہی میں کنویں پر پہنچا اسے ہاتھ سے پکڑ کر کنویں میں پھینک دیا وہ اب بھی مجھے ابا ابا ہی کہتی رہی مگر میرا دل نہ پسیجا اور اس کی سانس بند ہوگئی۔

رسول خدا ﷺ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے صاحب واقعہ سے فرمایا آپ نے رسول اللہ کو مغموم کر کے کیا لیا؟ رسول خدا (منع کرنے والے سے) آپ انہیں زجر نہ کیجئے۔ ان کے بیان کرنے کا کچھ مقصد ہی تو ہوگا اور (صاحب واقعہ) سے فرمایا:

پھر ایک دفعہ بیان کیجئے۔

جب اس نے دوبارہ بیان کیا تو آنسو پلکوں سے ڈھلک کر رخساروں تک آپہنچے اور صاحب واقعہ سے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے جاہلیت کے گناہ معاف فرما دیئے۔ آپ لوگوں کو نئی زندگی ملی ہے۔ حسن عمل سے آگے بڑھنے کی کوشش کیجئے۔ (دارمی)

O.....O.....O

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱۲

قصہ ایک دشمن رسول کے قتل کا

براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع کے پاس کئی انصاریوں کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیق کو سردار مقرر کیا۔ ابو رافع دشمن رسول تھا اور مخالفین رسول کی مدد کرتا تھا اس کا قلعہ حجاز میں تھا اور وہ اسی قلعہ میں رہا کرتا تھا۔ جب یہ لوگ اس قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج ڈوب گیا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو شام ہونے کی وجہ سے واپس لا رہے تھے۔ عبداللہ بن عتیق نے کہا: تم یہیں ٹھہرو میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش کروں گا۔ ابن عتیق کہتے ہیں کہ میں گیا اور دربان کو ملنے کی تدبیر کر رہا تھا کہ اتنے میں قلعہ والوں کا ایک گدھا گم ہو گیا۔ اور وہ اسے روشنی میں تلاش کرنے نکلے۔ میں ڈرا کہ کہیں مجھ کو پہچان نہ لیں۔ لہٰذا میں نے اپنا سر چھپا لیا اور اس طرح بیٹھ گیا جس طرح کوئی رفع حاجت کے لیے بیٹھتا ہے۔ اتنے میں دربان نے آواز دی کہ دروازہ بند کرنا ہے جو اندر آنا چاہے آ جائے۔ دربان نے عبداللہ کو یہ خیال کر کے کہ یہ ہمارا ہی آدمی ہے آواز دی کہ بندہ خدا اگر تو اندر آنا چاہتا ہے تو آ جا کیونکہ دروازہ بند کرنا ہے۔

عبداللہ بن عتیق کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر اندر گیا اور گدھوں کے باندھنے کی جگہ چھپ گیا۔ دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں ایک کیل میں لٹکا دیں جب دربان سو گیا تو میں نے اٹھ کر چابیاں اتار لیں اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا تاکہ بھاگنے میں آسانی ہو۔ ادھر ابو رافع کے پاس رات کو داستانیں ہوتی تھیں۔ وہ اپنے بالا خانے میں بیٹھا داستان سن رہا تھا جب تمام داستان کہنے والے چلے گئے اور ابو رافع سو گیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بالا خانے پر چڑھا جس دروازہ سے داخل ہوتا تھا اس کو اندر سے بند کر لیتا تھا اور اس سے میری غرض یہ تھی کہ اور لوگوں کو میری خبر ہو بھی جائے تو ان کے پہنچنے تک میں ابورافع کا کام تمام کردوں۔

غرض میں ابورافع تک پہنچا وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے بچوں کے ساتھ سو رہا تھا۔ میں اس جگہ کو اچھی طرح معلوم نہ کر سکا اور ابورافع کہہ کر پکارا۔ اس نے کہا کون ہے۔ میں نے آواز پر ہاتھ بڑھا کر تلوار ماری میرا دل دھڑک رہا تھا مگر یہ وار خالی گیا اور وہ چلایا میں کوٹھری سے باہر آ گیا اور پھر فوراً ہی اندر جا کر پوچھا: اے ابورافع! تم کیوں چلائے" اس نے مجھے اپنا آدمی سمجھ کر کہا" "تیری ماں روئے ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے وار کیا" یہ سنتے ہی میں نے ایک اور ضرب لگائی۔ زخم اگرچہ گہرا لگا مگر مرا نہیں۔ اس کی بیوی بھاگی اور وہ چیخا میں پھر آواز بدل کر مددگار کی حیثیت سے قریب گیا تو وہ چت پڑا تھا۔ میں نے تلوار پیٹ پر رکھ کر زور سے دبا دی کئی ایک ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز میں نے سنی، تلوار چیرتی ہوئی پیٹھ تک پہنچ گئی، اب مجھ یقین ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ پھر میں واپس لوٹا، اور ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا اور سیڑھیوں سے اترتا جاتا تھا۔ میں سمجھا زمین آ گئی۔ چاندنی رات تھی۔ میں گر پڑا۔ پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے عمامہ سے پنڈلی کو باندھ لیا اور قلعہ سے باہر آ کر بیٹھ گیا۔ اور دل میں طے کر لیا کہ اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ جب تک اس کے مرنے کا یقین نہ ہو جائے۔ آخر صبح ہوئی، مرغ نے اذان دی اور قلعہ کے اوپر دیوار پر کھڑے ہو کر ایک آدمی نے کہا: لوگو! ابورافع حجاز کا سوداگر مر گیا۔ میں یہ سنتے ہی اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور ان سے کہا کہ جلدی چلو، اللہ نے ابورافع کو ہلاک کرا دیا۔

اس کے بعد ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آ کر خوش خبری سنائی۔ آپ نے میرے پیر کو دیکھا اور فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے پھیلایا آپ ﷺ نے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دست مبارک سے اپنا لب مبارک پھیر دیا۔ بس ایسا معلوم ہوا کہ اس پیر کو کچھ ہوا ہی نہیں۔ (صحیح البخاری باب قتل ابی رافع)

دشمن رسول کعب بن اشرف کا انجام

کعب بن اشرف یہودی آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ بے انتہا دشمنی اور عداوت رکھتا تھا۔ اس ملعون شخص نے آنحضرت ﷺ کو ہر وہ تکلیف دی جو وہ دے سکتا تھا۔ صحیح مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے کعب بن اشرف کی شرارتوں سے تنگ آ کر فرمایا: کعب بن اشرف کو کون ٹھکانے لگائے گا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو بہت تکلیف دی ہے۔

محبوب خدا کی یہ آرزو دیکھ کر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بولے: ''کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کر دوں؟''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''ہاں''

محمد بن مسلمہ بولے: اجازت ہو تو میں آپ کے بارے میں کچھ کہہ سکوں''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''تمہیں اجازت ہے''

دربار نبوی ﷺ سے اجازت پا کر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سیدھے کعب بن اشرف کے پاس پہنچے اور انتہائی راز داری سے بولے: ''اس شخص (یعنی محمد) نے مختلف حیلوں بہانوں سے ہمارا مال ہتھیانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی اور ہمیں تنگ کر رکھا ہے''

کعب بن اشرف سن کر بولا: بخدا! تم ابھی مزید پریشانیوں کا منہ دیکھو گے''

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہم نے اس کی اتباع کر لی ہے لیکن اب اس سے فوراً'' الگ ہو جانا اچھا نہیں لگتا۔ البتہ ہم اس انتظار میں ہیں کہ اب یہ کیا رویہ اختیار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے'' دورانِ گفتگوں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: کہ مجھے کچھ قرض کی ضرورت ہے۔ اگر ہو تو دے دیجئے۔

کعب بن اشرف نے پوچھا: قرض کے بدلے کیا چیز گروی رکھو گے؟

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو چاہو''

کعب بن اشرف بولا: ''اپنی عورتوں کو میرے پاس گروی رکھ دو''

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بولے: ''تم پورے عرب سے حسین و جمیل ہو ہماری عورتوں اور آپ میں کیا نسبت؟''

کعب بن اشرف: اچھا تو اپنی اولاد کو رہن رکھ دو''

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: دیکھو! کل کلاں ہماری اولاد کو گالیاں دی جائیں گی کہ کھجور کے دووسق کے بدلے میں ان کو گروی رکھ دیا گیا تھا اور لوگ ہمیں مطعون ٹھہرائیں گے۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار گروی رکھنے کو تیار ہیں۔ بولو منظور ہے؟''

کعب بن اشرف نے جواب دیا: ''مجھے منظور ہے''

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خود حارث ابوعبس بن جبر' عباد بن بشر اپنے ہتھیار لے کر حاضر ہوں گے''

یہ وعدہ لیا اور واپس چلے آئے

چنانچہ یہ لوگ وعدہ کے مطابق رات کے وقت جب آئے تو کعب بن اشرف کی بیوی کہنے لگی کہ مجھے ان سے خون کی بو آ رہی ہے۔

کعب بن اشرف نے جواب دیا کہ: گھبرانے کی کوئی بات نہیں ان میں ایک محمد بن مسلمہؓ اور دوسرا میرا رضاعی بھائی...... ابونائیلہ ہے اور دیکھو ہم اہل کرم لوگ ہیں۔ گر شرفاء کو رات کے وقت بھی جنگ کے لیے بلایا جائے تو ہم اسے قبول کرتے ہیں۔''

دوسری طرف محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھو جب کعب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن اشرف آ جائے تو میں اس کے سر کو قابو کرنے کی کوشش کروں گا۔ میرا اشارہ پاتے ہی تم اسے قتل کر دینا۔

تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ کعب بن اشرف ایک چادر اوڑھے ہوئے آ گیا۔ محمد بن مسلمہؓ اور اس کے ساتھی کہنے لگے: ''کیا بات آج تمہارے سر سے بہتر بن خوشبو آ رہی ہے؟''

کعب بن اشرف بولا: ''ہاں ٹھیک ہے میرے نکاح میں فلاں عورت ہے جو اہل عرب میں بہترین خوشبو پسند کرتی ہے''۔

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ''کیا میں خوشبو سونگھ سکتا ہوں؟''

کعب بن اشرف بولا: ''کیوں نہیں؟''

چنانچہ محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھیوں نے یکے بعد دیگرے اس کے سر سے خوشبو سونگھی۔

محمد بن مسلمہؓ کہنے لگے: ''اگر اجازت ہو تو ایک مرتبہ اور خوش بو سونگھ لوں؟''

کعب بن اشرف نے اجازت دے دی۔

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کعب بن اشرف کا سر مضبوطی سے قابو میں کر لیا اور اپنے ساتھیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ (اپنا کام کرو) تو ساتھیوں نے اسے فوراً ''ٹھنڈا کر دیا۔

www.KitaboSunnat.com

(بخاری شریف)

OOOO

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱۳

سراقہؓ اعرابی کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن

عبدالرحمٰنؒ بن مالک مدلجی جو سراقہؓ کا برادرزادہ ہے۔ بیان کرتا ہے:

سراقہؓ خود سر پر لگائے نیزہ تانے بدن پر ہتھیار سجائے اپنی گھوڑی پر ہوا سے باتیں کرتا جارہا تھا کہ اس کی نظر حضورؐ پر پڑ گئی۔ اس نے سمجھا کہ وہ کامیاب ہو گیا۔ اتنے میں گھوڑی گھٹنوں کے بل گری سراقہ نیچے آیا۔ اٹھا' گھوڑی کو اٹھایا' سوار ہوا پھر چلا' نبی ﷺ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے اور مالک سے لو لگائے ہوئے بڑھے چلے جاتے تھے کہ حضور کو دشمن کے قریب تر پہنچنے کی اطلاع کی گئی فرمایا الٰہی ہمیں اس کے شر سے بچا۔ ادھر جب الفاظ مبارکہ زبان سے نکلے ادھر گھوڑی کے قوائم زمین میں دھنس گئے' سراقہ گر پڑا اور سمجھ گیا کہ حفاظت الٰہی پر غالب آنا محال ہے۔ اس نے عاجزانہ الفاظ میں جان کی امان مانگی' امان دی گئی۔ سراقہ آگے بڑھا اور عرض کی کہ اب میں ہر ایک حملہ آور کو پیچھے ہی روکتا رہوں گا۔ پھر اس کی درخواست اور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد پر عامر بن فہیرہؓ نے اسے خط امان بھی لکھ کر عطا فرما دیا۔ سراقہ واپس ہونے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا سراقہ اس وقت تیری کیا شان ہوگی۔ جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے شاہی کنگن پہنائے جائیں گے۔ اللہ کی قدرت سراقہ واقعہ احد کے بعد مسلمان ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب مدائن فتح ہوا اور کسریٰ کا تاج اور مرصع زیورات فاروق اعظمؓ کے سامنے پیش ہوئے تو امیرالمومنین نے سراقہ کو بلایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے ہاتھوں میں سوار کسروی پہنائے اور زبان سے فرمایا: اللہ اکبر! اللہ کی بڑی شان ہے کہ کسریٰ کے کنگن سراقہ اعرابی کے ہاتھوں میں پہنچائے۔ (سیرت النبیؐ)

ازواج مطہراتؓ کا آپؐ سے مال طلب کرنے کا دلچسپ واقعہ

مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا۔ لوگ آپ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے او آپؐ اندر تشریف فرما تھے۔ اجازت نہ ملی۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ اجازت چاہی لیکن انہیں بھی اجازت نہ ملی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کو یاد فرمایا گیا' گئے دیکھا کہ آپ کی ازواج مطہراتؓ آپ کے پاس بیٹھی ہیں اور آپ خاموش ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو میں خدا تعالیٰ کے پیغمبر کو ہنسا دوں گا۔ پھر کہنے لگے یا رسول اللہ کاش کہ آپ دیکھتے میرے بیوی نے آج مجھ سے روپیہ پیسہ مانگا۔ میرے پاس تھا نہیں' جب زیادہ ضد کرنے لگی تو میں نے اٹھ کر گردن دبائی۔ یہ سنتے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمانے لگے: یہاں بھی یہی قصہ ہے۔ دیکھو یہ سب بیٹھی مجھ سے مال طلب کر رہی ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف لپکے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف' اور فرمانے لگے: افسوس! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مانگتی ہو جو آپؐ کے پاس نہیں۔ آپؐ نے جب اپنے یاروں کے بدلے ہوئے تیور دیکھے۔ تو انہیں روک دیا۔ ورنہ عجب نہیں تھا دونوں بزرگ اپنی اپنی صاحبزادیوں کو مارتے۔ اب تو سب بیویاں کہنے لگیں ہم سے سنگین غلطی ہوئی۔ اب ہم حضور کو ہرگز اس طرح تنگ نہ کریں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱۴

نماز پڑھانے کے لیے نبی ﷺ کے پاس قمیص نہیں تھی

حضرت شفاء بنت عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ عطا فرمایئے۔ نبی ﷺ نے معذرت کی۔ کہ اس وقت میرے پاس دینے کے لیے کچھ نہیں۔ مگر میں بار بار اصرار کرتی رہی اتنے میں آذان ہوگئی۔ نبی کریم اٹھ کر مسجد میں چلے گئے۔ اور میں قریب ہی اپنی بیٹی کے گھر چلی گئی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ میری بیٹی کے میاں حضرت شراجیل گھر میں صرف تہبند باندھے۔ ننگے بدن بیٹھے ہیں۔ میں نے ان کو ڈانٹا کہ آذان ہو چکی ہے۔ اور تم ابھی تک گھر میں بیٹھے ہو۔ وہ بولے اماں جان۔ آپ ناراض نہ ہوں میرے پاس کوئی کپڑا نہیں۔ جو میں پہن کر مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کے لیے جاؤں میرے پاس صرف ایک ہی قمیض تھی۔ وہ نبی کریمؐ نے مجھ سے عاریتاً'' لے لی ہے۔ کیونکہ اس وقت آپ کے پاس پہننے کے لائق کوئی کپڑا نہیں۔ اس لیے مجھے شرم آتی ہے کہ میں ننگے بدن مسجد میں جاؤں لوگ پوچھیں گے تو میں بتاتا پھروں کہ میری قمیض رسول اللہ ﷺ نے لے لی ہے۔ یہ سن کر حضرت شفاء بہت شرمندہ ہوئیں اور بولیں۔ میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں۔ میں تو صبح سے ہی نبی کریم کو تنگ کر رہی تھی۔ کہ ضرور کچھ نہ کچھ مجھے دو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ آپ کے پاس تو اپنے پہننے کے لیے قمیض تک نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ صدیقہ کا ہار ٹوٹنا امت کے لیے آسانی کا سبب بن گیا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اپنے کسی سفر میں تھے بیدا یا ذات الجیش میں میرا ہار ٹوٹ کر کہیں گر پڑا۔ جس کے ڈھونڈنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع قافلہ ٹھہر گئے۔ اب نہ تو ہمارے پاس پانی تھا اور نہ ہی اس میدان میں کوئی جگہ۔ اتنے میں نماز کا وقت آ گیا۔ اب لوگ آ کر میرے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس میری شکایتیں کرنے لگے۔ دیکھو ہم ان کی وجہ سے کس مصیبت میں پڑ گئے ہیں۔ چنانچہ میرے والد صاحب میرے پاس آئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر سو رہے تھے۔ آتے ہی بڑے غصے سے مجھے کہنے گئے: عائشہؓ! تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو روک دیا۔ اب نہ تو ان کے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی نظر آتا ہے۔ الغرض مجھے خوب ڈانٹا اور خدا جانے کیا کیا کہا اور میرے پہلو میں اپنے ہاتھ سے کچوکے بھی مارے۔ لیکن میں نے ذرا سی بھی جنبش نہ کی کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل واقع نہ ہو۔ اب ساری رات گزر گئی۔ صبح کو لوگ جاگے۔ لیکن پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور سب نے تیمم کیا اور نماز ادا کی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے ابوبکرؓ کے گھرانے والو! یہ کوئی تمہاری پہلی ہی برکت تو نہیں۔ اب جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی، تو اس کے نیچے سے ہی میرا ہار مل گیا۔

(بخاری، مسند احمد)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱۵

غیبی امداد کا ایک واقعہ

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک خچر پر لوگوں کو دمشق سے زبدانی لے جایا کرتا تھا اور اسی کرایہ پر میری گذر بسر تھی۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے خچر کرائے پر لیا میں نے اسے سوار کرایا اور لے چلا ایک جگہ جہاں دو راستے تھے' جب وہاں پہنچے تو اس نے کہا اس راہ چلو' میں نے کہا میں اس راہ سے ناواقف ہوں۔ سیدھی راہ تو یہی ہے' اس نے کہا نہیں' میں پوری طرح واقف ہوں۔ یہ بہت نزدیک کا راستہ ہے میں اس کے کہنے سے اسی راہ چلا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ ہم یکا یک ایک بیابان میں آ گئے ہیں جہاں کوئی راستہ نظر نہیں آ تا۔ نہایت خطرناک جنگل ہے اور ہر طرف لاشیں پڑی ہوئی ہیں میں سہم گیا۔ وہ مجھ سے کہنے لگا: ذرا لگام تھام لو مجھے یہاں اترنا ہے۔ میں نے لگام تھام لی اور وہ اترا اور اپنے کپڑے ٹھیک کر کے چھری نکال کر مجھ پر حملہ کیا۔ میں وہاں سے سرپٹ بھاگا لیکن اس نے خیال بھی نہ کیا۔ میں نے کہا اچھا یہ خچر اور کل سامان جو میرے پاس ہے تو لے لے اور مجھے چھوڑ دے۔ اس نے کہا یہ تو میرا ہو ہی چکا لیکن میں تو تجھے زندہ نہیں چھوڑنا چاہتا۔ میں نے اسے خدا کا خوف دلایا آخرت کے عذابوں کا ذکر کیا لیکن اس چیز نے بھی اس پر کوئی اثر نہ کیا اور وہ میرے قتل پر تلا رہا۔ اب میں مایوس ہو گیا' اور مرنے کے لیے تیار ہو گیا اور اس سے بامنت التجا کی کہ آپ مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دیجئے۔ اس نے کہا: اچھا جلدی پڑھ لے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے نماز شروع کی لیکن خدا کی قسم! میری زبان سے قرآن مجید کا ایک حرف بھی نہیں نکلتا تھا یونہی ہاتھ باندھے دہشت زدہ کھڑا ہوا تھا اور وہ جلدی مچا رہا تھا۔ اسی وقت اتفاق سے یہ آیت میری زبان پر آ گئی (امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء)

''یعنی خدا ہی ہے جو بے قراری کے وقت دعا کو سنتا ہے۔ اور قبول فرماتا ہے اور بے بسی' بے کسی' سختی اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے''۔ پس اس آیت کا زبان سے جاری ہونا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیچوں بیچ جنگل میں سے ایک گھوڑسوار تیزی سے اپنا گھوڑا بھگائے نیزہ تانے ہماری طرف چلا آ رہا ہے اور بغیر کچھ کہے اس ڈاکو کے پیٹ میں اس نے اپنا نیزہ گھسیڑ دیا جو اس کے جگر کے آر پار ہو گیا۔ وہ اس وقت بے جان ہو کر گر پڑا۔ سوار نے باگ موڑی اور جانا چاہا لیکن میں اس کے قدموں سے لپٹ گیا اور کہنے لگا: ''خدا کے لیے یہ بتلاؤ کہ تم کون ہو؟'' اس نے کہا میں اس کا بھیجا ہوا ہوں جو مجبوروں' بے کسوں اور بے بسوں کی دعا قبول فرماتا ہے اور مصیبت و آفت کو ٹال دیتا ہے۔ میں نے خدا کا شکر کیا اور وہاں سے اپنا خچر اور مال لے کر صحیح سالم واپس لوٹا۔ (لہ دعوۃ الحق) اسی کو پکارنا حق ہے اس کے سوا نہ کوئی پکار سن سکتا اور نہ مصیبتوں اور پریشانیوں کو دور کر سکتا ہے۔ (ابن کثیر ج ۴)

OOO.....OOO

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱۶

مسلمان مسافر

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر بنایا۔ یہ تین سو آدمی تھے میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہم راستے ہی میں تھے کہ زادراہ ختم ہو گیا۔ تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ سارے لشکر میں سے سب کا زادراہ لا کر جمع کریں۔ میرے پاس کھجوریں زادراہ تھیں۔ ہم اس میں سے ہر روز تھوڑا تھوڑا کھاتے تھے۔ آخر کار وہ ذخیرہ ختم ہوا اور رسد کے طور پر ہم کو صرف ایک کھجور ملتی تھی۔ ہم لوگ اب مرنے کے قریب ہو گئے۔ لیکن سمندر پر آ پہنچے تھے۔ ساحل پر دیکھا کہ ایک مچھلی ٹیلے کی مانند چوڑی چکلی پڑی ہوئی ہے۔ ہمارے سارے لشکر نے اسے تیرہ دن تک کھایا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس مچھلی کی دو پسلیوں کو بصورت کمان قائم کرنے کا حکم دیا۔ اس کمان کے نیچے سے ایک اونٹنی سوار گزر گیا اور اس کے بالائی حصے کو نہ چھو سکا۔ جابر بھی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ساحل بحر پر ایک بلند ٹیلہ سا معلوم ہوا۔ دیکھا تو وہ ایک دریائی جانور مرا پڑا تھا جس کو عنبر کہتے تھے۔ ابو عبیدہؓ نے کہا یہ تو میت ہے۔ پھر کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد ہیں۔ بھوک سے مجبور ہو گئے ہیں۔ تازہ تازہ گوشت ہے۔ خوب کھاؤ ہم وہاں ایک مہینہ ٹھہرے رہے۔ ہم تین سو آدمی تھے کھا کھا کر موٹے ہو گئے۔ اس کی آنکھوں کے ڈھیلوں کے اندر سے ہم مٹکے بھر بھر کر روغن نکالتے تھے۔ اتنے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹ لیے تھے جیسے گائے۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی آنکھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گڑھے میں تیرہ آدمیوں کو بٹھایا تھا۔ اس کی ایک پسلی لے کر بصورت کمان زمین میں قائم کی گئی تو بڑے سے بڑا اونٹ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ غرض یہ کہ مچھلی اتنی بڑی تھی کہ پھر ہم نے اس کا گوشت سکھا کر زاد راہ بنالیا۔ جب مدینے پہنچے اور نبی ﷺ اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: یہ تو تمہارے لیے خدا کا رزق تھا اگر تمہارے ساتھ کچھ ہے تو لاؤ ہمیں بھی کھلاؤ۔ ہم نے آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ بھیجا۔ آپؐ نے تناول فرمایا۔

www.KitaboSunnat.com

O......O......O......O

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب :۱۷

مبلغ اسلام مسلمان جن کا واقعہ

حضرت خریم بن فاتک فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے کچھ اونٹ گم ہو گئے۔ میں ان کی تلاش میں باہر نکلا بہت دور جنگل میں وہ مجھ کو مل گئے لیکن اتنے میں شام ہو گئی اور میں نے جاہلیت کے دستور کے مطابق اونچی آواز میں کہا: ''میں اس جنگل کے سردار کی پناہ پکڑتا ہوں''۔ جونہی میں نے یہ الفاظ کہے تو معاً ''ایک آواز غیب سے آئی اور یہ اشعار مجھے سنائی دینے لگے' جن کا ترجمہ یہ ہے:

۱۔ افسوس تجھ پر' اے جنوں کی پناہ لینے والے اللہ ذی الجلال کی پناہ لے' جو بزرگی والا نعمتیں بخشنے ولا اور فضل کرنے والا ہے۔

۲۔ جو حلال اور حرام کے احکام نازل کرنے والا ہے اور اللہ کی توحید مان' اور کچھ فکر نہ کر

۳۔ جنوں سے ڈرنا اور خوف کرنا چھوڑ دے اور سورۃ انفال کی آیتیں پڑے

۴۔ ہر ہر منزل پر صرف اللہ کو یاد کر میدانوں' ٹیلوں اور پہاڑوں پر اسی کا ذکر کر

۵۔ جنوں کے مکرو فریب تو سب جل گئے اب صرف پرہیز گاری اور نیک کام ہی کام آئیں گے۔

خریم بن فاتک نے جب غیب سے یہ اشعار سنے تو وہ مارے خوف کے لرزنے لگے اور ان کے حواس ٹھکانے نہ رہے۔ دل کڑا کر کے جب ذرا سنبھلے' تو کہنے لگے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اے بلانے والے جو تو مجھے کہہ رہا ہے
کیا یہ ہدایت کی بات ہے یا گمراہی ہے

اس کے جواب میں پھر ہاتف غیب یوں ترنم ریز ہوا۔

۱۔ یہ ہیں رسول اللہ' بھلائیوں والے' نیکیوں والے
مدینہ منورہ میں بلاتے ہیں (لوگوں کو) نجات کی طرف
۲۔ جو قرآن میں سورۃ یٰس اور حٰم والی سورتیں لے کر آئے ہیں
اور ان کے بعد بہت سی مفصل کی سورتیں لے کر آئے ہیں
۳۔ ان سورتوں نے حلال اور حرام کے احکام واضح کر دیئے ہیں
اور یہ رسول پاک روزے اور نماز کا حکم دیتے ہیں
۴۔ اور برے کاموں سے لوگوں کو منع کر رہے ہیں
اور روئے زمین کی بدیوں کو ملیامیٹ کر رہے ہیں

حضرت خریم بن فاتک کہتے ہیں: مجھ پر خوف طاری ہو گیا تھا میں سخت ڈرا کہ کون غیب سے میرے ساتھ مصروف مکالمہ ہے۔ بڑی ہمت اور جرات کے ساتھ میں نے کہا: ''اے اشعار پڑھنے والے بتاؤ کہ تم کون ہو؟'' جواب ملا: میرا نام مالک ہے میں مسلمان جن ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نجد کی طرف مسلمان جنوں کا امیر بنا کر بھیجا ہے میں ان سب کا سرادر ہوں۔ اس جنگل سے گزر رہا تھا کہ تو نے جنگل کے سردار جن سے پناہ چاہی' یہ شرکیہ الفاظ سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی اور تجھ کو تبلیغ کرنے لگا کہ شرک چھوڑ کر توحید کے راستے پر چل کر موحد بن' مافوق لاسباب طور پر صرف اللہ ہی کو پکارنا اور اسی کی پناہ میں آنا چاہیے۔ اے انسان! میں نے دین اسلام کو قبول کرلیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میری رگ رگ میں سما گئی ہے کیونکہ مجھے ان سے ہدایت ملی ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خریم بن فاتک نے کہا: اے مالک امیر جنات تمہاری گفتگو سن کر میرے دل میں خدا کے رسول ﷺ کی زیارت کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اگر اس وقت کوئی میرے اونٹوں کی حفاظت کرنے والا ہوتا تو میں یہاں سے ہی سیدھا مدینہ منورہ پہنچ کر داعی اسلام کی زیارت کا شرف حاصل کرتا اور مسلمان ہو جاتا۔

امیر جنات نے کہا کہ اگر یہ عزم ہے تو تم مدینہ منورہ چلے جاؤ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے اونٹ تمہارے گھر پہنچا دوں گا۔ خریم بن فاتک یہ بات سن کر مارے خوشی کے بھولے نہ سمائے۔ وہ باغ باغ ہو گئے اور ایک اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے حضرت خریم کہتے ہیں کہ جب میں روانہ ہوا تو امیر جنات نے مجھے ان دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

۱۔ خدا تیرا ساتھ دے اور تیری جان سلامت رکھے
اور تجھے بھی اور تیری سواری کو بھی منزل مقصود پر پہنچا دے

۲۔ تو ان پر ایمان لا' اللہ تجھے نجات دے
اور تو اس کے دین میں مدد کر' خدائے برتر تیری مدد کرے

خریم بن فاتک چلتے چلتے مدینہ منورہ تک پہنچ گئے۔ مسجد نبوی ﷺ کے نزدیک اونٹ سے اترے یہ جمعہ کا دن تھا۔ مسجد میں لوگ نماز جمعہ کے لیے آئے ہوئے تھے۔ حضرت خریم کہتے ہیں کہ میں نے اونٹ کو وہاں باندھ دیا اور دل میں سوچ رہا تھا کہ نماز کے بعد خدمت اقدس میں حاضر ہوں گا۔ ابھی اسی سوچ میں تھا کہ دو صحابی رضی اللہ عنہما میری طرف آئے۔ ایک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور دوسرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو اندر بلا رہے ہیں۔ میں دل میں بے حد خوش ہوا اور طہارت اختیار کر کے مسجد کے اندر چلا گیا۔ اور دیکھا کہ خدا کے محبوب حضرت محمد مصطفے ﷺ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ خدا کی قسم' مجھے ایسا دکھائی دیا کہ چودھویں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا چاند نور برسا رہا ہے۔ (ﷺ) سرور کائنات ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: (کیونکہ بذریعہ وحی سب حالات معلوم ہو چکے تھے۔) ''خریم بن فاتک تمہیں معلوم ہے کہ جس شیخ امیر جنات نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ تمہارے اونٹ صحیح سلامت گھر پہنچا دے گا۔اس نے کیا کیا؟ ہاں اس نے وعدہ کے مطابق تمہارے اونٹ صحیح سلامت گھر پہنچا دیے ہیں۔''

خریم نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نازل کرے۔حضور اکرم ﷺ نے بھی فرمایا ہاں! اللہ اس پر اپنی رحمت نازل کرے۔خریم بن فاتک نے جی بھر کے رحمت عالم کی زیارت کی، اور مشرف با اسلام ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

حضرت خریم رضی اللہ عنہ کہتے کہ جمعہ کے خطبہ میں خصور ﷺ نے حدیث بیان کی وہ یہ ہے: ''جو شخص سنوار کر سنت کے مطابق وضو کرے۔پھر حفاظت کے ساتھ سمجھ کر نماز ادا کرے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (مستدرک حاکم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب: ۱۸

حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا حیرت انگیز خواب

ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مادرزاد بھائی حضرت طفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس پہنچا۔ میں نے کہا کہ تم اچھے لوگ ہو اگر حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہ کہو انہوں نے جواب دیا کہ تم بھی بہتر لوگ ہو اگر یہ نہ کہو کہ جو اللہ تعالیٰ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہیں۔ پھر میرا گزر ایک عیسائی جماعت پر ہوا میں نے کہا تم اچھے لوگ ہو اگر یہ نہ کہو کہ مسیح (علیہ السلام)

اللہ کا بیٹا ہے وہ بولے کہ تم بھی اچھے لوگ ہو اگر یہ نہ کہو اگر اللہ چاہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں۔

صبح ہوئی تو میں نے یہ بات کچھ لوگوں کو بتائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ بات عرض کی۔ فرمایا: کسی اور کو بھی بتایا؟ عرض کی جی ہاں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے) اللہ کی حمد بیان کی' پھر فرمایا:

اما بعد! طفیل (رضی اللہ عنہ) نے ایک خواب دیکھا ہے' جو تم میں سے بعض کو بتا بھی دیا ہے۔ تم ایک ایسا جملہ بولتے تھے کہ میں اس سے تم کو روکنے میں شرم محسوس کرتا تھا' تم آئندہ ''جو اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں'' نہ کہا کرو' بلکہ کہا کرو: جو اکیلا اللہ چاہے۔''

موجودہ زمانے کے لوگ بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اللہ ہدایت نصیب فرما

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے۔ آمین (ابن ماجہ)

ایک واقعہ ایک مثال

حضور ﷺ ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے ساتھ راستے سے گزر رہے تھے۔ ایک چھوٹا بچہ راستے میں تھا۔ اس کی ماں نے جب ایک جماعت کو آتے دیکھا تو میرا بچہ کہتے ہوئے دوڑی اور بچہ کو گود میں لے کر ایک طرف ہٹ گئی۔ ماں کی اس محبت کو دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ! خیال تو فرمائیے کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی؟ نبی علی الصلوٰۃ والسلام نے صحابی رضوان اللہ اجمعین کے سوال کو جانا اور فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ بھی اپنے دوستوں کو آگ میں نہیں ڈالے گا۔ (مسند احمد)

صحیح بخاری شریف میں ہے: حضور ﷺ نے ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ اس نے اپنے بچے کو دیکھتے ہی اٹھالیا اور اپنے کلیجے سے لگا کر دودھ پلانے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بتلاؤ اگر اس کے اختیار میں ہو تو کیا یہ اپنی خوشی سے اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہرگز نہیں' آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے۔

ایثار کا ایک واقعہ

بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا یارسول اللہ میں سخت حاجت مند بھوکا ہوں۔ مجھے کچھ کھلوایئے۔ آپ ﷺ نے اپنے گھر ایک آدمی کو بھیجا کہ کھانے کی کوئی چیز لے آئے لیکن تمام گھروں سے یہی جواب ملا کہ پانی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ یہ معلوم کر کے آپ ﷺ نے حاضرین سے فرمایا کہ کوئی ہے جو آج رات انہیں اپنا مہمان بنائے۔ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حضور میں انہیں اپنا مہمان رکھوں گا۔ وہ مہمان کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا دیکھو یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں۔ اگرچہ آج ہمیں کھانے کو کچھ نہ ملے لیکن یہ بھوکے نہ رہیں بیوی نے کہا آج تو گھر میں برکت ہی برکت ہے' البتہ بچوں کے لیے کچھ ٹکڑے رکھے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اچھا بچوں کو بہلا پھسلا کر بھوکا ہی سلا دینا ہم دونوں اپنے پیٹ پر کپڑا باندھ کر فاقے سے رات گزار دیں گے اور کھاتے وقت چراغ بجھا دینا تاکہ مہمان یہ سمجھے کہ ہم بھی کھا رہے ہیں۔ دراصل ہم کھائیں گے نہیں چنانچہ ایسا ہی کیا۔ صبح جب یہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کے رات کے عمل سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوئے ہیں۔

شہید احد کا خوددار بیٹا

احد کی جنگ میں ابوسعید خدریؓ کے والد محترم سنان بن مالک شہید ہو گئے تو گھر پر فقیری نے ڈیرے ڈال دیئے۔ کئی کئی دن فاقہ میں گزرتے۔ پیٹ پر پتھر باندھ کر بھوکے پیٹ کو سہارا دینے کی کوشش کرتے ایک دن ماں نے کہا بیٹا میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آج فلاں فلاں کو کچھ دیا ہے تم بھی جاؤ نبی ﷺ ضرور کچھ نہ کچھ دیں گے۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں میں ماں کے حکم پر چلا جب مسجد نبوی میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔

اس خطبہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تنگدستی میں صبر کرے اور کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں سرور عالم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک سن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر میں نے سوچا کہ میرے پاس تو ایک اونٹنی بھی ہے اب میں سوال نہیں کروں گا۔ جو کچھ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اس پر عمل کروں گا یہ سوچ کر چلے آئے اللہ تعالیٰ نے اس خودداری اور عمل بالحدیث کا صلہ یہ دیا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ان پر رزق کے دروازے کھول دیئے۔ (طبقات)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱۹

قرب قیامت کے چند واقعات

(یعنی علامات قیامت)

ایک روز آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان حکمران ملک کے لگان کو اپنی ذاتی دولت بنالیں گے۔ لوگ زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھ کر ادا کریں گے۔ امانت کو مال غنیمت کی طرح حلال جانیں گے۔ شوہر اپنی بیوی کی بے جا اطاعت کرے گا۔ اولاد والدین کی نافرمانی کرے گی۔ لوگ برے لوگوں سے دوستی کریں گے۔ علم صرف دنیاوی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حاصل کیا جائے گا۔ قوم کے لیڈر انتہائی کمینے' بدخلق' لالچی ہوں گے' حکومت کے انتظام ایسے لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں گے جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ خوف کی وجہ سے لوگوں کی عزت کی جائے گی' شراب نوشی سرعام ہوگی۔ لہو ولعب ناچ گانا عام ہو جائے گا۔ زنا کاری کثرت سے ہوگی۔ امت کے بعد والے لوگ گزرے ہوئے لوگوں پر طعن و ملامت کریں گے' لڑکوں میں بھی باہم برا چلن ہوگا۔ مسجدوں میں کھیل کود کریں گے۔ ملاقات کے وقت سلام کرنے کی بجائے ایک دوسرے کو دل لگی کی خاطر گالیاں دیں گے۔ شریعت کا علم کم ہو جائے گا۔ دلوں سے امانت کی اہمیت کا خیال اٹھالیا جائے گا۔ جھوٹ کو فن سمجھا جائے گا' شرم وحیا اٹھ جائے گی' عورتیں زیادہ ہوں گی' بے پردہ اور جسم کی نمائش کے لیے باریک لباس زیب تن کر کے بازاروں میں پھریں گی' تاکہ لوگوں کو اپنے اوپر فریفتہ کریں۔ (ترمذی)

ان کے علاوہ آپ ﷺ نے اور بھی بہت سی علامات صغریٰ وکبریٰ بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں۔ مثلاً ''امام مہدی کا تشریف لانا (جن کا نام محمد والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے نازل ہونا' جو صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ دجال کا ظہور اس کا فتنہ اور اس کا قتل' اس کے علاوہ واقعہ خسف کا پیش آنا اور ایک بہت بڑے کالے دھوئیں کا نمودار ہونا جو زمین پر چھا جائے گا۔ بدعات کا عام ہو جانا آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ۔ جب ان علامات کا ظہور ہو جائے تو سمجھ لو قیامت آ گئی۔

(حدیث شریف کی بڑی کتب میں ان واقعات کی تفصیل درج ہے)

بصرہ کی مسجد میں ایک صحابی کا ایمان افروز خطاب

جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ بصرہ شہر ابھی نیا نیا آباد ہو رہا تھا اس نو تعمیر شہر کی نو تعمیر مسجد میں رسول ﷺ کے ایک قدیم الاسلام صحابی حضرت عتبہ بن عزوان رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ دینے کے لیے تشریف لائے۔ مسلمان خوش تھے کہ آج رحمت للعالمین ﷺ کے ایک قدیم جاں نثار کی گفتگو سننے کا موقع ملے گا۔ جب جمعہ کے خطبہ کے لیے اذانیں ہو چکیں تو حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نہائی عاجزی کے ساتھ کھڑے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام پڑھ کر ارشاد فرمایا لوگو! یہ دنیا ختم ہونیوالی ہے اس کا بڑا حصہ گزر چکا جو باقی رہ گیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔ تم اس دنیا کی مثال اس طرح جانو کہ جس طرح کسی برتن میں پانی پھینک دینے کے بعد آخر میں کچھ دیر تک پانی کے باقی ماندہ قطرات گر کر تیرتے ہیں بلاشبہ تم اس دنیا سے اس جگہ منتقل ہونے والے ہو جس کو کبھی زوال نہیں آئے گا پھر تم کیوں وہ سامان تیار نہیں کرتے جو تمہارے ساتھ جانے والا ہے اور وہ صرف نیکی ہے۔ لوگو! مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا کہ جہنم اس قدر گہری ہے کہ اگر ایک پتھر اس کے کنارے سے گرایا جائے تو ستر سال میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس کی گہرائی تک نہ پہنچ سکے لیکن اللہ کی قسم جہنم ضرور بھری جائے گی۔ کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم مجھ سے جنت کے دروازوں کی وسعت بیان کی گئی ہے۔ اس کے مسافت چالیس سال کی ہوگی لیکن ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ جنت کے دروازے بھرے ہوئے ہوں گے۔ ان پر سخت اژدھام ہوگا۔ لوگو! ایک دن وہ تھا کہ میرے علاوہ صرف چھ آدمی رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے تھے۔

ہماری غریبی کا یہ عالم تھا کہ ہم درختوں کے پتے کھا کر جان بچاتے تھے جس سے ہماری آنتوں میں زخم ہو جاتے تھے اور لباس کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ مجھے گری پڑی چادر ملی میں نے اس کو پھاڑ کر دو حصے کیے ایک میں نے تہبند بنایا اور دوسرے کا سعد بن مالک (فاتح ایران) نے۔ آج اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی کسی نہ کسی شہر کا امیر ہے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس کے نزدیک حقیر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو بڑا سمجھوں۔ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ انجام کار بادشاہت قائم ہوگی اور تم عنقریب ہمارے بعد آنے والوں کو آزما لو گے۔ (مسند احمد ابن حنبل)

موت کی موت

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو آواز لگانے والا آواز لگائے گا' (اے جنت والو!) اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے اور ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے۔ اور ہمیشہ عیش و آرام میں رہو گے کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔ (اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے قول کا کہ تم کو آواز دی جائے گی کہ تم کو تمہارے اعمال کے بدلہ میں اس جنت کا وارث بنایا گیا ہے۔) پھر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایا جائے گا۔ پھر جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر کے آواز دینے والا آواز دے گا۔ اے جنت والو! وہ اپنی کھڑکیوں سے جھانک کر دیکھنے لگیں گے تو وہ پکارنے والا کہے گا کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ دیکھ کر کہیں گے ہاں یہی تو موت ہے جس کو سب لوگوں نے دیکھا ہے۔ اسی طرح جہنم والوں کو آواز دی جائے گی' اے جہنم والو! کیا تم اس کو جانتے ہو؟ وہ دیکھ کر جواب دیں گے: ہاں یہی تو موت ہے جس کو سب لوگوں نے دیکھا ہے پھر وہ موت جنت اور جہنم والوں کے درمیان سب لوگوں کے سامنے ذبح کر دی جائے گی۔ پھر جنت والوں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جنت والو! تم ہمیشہ رہو' اب موت نہیں آئے گی اور اے جہنم والوں تم ہمیشہ رہو اب موت نہیں آئے گی۔ (تو اس طرح موت کی موت آ جائے گی) (بخاری' مسلم' ترمذی' نسائی)

بدشکل مجسمہ

ابومرزوق سے روایت ہے کہ جب کافر یا فاجر قبر سے اٹھیں گے تو ایک نہایت ہی بدشکل مجسمہ ان کا استقبال کرے گا۔ اس کے پاس سے سخت بدبو آتی ہوگی۔ وہ کافر پوچھے گا تو کون ہے؟' وہ شکل کہے گی' تو مجھے نہیں پہچانتا؟ میں تیرے اعمال خبیثہ کا مجسمہ ہوں جو تو دنیا میں کرتا رہتا تھا۔ دنیا میں بہت دنوں تو مجھ پر سوار تھا۔ اب میں تجھ پر سوار ہوں گا۔ سدی سے روایت ہے کہ جب کوئی گناہ گار قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک نہایت بدشکل صورت سامنے آتی ہے۔ کالا رنگ بدبودار سے کپڑے اس کے ساتھ قبر میں سکونت پذیر ہو جاتا ہے' وہ اس کو دیکھ کر کہتا ہے کہ کیا ہی برا ہے تیرا چہرہ' تو وہ کہے گا تیرے اعمال خبیثہ کا میں عکس ہوں۔ ایسے ہی تھے تیرے اعمال اور ایسے ہی بدبودار تھے تیرے تمام کام' وہ کہے گا تو ہے کون؟ تو کہے گا میں تیرا عمل ہوں۔ پھر وہ قیامت تک اس کے ساتھ قبر میں رہے گا۔ قیامت کے دن وہ اس سے کہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا: لذات وشہوات کی شکل میں تجھ کو میں نے دنیا میں اٹھائے رکھا تھا۔ آج کے روز تو مجھے اٹھائے گا۔ چنانچہ اس کے اعمال کا مجسمہ اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر اس کو دوزخ کی طرف لے جائے گا۔ (ابن کثیر ج ۲)

شعلے

بعض بزرگوں سے روایت ہے کہ ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی تو بوقت دفن ایک تھیلی جس میں رقم تھی اس کی قبر میں گر پڑی۔ جس کا کسی کو پتہ نہ چلا۔ جب لوگ واپس لوٹ گئے تو اسے اپنی تھیلی یاد آئی۔ جلدی سے وہ قبر کی طرف لوٹا اور اس کو اکھاڑا تو قبر میں آگ جلتی ہوئی نظر آئی جلدی سے وہ قبر پر مٹی ڈال کر روتا ہوا واپس آیا اور اپنی ماں سے دریافت کیا: کہ اماں مجھے بتا کہ میری بہن کون سا گناہ کرتی تھی۔ ماں نے کہا: بات کیا ہے؟ اس نے کہا کہ اماں میں نے اس کی قبر میں آگ جلتی دیکھی ہے۔ جو کہ شعلے مار رہی تھی۔ چنانچہ وہ رو پڑی اور کہا کہ وہ نماز میں سستی کرتی تھی اور بے وقت پڑھتی تھی۔ (کتاب الکبائر)

یہ تو حال ہے نماز میں سستی کرنے والوں کا اور کیا حال ہوگا ان کا جو بالکل نماز پڑھتے نہیں؟

ایک نمازی کا خواب!

عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میری عشاء اور فجر کی نماز کبھی جماعت سے نہ رہی تھی ایک رات میرے ہاں کچھ مہمان آگئے جن میں مشغولیت کی وجہ سے میری عشاء کی نماز جماعت سے جاتی رہی۔ چنانچہ میں نکلا کہ شاید عشاء کی نماز کی جماعت بصرہ کی کسی مسجد میں مل جائے۔ لیکن تمام لوگ نماز پڑھ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارغ ہو چکے تھے اور مساجد بند ہو چکی تھیں۔ پھر میں اپنے گھر لوٹ آیا اور میں نے سوچا کہ بلاشبہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جماعت کی نماز فضیلت رکھتی ہے اکیلے پر ستائیس درجہ تو میں نے عشاء کی نماز کو ستائیس مرتبہ پڑھا اور خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک ایسی جماعت کے ساتھ ہوں کہ جو گھوڑوں پر سوار ہے اور میں بھی گھوڑے پر سوار ہوں اور ہم مقابلہ کرتے ہیں ایک دوسرے سے میں بہت ہانکتا ہوں اپنے گھوڑے کو لیکن وہ نہیں مل سکتا ان کو' پھر ان میں سے کسی ایک نے کہا کہ نہ تھکا تو اپنے گھوڑے کو کیونکہ نہ مل سکے گا تو ہم کو' میں نے کہا کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا اس لیے کہ ہم نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی ہے اور تو نے نہیں' اس لیے تو ہم سے نہیں مل سکے گا۔ (کتاب الکبائر ص ۴۶)

ایک روشن ضمیر حبشی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو جہنم کے حالات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سرخ ہوگئی۔ پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک سلگایا گیا تو سیاہ ہو گئی۔ اب وہ سیاہ ہے۔ اور اس کی حالت یہ ہے کہ اس کے شعلے بجھتے ہی نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واقعہ بیان کرنا تھا کہ سن کر ایک زندہ دل حبشی مومن چیخ چیخ کر رونے لگا۔ تو اس کی حالت دیکھ کر حضرت جبریل امین علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر تشریف لائے اور پوچھا یہ کون شخص رو رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک حبشی (جو جہنم کی آگ کا سن کر رو رہا ہے) حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلال اور عرش کے اوپر رہنے کی قسم ہے جس شخص نے دنیا میں میرے خوف سے اپنی آنکھیں تر کر رکھیں' میں جنت میں اسے خوش رکھوں گا اور اسے کوئی غم و فکر نہیں ہوگا۔ (یعنی اپنے دل میں خوف خدا رکھنے والا جہنم کی آگ سے آزاد ہوگا) (الترغیب)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۲۰

ایک لکڑی ہزار دینار لے کر سمندر میں چل پڑی

بخاری شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نبی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک ہزار دینار ادھار مانگے۔ اس نے کہا: گواہ لاؤ۔ جواب دیا کہ خدا کی گواہی کافی ہے۔ کہا ضمانت لاؤ۔ جواب دیا کہ خدا کی ضمانت کافی ہے۔ کہا تو نے سچ کہا۔ ادائیگی کی میعاد مقرر ہوگئی اور اس نے اسے ایک ہزار دینار گن کر دے دیے۔ اس نے بحری سفر کیا اور اپنے کام سے فارغ ہوا۔ جب میعاد پوری ہونے کو آئی تو یہ سمندر کے قریب آیا کہ کوئی جہاز، کشتی ملے تو اس میں بیٹھ کر جاؤں اور رقم ادا کر آؤں لیکن کوئی جہاز نہ ملا جب دیکھا کہ وقت پر نہیں پہنچ سکتا تو اس نے ایک لکڑی لے لی اور بیچ میں سے کھوکھلی کر لی۔ اور اس میں ایک ہزار دینار رکھ دیے اور ایک پرچہ بھی رکھ دیا۔ پھر منہ بند کر دیا اور خدا تعالیٰ سے دعا کی: اے پروردگار! تجھے خوب علم ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لیے اس نے مجھ سے ضمانت طلب کی۔ میں نے تجھے ضامن بنایا اور اس پر وہ خوش ہوگیا۔ گواہ مانگا میں نے گواہ بھی تجھی کو رکھا وہ اس پر بھی خوش ہوگیا۔ اب جب کہ وقت مقرر ختم ہونے کو آیا تو میں نے ہر چند کشتی تلاش کی کہ جاؤں اور اپنا قرض ادا کر آؤں۔ لیکن کوئی کشتی نہیں ملی۔ اب میں اس رقم کو تجھے سونپتا ہوں اور سمندر میں ڈال دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ رقم اسے پہنچا دے۔ پھر اس لکڑی کو سمندر میں ڈال دیا اور خود چلا گیا لیکن پھر بھی کشتی کی تلاش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رہا کہ مل جائے تو جاؤں۔ یہاں تو یہ ہوا' وہاں جس شخص نے اسے قرض دیا۔ جب اس نے دیکھا کہ وقت پورا ہوا اور آج اسے آ جانا چاہیے تھا تو وہ بھی دریا کے کنارے آ کھڑا ہوا کہ وہ آئے گا اور میری رقم مجھے دے گا یا کسی کے ہاتھ بھجوائے گا۔ مگر شام ہونے کو آئی اور کوئی کشتی اس طرف سے نہ آئی تو یہ واپس لوٹا۔ کنارے پر ایک لکڑی دیکھی۔ تو اس نے یہ سمجھ کر کہ خالی تو جا ہی رہا ہوں کیوں نہ اس لکڑی کو لے چلوں۔ پھاڑ کر سوکھا لوں گا۔ جلانے کے کام آئے گی۔ گھر پہنچ کر جب اسے چیرتا ہے تو اس سے اشرفیاں نکلتی ہیں' گنتا ہے تو پوری ایک ہزار ہوتی ہیں۔ وہیں پرچہ پر نظر پڑتی ہے اسے بھی اٹھا کر پڑھتا ہے۔ پھر ایک دن وہی شخص آتا ہے اور ایک ہزار اشرفیاں پیش کر کے کہتا ہے کہ یہ لیجئے اپنی رقم۔ معاف کیجئے گا میں نے ہر چند کوشش کی کہ وعدہ خلافی نہ ہو لیکن کشتی نہ ملنے کی وجہ سے مجبور ہو گیا اور دیر لگ گئی۔ آج کشتی ملی۔ آپ کی رقم لے کر حاضر ہوا ہوں۔ اس نے پوچھا: کہ کیا میری رقم آپ نے بھجوائی بھی ہے؟ اس نے کہا میں تو کہہ چکا ہوں کہ مجھے کشتی نہ ملی۔ اس نے کہا اپنی رقم واپس لے کر خوش ہو کر چلے جاؤ۔ آپ نے جو رقم لکڑی میں ڈال کر اسے توکل علی اللہ دریا میں ڈال دیا تھا۔ اسے خدا تعالیٰ نے مجھ تک پہنچا دیا اور میں نے اپنی پوری رقم وصول کر لی۔

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۲۱

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا کفار کے ساتھ حسن سلوک

دشمنوں سے انتقام کا سب سے بڑا موقع فتح مکہ کا دن تھا۔ آپ ﷺ چاہتے تو اینٹ سے اینٹ بجا سکتے تھے لیکن جب وہ لوگ سامنے آئے جو آپ ﷺ کے خون کے پیاسے تھے تو رحمۃ للعالمین کی زبان پاک سے وہ احکام صادر ہوئے کہ تاریخ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی' ارشاد ہوا: جو شخص ہتھیار پھینک دے اسے قتل نہ کیا جائے' جو شخص بیت اللہ کے اندر داخل ہو جائے اسے قتل نہ کیا جائے' جو شخص اپنے گھر کے اندر بیٹھا رہے اسے قتل نہ کیا جائے' جو شخص ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہو جائے اسے قتل نہ کیا جائے' جو شخص بھاگ جائے اس کا تعاقب نہ کیا جائے' زخمی کو قتل نہ کیا جائے' قیدی کو قتل نہ کیا جائے' اس کے علاوہ آپ ﷺ نے بوڑھوں' بچوں اور عورتوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم فرمایا۔

ایک دفعہ مکہ میں سخت قحط پڑا' لوگوں نے مردار اور ہڈیاں کھانی شروع کر دیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی محمد! ﷺ دعا کیجیے بارش ہو۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی' اتنی بارش ہوئی کہ ہر طرف جل تھل ہو گیا۔

ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک یہودی سے قرضہ لیا اس نے مقررہ وقت سے پہلے ہی مطالبہ شروع کر دیا اور آپ ﷺ کی چادر مبارک پکڑ کر برا بھلا کہا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے جب یہ دیکھا تو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا'

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے روک دیا' فرمایا یہ کیا؟ ہم نے اس کا قرض دینا ہے ہاں اسے یہ کہو کہ وقت سے پہلے مطالبہ ٹھیک نہیں اور مجھے جلد ادائیگی کا۔

حدیبیہ کے میدان میں آپ ﷺ صبح کی نماز کی امامت فرما رہے تھے۔ کہ ستر اسی آدمی خاموشی سے کوہ تنعیم سے اترے تا کہ آپ ﷺ کو اور مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے قتل کر دیں۔ یہ سب گرفتار ہو گئے آپ ﷺ نے بغیر کسی سزا کے سب کو آزاد کر دیا۔

ثمامہ رضی اللہ عنہ بن اثال نے نجد سے مکہ کو جانے والا غلہ بند کر دیا اس لیے کہ یہ مکی آپ ﷺ کے دشمن ہیں آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

ہبار نے آپ ﷺ کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے نیزہ مارا' وہ ہودج سے گر گئیں اور حمل ساقط ہو گیا۔ یہی صدمہ ان کی موت کا باعث ہوا' فتح مکہ کے موقع پر یہ حاضر ہوا اور معافی کی التجا کی تو آپ ﷺ نے اسے معاف فرما دیا

آپ کے چچا کا قاتل وحشی فتح مکہ کے دن حاضر ہوا اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور معافی کی التجا کی ارشاد ہوا: جاؤ میں نے تجھے معاف کیا لیکن دیکھنا ایک بات یاد رکھنا میرے سامنے نہ بیٹھنا کیونکہ تیرے دیکھنے سے مجھے چچا یاد آ جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصص القرآن

تالیف

مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہاروی

اس کتاب میں قرآنی واقعات، انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات، گزشتہ اقوام کی تاریخ، جیل خانہ جات میں فریضۂ تبلیغ، مصائب پر صبر کا اظہار، تفسیری مباحث و حقائق اور نتائج و عبر کو بڑے احسن پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیری نکات و افادات

www.KitaboSunnat.com

از

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ

جمع و ترتیب

مولانا عبدالغفار حسن

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صحیح اسلامی واقعات